مشاغلِ زبدۃ الزہاد

۱۴۳۷ھ

قیوم زماں، خواجہ عالم

قاضی محمد صادق

نقشبندی مجددی صدیقی

قدس سرہ

کے معمولاتِ خیر

تالیف

محمد بدر الاسلام صدیقی

خانقاہِ سلطانیہ گلشن عظیم جہلم

297.
36 م
160

Marfat.com

مشاغلِ زُبدۃ الزُّہّاد

۱۴۳۷ھ

قیومِ زماں، خواجۂ عالم

قاضی مُحمّد صادق

نقشبندی مُجدّدی صِدّیقی

قدس سرہٗ

کے معمولاتِ خیر

تالیف

محمد بدر الاسلام صدیقی

خانقاہِ سلطانیہ گلشنِ عظیم جہلم

M.303952

Marfat.com

297-9924
ب 36 م
160381

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ صلّی علیٰ حبیبہ محمد وآلہٖ وسلم

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ/ مئی 2017ء

تعداد: 1100

جملہ حقوق محفوظ ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خُدا در انتظارِ حمدِ ما نیست
مُحمّد چشم بر راہِ ثنا نیست
خُدا مدح آفرینِ مُصطفٰی بس
مُحمّد حامدِ حمدِ خُدا بس
مُناجاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتی ہم قناعت می تواں کرد
مُحمّد از تُو می خواہم خُدا را
الٰہی از تو حُبِّ مُصطفٰی را
دِگر لب وامکن مظہر فضولی است
سُخَن از حاجتِ اَفزوں تر فضولی است [1]

[1] شمس الدین حضرت مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

اِنتِساب

اَپنے والد و مربّی مجدُ الدّین
شیخ قاضی مُحمّد عَبدُالواحِد صدّیقی مُجدّدی
معروف بہ "حاجی پیر صاحب"

رَحِمَہُ اللہ

کے نام

- جو اَخلاقِ رسولی کے مظہر تھے
- جو اَپنے فقیدُ المثال والدِ گرامی کے اَخلاق، کردار اور اَقدار کے حقیقی وارث تھے
- جو نِظامِ سُلطانیہ کے رُوحِ رَواں تھے
- جو عالِمِ ربّانی، عارِفِ حقّانی اور عظیم شخصیّت ساز مربّی تھے
- جو عُلماء، مشائخ اور عوام کی محبوب شخصیّت تھے
- جو غُرباء کی ناز برداری کرتے تھے
- جو ہر سال مَولودِ شریف کا منفرد اَنداز میں اِہتمام کراتے
- جو ہر سال ختمِ بُخاری شریف کا اِہتمام کراتے

Marfat.com

- جنہوں نے اَپنی مختصر حیاتِ فانی میں اَپنے والدِ گرامی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے کئی مساجِد ومدارِس (بنین وبنات) قائم فرمائے اَور مَساجِد کو آباد کیا
- جِن میں خِدمتِ خَلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا
- جنہوں نے نایاب کتُب اِشاعت کروا کر تقسیم کیں

نیاز آگیں

محمد بدرُ الاسلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلماتِ مؤلف

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقِ الْوَعْدِ الْهَادِی الْاَمِیْنِ۔

اَہلُ اللہ کی زِندگی کا سب سے محبوب پہلو یہ ہوتا ہے کہ اُن کے اَخلاق و سیرت دیکھ، سُن یا پڑھ کر حضرت محبوبِ باری سَیّدی رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَخلاقِ کریمہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ اُن لوگوں نے اَپنی عادات، اَطوار اور اَخلاق و کردار کو سُنَنِ نَبوِیّہ کے پرتَو سے مُنوّر کیا ہوتا ہے۔ اکابر اَولیائے کرام فرماتے ہیں: "سُنّتِ نَبوِیّہ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ کی اِتّباع ہی کا نام وِلایت ہے۔"

حضرت خواجہ بہاءُالدین محمّد نقشبند بُخاری قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں: "سُنّتِ نَبوِیّہ پر چلنا بہت بڑا کام ہے۔ حضرت رِسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِتّباع اور

Marfat.com

صَحابہ کِرام کی اِقتداء یہ دونوں مختصر کام ہیں، لیکن اِس سے نفعِ عظیم ہوتا ہے" [1]

حضرت خواجہ بدرُالدین سر ی رَحِمَہُ اللہ، حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کے بارے میں رَقم طراز ہیں:

"فقیر حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی نماز کی اَدائیگی کی کیفیت دیکھ کر بے خود ہو جایا کرتا اور یقین کرتا کہ آپ ہمیشہ سرورِ کائناتِ ہند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہتے ہیں اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر نماز کو دیکھ کر اُسی طرح پڑھتے ہیں۔" [2]

بیہقیٔ وقت حضرت خواجہ قاضی ثناءُاللہ عُثمانی مُجدّدی پانی پتی رَحِمَہُ اللہ اَپنے وصیّت نامہ میں رَقم طراز ہیں: "جو شخص جِتنا اَپنے ظاہر و باطن اور خُلقی و کسبی صفات، علم واعتِقاد اور عمل و عادات اور عبادات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مُشابہت پیدا کرے گا، اُسی قدر اُس کو کامِل سمجھا جا سکتا ہے اور جو کوئی اِس مشابہت میں جس قدر ناقص ہو گا، اُسی قدر اُس کو ناقص گردانا جائے گا۔ اِسی لیے اَولیائے نقشبندیہ نے اِتّباعِ سُنَّت میں کمال حاصل کرنے اور اِس میں مسابقت کرنے کا اِلتزام کیا ہے۔" [3]

مولانا عبدُالخالق چھاچھی رَحِمَہُ اللہ قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد سُلطانِ عالم

---

[1] مرآۃُالاسرار، شیخ عبدالرحمٰن چشتی، ص: ۴۰۶

[2] حضراتُ القدس شیخ بدر الدین سرہندی، دفتر ۲، ص: ۶۵

[3] وصیت نامہ در کلمات طیبات: ۱۵۶

Marfat.com

نقشبندی مُجدّدی رَحمۃُ اللہ کے متعلق فرمایا کرتے:

"کوئی یہ خیال نہ کرے کہ مولوی کشف و کرامات پر بھول گیا ہے۔ کشف و کرامات وِلایت میں حجت نہیں ہیں۔ وِلایت میں حُجّت حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کامل پیروی اور اِتّباعِ سُنّت ہے۔ سُنَن تو دَر کنار، میں نے حضرت قبلۂ عالم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مستحبات بھی ترک ہوتے نہیں دیکھے۔ یہ وہ کمال تھے، جنہوں نے ہم مولویوں کو گرویدہ بنا رکھا ہے۔" [1]

اَللہ وَاهِبُ الْعَطَایَا نے یہ وصف ہمارے شیخ سیِّدی الجدّ حضرت خواجہ مُحمد صادِق قُدِّسَ سِرُّہٗ کو بھی عطا فرما رکھا تھا۔ آپ کی زندگی کے لیل و نہار دیکھ کر سُنَنِ نَبَوِیَّہ کا نقشہ ذِہن میں گھوم جاتا، عہدِ نبوی کی یادیں تازہ ہو جاتیں حضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجلس میں تشریف لاتے، تو صَحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو احتراماً کھڑے نہ ہونے دیتے۔ بعینہٖ یہی معمول ہمارے شیخ حضرت خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کا تھا کہ آپ مجلس میں تشریف لاتے تو کسی شخص کو کھڑا ہونے کی اجازت نہ تھی۔ اگر کوئی کوشش کرتا تو آپ ہاتھ کے اِشارہ سے منع فرما دیتے۔ اَپنی ذات کے لیے یہ اِہتمام پسند نہ فرماتے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے ساتھ چلتے تو چلتے چلتے کبھی اُن کو آگے کر دیتے۔ اُسوۂ مُبارکہ کی یہ جھلک حُضور خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کی زِندگی

---

[1] آفتابِ مشائخ، ص:۱۲

Marfat.com

میں بھی نظر آتی ہے- ایک دفعہ آپ اپنے اَحباب کے ہمراہ پنیالی مَسجِد (ضلع کوٹلی) جارہے تھے آپ نے اُنہیں اَپنے سے آگے کیا اور خود پیچھے چلتے رہے-

حضرت خواجہ ٔعالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کے شب وروز کے دیگر معمولات میں بھی سُنَنِ نبویہ کا یہی عکسِ جمیل نظر آتا ہے- سُنَن کا ترک تو دَرکنار آپ کی زندگی سُنَنِ مُستحبَّہ، زائدہ پر عمل سے بھی مزین نظر آتی ہے- حضرت رسول اللہ ﷺ کا حُجرہ مبارکہ مَسجِدِ نبوی شریف کی بائیں جانب ہے- حضور خواجہ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اپنا حُجرہ جہاں بھی مَسجِد کے ساتھ منتخب فرمایا، وہ حتّی الوُسع اِسی طریقہ پر بائیں جانب ہی رہا-

اَللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا فضل و اِحسان ہے کہ اُس نے عبدِ ضعیف کو اَپنے بَرگُزیدہ و چیدہ اور محبوب ومقبول بندے کے شب و روز کے معمولات و مَشاغِل قلم بند کرنے کی توفیق اَرزانی فرمائی ہے- یہ ایک غلام کی طرف سے اَپنے آقا کے حضور حقیر اَرمُغان ہے:

آوردم بسوئے یم صدف

گر قُبول اُفتد زہے عِزّوشرف

اَفسوس ہے کہ حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ کے مُفصَّل معمولات قلم بند نہ ہوسکے اگر اَوائل دَور کے مُفصَّل اَحوال محفوظ ہوتے تو اُس کا اَنداز ہی

Marfat.com

جُدا گانہ ہوتا- اِس تحریر میں قارئین کئی مقامات پر تشنگی محسوس کریں گے اِس کی وجہ یہ ہے کہ آپ شہرت سے گریزاں رہتے، گم نامی پسند کرتے- خود فرمایا کرتے: "شہرت میں آفت اور گم نامی میں راحت ہے-" اِس لیے اَوائل دور میں حضرتِ شیخ نَوَّرَ اللہُ تُربَتَہٗ کی طرف سے پابندی تھی کہ آپ کے متعلّق کسی جریدہ ومُجلّہ میں کوئی تحریر نہ آئے- اِس بنا پر عالَمِ شباب کے حالات محفوظ نہیں رہ سکے- ۸۰ء کی دہائی میں بعض محبین کے اِصرار پر آپ کے ملفوظات جمع ہوئے- جب آپ کی بارگاہِ عالیہ میں آپ کے اَحوال قلم بند کرنے کی گذارش کی جاتی، تو اِنتہائی تواضع کے انداز میں فرماتے: "میں نے کیا کیا ہے، جو آپ لکھیں گے"؟

حُضور خواجہ ٔعالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کی حیات وخدمات اور ملفوظات پر جو مُستند تحقیقی کام طبع ہو چکا ہے، اُس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

تذکرۂ جاناں : مؤلّفہ: علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مُجدِّدی-

نورِ خانقاہِ ہدایت: مؤلّفہ: علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مُجدِّدی-

اَرمُغانِ طریقت: مؤلّفہ: علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مُجدِّدی-

مکاتیب وتحریرات: مرتبہ: محمد بدرُالاسلام صدیقی-

شہریارِ طریقت: مؤلّفہ: علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مُجدِّدی-

ذِکرِ صادق: مؤلّفہ: محترم منیر حسین مُجدِّدی-

اَلْبلاغُ الْمُبِیْن: جمع وترتیب: پروفیسر اکبر داد-

Marfat.com

ھٰذَا ھُوَ شَیْخُنَا: تحریر: علامہ ظہیر الدین مُجدّدی۔

مکاتیبُ الفردوس ۲ مجلد (اُردو): مرتبہ پروفیسر اکبر داد۔

33Letters of qibla Hazrat sahib rahmat ullah alayhi

Translated by; Mohammad Muzamil Khan~

40 Letters of qibla Hazrat sahib; rahmat ullah alayhi

Translated by; Mohammad Muzamil Khan~

99Letters of qibla Hazrat sahib;rahmat ullah alayhi with Anecdotes

Translated by;Mohammad Muzamil Khan~

آپ کی مُفَصَّل سوانح کے تقریباً بارہ سو (۱۲۰۰) صفحات تحریر ہو چکے ہیں، مزید کام جاری ہے، آپ کے مکتوبات کا خلاصہ بھی زیرِ تدوین ہے۔ بعض مخلصین نے کئی جامعات میں بھی آپ کی دِینی، ملّی، علمی اور رُوحانی خدمات کے اِعتراف میں کئی مقالات قلم بند کیے ہیں۔ جَزَاھُمُ اللهُ خَیْرًا۔

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کے مطابق اُستاذی العلّام مُفتی مُحمّد علیم الدّین مُجدّدی زِیْدَ فَضْلُهٗ اَجر کے مستحق ہیں، جو میری اِس تحریر کے مُحَرِّک ہیں۔ دَورانِ تحریر اور بعد میں اُنہوں نے اِس کا مطالعہ فرما کر کئی اِصلاحات فرمائی ہیں۔ کئی قدیم سنگیانِ طریقت نے یہ کتاب پڑھی اور بعض مُخلصین نے کئی اُمور کی جانب توجہ دِلائی، جس پر کئی اِضافات کیے۔ سِلسلہ عالیہ

Marfat.com

نقشبندیہ مُجدِّدیہ کا عظیم رُوحانی آستانہ "خانقاہِ مظہری" کے سجّادہ نشین مولانا شاہ اَنس اَبوالنصر فاروقی زِیْدَ مَجْدُہٗ کا ممنون ہوں، جنہوں نے کمال شفقت سے میری اِستِدعاء قبول کرتے ہوئے اَپنے تاثرات قلم بند فرمائے۔ محترم پروفیسر صاحب زادہ مُعین نظامی حِفِظَہُ اللّٰہُ کا مشکور ہوں، جنہوں نے جامع اِبتدائیہ تحریر فرمایا۔ مولانا مُحمّد رمضان الواحدی سَلَّمَہُ اللّٰہُ نے محنت و محبت سے حروف سازی کی خدمت سرانجام دی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اَجر سے نوازے۔ اَللہ کریم کے حُضور عاجزانہ اِلتجاء ہے کہ اِسے قبولیت سے نوازے، راقم کے لیے ذَخیرۂ آخرت بنائے اور خَلقِ خُدا کے لیے نفع بخش بنائے۔

یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا۔

۲۱/ رَبیع الثّانی ۱۴۳۷ھ	مُحمّد بدرُالاسلام کَانَ اللّٰہُ لَہٗ
یکم فروری ۲۰۱۶ء	خانقاہِ سُلطانیہ

Marfat.com

تاثرات

نوِشتہ

مولیناشاہ اَبوالنصر اَنس فاروقی مُجدّدی حفظہُ اللہُ

سجّادہ نشین

درگاہ حضرت شاہ اَبوالخیر دِہلی

یہ تالیف شیخِ وقت حضرت خواجہ مُحمّد صادِق صدّیقی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ (م۱٤۳۰/۲۰۰۸ء) کے اَحوال و اَفکار اور معمولات پر مبنی ہے- آپ کوٹلی آزاد کشمیر کے مشہورومعروف شیخِ طریقت و مُصلحِ وقت تھے-شَعَائرِ اِسلام کی خدمات میں آپ کو نہایت دَرجہ دِلچسپی تھی-مَساجِد کی تعمیر، مدارِس و مکاتِب کا اِنعقاد، حُفّاظ وعُلَماء کی اِعانت فرمانا اور اِس کے ساتھ ساتھ اَپنے اَہلِ سِلسلہ مُخلصین کو مُنظّم ومُہذب پیرائے میں ذِکرِ الٰہی کی مجالس میں مشغول فرمانا آپ کا معمولِ حیات رہا- آپ کی شخصیّت سے واقفیت اِس عاجز کو اپنے ہوش سنبھالنے پر اَپنے جَدِّ محترم مُرشِدِ گرامی حضرت شاہ اَبوالحسن زَید فاروقی مُجدّدی قُدِّسَ سِرُّہٗ (م١٤١٤ھ،١٩٩٣ء) کے ذریعہ ہوئی- حضرت جَدِّ محترم آپ کا تذکرہ بہت محبّت کے ساتھ فرماتے تھے- ہماری خانقاہ شریف دِہلی

Marfat.com

میں آپ کا تذکرہ "کوٹلی والے پیر صاحب" کے نام سے ہوتا تھا۔

حضرت خواجہ محمد صادق رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشائخ میں سے حضرت سیّد نیک عالم شاہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عاجز کے جدِّ محترم کے جدّ حضرت ابوالسّعادات شاہ محمد عمر مجدّدی فاروقی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خلیفہ حضرت حاجی محمد بفوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے خلافت حاصل تھی۔ اِس تعلّقِ بزرگان کو صاحبِ تذکرہ بُزرگ نے اپنی حیات میں قائم رکھا۔ جدِّ محترم حضرت زید رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی و باطنی کمالات کا محترم خواجہ صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حد درجہ پاسِ اَدب رکھتے تھے۔ جب کبھی آپ (حضرت جدِّ محترم) کو پاکستان کے سفر کے دوران کوٹلی مدعو فرماتے، تو آپ کے آرام و قیام کا خصوصی اِنتظام اَپنے مُخلصین سے کرواتے۔ جَزَاھُمُ اللہُ الْجَزَآءَ الْخَیْرَ۔ آج اِسی نسبت و تعلّق سے جنابِ مُؤلّف جو کہ حضرت خواجہ صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نبیرہ ہیں، اُنہوں نے اِس کتاب پر چند سُطور لکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

اِس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ کسی نیک، مُتّقی و مُصلِح وقت مومن کے حالات کو صحیح رِوایات کی روشنی میں قلم بند کرنا باعثِ اَجر و ثواب ہے۔ حدیثِ مبارک بروایتِ دَیلمی اِس پر شاہد ہے: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ۔

"صالحین نیکوکار کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے"

جو تذکرہ رَحمت نازِل ہونے کا سبب بنے گا تو اُس میں اَللہ کی رِضا شامل

Marfat.com

ہونے کی دلیل ہے اور اَللہ ﷻ کو راضی کرنے والا عمل باعثِ اَجر و ثواب ہے- ذِکرِ صالحین زُبان سے کیا جائے یا تحریر کے ذریعہ دوسروں کو پہنچایا جائے، دونوں اِس میں شامل ہوں گے- صفحہ قِرطاس پر وہ تذکرے ثبت کر دینے سے غیر موجود لوگوں یا بعد میں آنے والوں کے لیے محفوظ ہو جائیں گے- جب بھی کوئی پڑھے گا اور اُس تذکرہ سے اُس کی محبّت اور اِصلاحی فکر میں اِضافہ ہو گا تو تذکرہ نگار کو بھی اُس کا اَجر ملے گا اور صاحبِ تذکرہ بزرگ کے مراتب میں اِضافہ ہو گا-

بُزرگوں کی سوانح نگاری قدیم دَور سے ہوتی چلی آرہی ہے- اَکثر و بیشتر یہ خدمات اُن بزرگوں کے خلیفہ، قریبی عقیدت مند یا پھر اَولاد میں سے کسی فرد نے انجام دی ہوتی ہیں- بہت سی سوانح میں اَپنی طبعی مَحبّت و عقیدت کے تحت واقعات و کرامات کو حدِّ اِعتدال سے آگے بیان کیا جاتا ہے یا پھر واقعات کی سند و رِوایات کی صحت کی طرف پورا پورا دھیان نہیں دیا جاتا، جس کی وجہ سے سنجیدہ معیار پر وہ تالیفات کمزور پڑ گئیں-

فاضل مؤلِّف مولانا مُحمد بدرُ الاسلام صِدِّیقی کے قلم سے کئی تحریرات رَسائل و کُتب کی شکل میں منظر عام پر آچکی ہیں، اِن میں سلجھاؤ، سنجیدگی اور تحقیقی ذَوق عیاں ہے- اَلحمدُ لِلّٰہِ اَب اَپنے جدِّ محترم و مُربّی حضرت خواجہ مُحمد صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے حالات کو قلمبند کیا ہے- حقیر نے اِس کا

Marfat.com

مطالعہ کیا، بہت سی تفصیلات علم میں نہیں تھیں، کیوں کہ ظاہری ملاقات اَقل قلیل ہوئی ہیں، اَہلِ سلسلہ کے توسُّط سے یا پھر کبھی کبھی فون کے ذریعہ سلام و مزاج پُرسی ہو جایا کرتی ہے۔ دِلی محبّت اَپنی جگہ برقرار ہے، اگرچہ ظاہری مُلاقاتیں سیاسی حالات کی بنا پر تقریباً معدوم ہیں۔ کسی نے خوب کہا اِن حالات پر:

قصّہ دَردِ جگر اَپنا سُنا بھی نہ سکوں
حالتِ قلبِ حزیں اُس کو دِکھا بھی نہ سکوں
یار کا گھر بھی میرے واسطے ہے پاکستان
دَیں نہ اَغیار جو پرمٹ تو میں جا بھی نہ سکوں

بہت سے حالات و تفصیلات سے عاجز کو آگاہی ہوئی، اَہلِ علاقہ خواجہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ کی شخصیّت سے کیوں اور کیسے متاثر تھے، اِس کا اَچھا خاکہ ہم کو اِس کتاب سے ملتا ہے۔ آپ نے اَپنے بزرگوں کے تعلّقِ مَعَ اللهِ اور اِطاعتِ رَسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیف کو حقیقی عملی جامہ کے ساتھ اَپنے وقت میں ظاہر کیا۔ بندگانِ مُقرّبین کی حیاتِ مُبارکہ کو پڑھنے پر یہ پیغام ملتا ہے:

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت معرفت اَہلِ طریقت اِس کو کہتے ہیں

یہی پیغامِ فنائیت حضرت خواجہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ کی حیات سے ملتا ہے۔

Marfat.com

خُلوص وعاجزی اِن تمام عبادات کی اَصل ہے، اِس پر آپ نے بہت زور دِیا اَلحمدُ لِلّٰہ آپ کی ذاتِ بابرکت سے کثیر تعداد لوگوں کی اِصلاح ہوئی، جو لوگ آپ سے مستفیض ہوئے اور دہلی برائے زِیارت آئے تو برائے حاضری خانقاہ شریف آمد پر ملاقات سے یہ اِحساس ہوتا ہے:

ندانم آں گلِ خنداں چہ رنگ و بُو دارد
کہ مُرغِ ہر چمنے گفتگوئے اُو دارد

اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فاضلِ موٴلف کی اِس علمی کاوش کو عام وخاص کے دَرمیان مقبول فرمائے، اَہلِ سلسلہ کو بالخصوص مستفیض فرمائے اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

خانقاہ مظہری
المعروف بہ
درگاہ حضرت شاہ ابوالخیرؒ
دہلی

احقر البشر
ابوالنصر انس فاروقی مجددی

جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ
مارچ ۲۰۱۶ء

Marfat.com

اِبتدائیہ

پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ معین نظامی

صدر شعبۂ فارسی

اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

حضرت خواجہ قاضی محمد صادق صِدّیقی نقشبندی مجدِّدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ (۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ / ۲۵ دسمبر ۱۹۲۱ء تا ۳ محرم ۱۴۳۰ھ / ۳۱ دسمبر ۲۰۰۸ء) خطّۂ کشمیر کے اَیسے جلیل القدر شیخِ طریقت تھے، جن کی بابرکت زِندگی کا ایک ایک لمحہ اَحکامِ شریعت اور آدابِ سُلوک کا آئینہ دار تھا- اُن کا وُجودِ مسعود اَللہ تعالیٰ کی عطائے خاص تھی اور اُن کی پاکیزہ تعلیمات اور سراپا خیر معمولات مُخلِص سالکوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں- اُن کے چہرۂ اَنور کی زِیارت سے دِلوں کو دولتِ رِقّت وگُداز نصیب ہوجاتی تھی اور اُن کے اِرشاداتِ عالیہ سُننے اور اُن پر مقدور بھر عمل پیرا ہونے والے خُوش نصیب یقیناراز دانِ شریعت ومعرفت ہوجایا کرتے تھے-

حضرت شیخ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ عمومی علمی وعملی اِنحطاط اور اَخلاقی وعِرفانی اِبتلاء کے اِس دَورِ زَوال میں ایسی مہکتی ہوئی مُنوّر مِشعَل تھے، جن سے

Marfat.com

طالبانِ طریقت کی اَقلیمِ قلب و نظر رَوشن رہتی تھی- وہ صحیح معنوں میں میزانِ شریعت اور معیارِ طریقت تھے اور اُنہیں دیکھ اور جان کر یہ معلوم ہوتا تھا کہ تصوُّف کیا ہے اور صُوفی کسے کہتے ہیں- اُن کی زیارت اور اُن کی سادہ اور اُجلی تعلیمات و معمولات سے آگاہی کے بعد یہ ماننا پڑتا تھا کہ قدیم اَولیائے عِظام، مشائخِ کرام اور صُوفیانِ باصفا کے جو شخصی شمائل، اَخلاقی فضائل، رُوحانی مراتب اور عرفانی مَدارِج کتابوں میں بیان کیے گئے ہیں، وہ قصّے کہانیاں نہیں ہیں، بلکہ ایک ایسی عظیم حقیقت ہیں، جو آج بھی مَوجود ہے، نادر سہی، معدوم نہیں-

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز کے حسبی نسبی اور رُوحانی وارِث حضرت صاحبزادہ قاضی مُحمَّد بدرُالاِسلَام صِدِّیقی مَدَّظِلُّہٗ نے اَپنے پیر ومُرشِد اور جَدِّ اَمجَد کی حیاتِ طَیِّبہ، تعلیماتِ کریمہ اور معمولاتِ شریفہ کے ذِکرِ خیر پر مشتمل ایک خوب صورت کتاب مُرتّب فرمائی ہے- مَیں سمجھتا ہوں کہ اِنھوں نے یہ مختصر اور جامع کتاب تحریر کر کے ہم سب پر اِحسان کیا ہے اور اَپنے عظیم دادا جان کے شب وروز کی یوں تصویر گری کی ہے کہ پڑھنے والے کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ بہ راہِ راست حضرت شیخ کی مَجلسِ مُبارک سے فیض یاب ہو رہا ہے اور اُن کے معمولات کو خود اَپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے- دَستاویزی اَہمیت کی حامل یہ مُستَنَد کتاب اِس وقت آپ کے ہاتھوں

Marfat.com

میں ہے-

اِس مَنشورِ طَرِیقت کے مَندرَجات کا درجۂ اِستِناد، حُسن ترتیب اور جمالِ اُسلوب بے حد تحسین وستائش کے قابل ہے- اِس کتاب میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں، جو ان کے خانوادۂ محترم کے زیرِ اِہتمام شائع ہونے والی تمام اَہم دِینی وعرفانی کُتُب کا طُرّۂ اِمتیاز ہوتی ہیں- فاضلِ موٌلِّف نے اِختصار و جامعیّت اور سلاست کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اِطنَاب وعبارت آرائی سے گُریز کیا ہے- اِنہوں نے ایک مُورِّخ اور تذکِرہ نگار کی حیثیت میں خود پر عائد ہونے والی گراں بار ذِمّہ داری بھی بہ طریقِ اَحسن نبھائی ہے اور عقیدت واِحترام کے تمام تر تقاضے بھی کَماحَقُّہٗ ادا کیے ہیں- دُعا ہے کہ اَللہ کریم اسے موٌلِّف اور قارئین کے لیے فلاحِ دارین کا سبب بنائے-

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلُہٗ وَاٰخِرُہٗ

مُعین نظامی

Marfat.com

نقوشِ حیات

سَیّدِی المرشد خواجۂ عالم حضرت قاضی مُحمد صادق صِدّیقی مُجدّدی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی وِلادت ۲۴/رَبِیعُ الثَّانِی ۱۳۴۰ھ /بمطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۲۱ء بروز اتوار خانقاہ شریف چیچیاں میرپور آزاد کشمیر میں ہوئی۔وِلادت سے قبل ہی والد بُزرگوار قبلۂ عالم خواجہ مُحمد سُلطانِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے آپ کے رِفعتِ دَرجات کی نوید اَپنے بعض مخصوص مُحبّین کو دے رکھی تھی۔ آپ کا نام بھی وِلادت سے قبل ہی آپ کے دادا حُضور خواجہ مُحمد رُکنِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے تجویز فرمادِیا تھا۔

آپ کا عہدِ طفولیت دو حصوں پر مشتمل ہے۔پہلا حصہ بارہ (۱۲) برس کی عمر تک جو اپنے والد ماجد کے سایۂ عاطفت میں گزرا اور دوسرا حصہ اپنی والدہ محترمہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیھا کے زیرِ سایہ گزرا۔اَپنے والد حضرت قبلۂ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ سے تعلیم کا آغاز فرمایا۔عام بچوں کی تعلیم سے مختلف حروفِ تہجی وغیرہ کی مختصر پہچان کے بعد ناظرہ قرآنِ مجید پڑھا، پھر حفظ شروع کیا، لیکن طویل و شدید علالت کے باعث معالج کی تجویز پر یہ سلسلہ منقطع کرنا پڑا اور

Marfat.com

سکول داخل ہو گئے- چھٹی جماعت میں زیرِ تعلیم تھے کہ ۲۳/مُحرّمُ الحرام ۱۳۵۳ھ، بمطابق ۹ مئی ۱۹۳٤ء بروز بدھ سایۂ پدری سر سے اُٹھ گیا-اُس وقت آپ کی عمر مبارک بارہ (۱۲) سال اور چند ماہ تھی-اِس عمر مُبارک میں آپ نے اپنے والدِ گرامی کے دَستِ اَقدس پر بیعت کر کے سلوکِ مُجدِّدی نفی واِثبات تک طے فرما لیا تھا، دیگر اَوراد ووَظائف اور نوافل کے ساتھ "دَلائِلُ الْخَیْرات" شریف بھی مواظبت سے پڑھنی شروع کر دی تھی، والدِ ماجد نے تعویذات نویسی کی مشق اور دیگر تربیت کے ساتھ آپ کو دعوت واِرشاد کے بارِ گراں اُٹھانے کے لیے تیار کر دِیا تھا-

حضرت شاہ اَبوالحسن زید فاروقی رَحِمَہُ اللّٰہ تحریر فرماتے ہیں: "وہ اَفراد جواِس راہ ورَسم سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ ہزاروں میں کوئی شخص اَیسا ہوتا ہے، جس کو لطیفہ ٔ قلب کی تعلیم دی گئی ہو تو اُس کا نہ صرف لطیفہ ٔ قلب ہی ذَاکر ہو جاتا ہے- بلکہ عالم اَمر کے بقیہ چاروں لطائف بھی ساتھ ذَاکر ہو جاتے ہیں اور وہ لطائفِ خَمسہ سے ذِکر کرنے لگتا ہے-وَرنہ عام طور پر پہلے صرف لطیفہ ٔ قلب ہی کو ذَاکر کیا جاتا ہے اور پھر رُوح کو، پھر سِرّ کو، پھر خَفی کو، پھر اَخفٰی کو اور اَیسا شخص تو بہت کم ملتا ہے، جو پہلے ہی دِن سے لطائفِ خَمسہ ٔ عالمِ اَمر و لطیفہ ٔ نفس سے ذِکرِ الٰہی میں مصروف ہو جائے اور جس کو یہ بات نصیب ہو جاتی ہے، وہ جماعتِ مُراداں ومجذوباں ہوتا ہے، اَللّٰہ کی عنایت اور رَحمت

۱۸۱۳۵۳ھ

Marfat.com

اُس کو اَپنی طرف کھینچ رہی ہوتی ہے اور وہ مجذوب سالک ہے-وہ اَزرَاہِ اِجتباء مَنازلِ سلوک قطع کرتا ہے-" ❶ ہمارے شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ بھی اِسی مبارک جماعت کے اَفراد میں سے ایک فردِ خاص ہیں، جنہیں اَللّٰہ تعالیٰ نے سَنِ بُلوغت سے قبل ہی بے شمار عنایات سے نواز دِیا تھا-

والدِ ماجد قُدِّسَ سِرُّہٗ کے وِصال کے بعد دِینی عُلوم کے حُصول کی طرف توجہ فرمائی-فارسی کی تعلیم مولانا حکیم میاں مُحمد رَحِمَہُ اللہ اور باقی علومِ دِینیہ کی تکمیل برِّصغیر وحجاز کے عُلماء سے فیض یافتہ عالمِ ربّانی مولانا مُحمد عبد اللہ نقشبندی مُجدِّدی لدھڑوی رَحِمَہُ اللہ (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۹۶۱ء) سے کی اور سلوکِ طریقت کی تکمیل اَپنے مرشد و والد کے خُلَفَاء اور تربیت یافتہ مُحبّین سے کی، جنہیں وہ اَپنی حیاتِ فانی میں مامور فرما گئے تھے-اُن میں آپ کے دو وفاشعار خُلَفَاء صُوفی فوجدار نقشبندی مُجدِّدی رَحِمَہُ اللہُ، (اَلْمُتَوَفّٰی: ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۰ء) مولانا ستّار مُحمّد نقشبندی مُجدِّدی رَحِمَہُ اللہ، (اَلْمُتَوَفّٰی: ۱۹۵۶ء) اور ایک مُخلِص صُوفی مُحمد بوٹا جالندھری نقشبندی مُجدِّدی رَحِمَہُ اللہ شامل ہیں-مجاہداتِ شاقّہ کے بعد خلافت واِجازت حاصل کرکے چھچھیاں شریف خانقاہ میں اَپنے والد و مُرشِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مسندِ اِرشاد و تلقین پر تشریف فرما ہوئے، تو خانقاہ شریف کی رونقیں پھر واپس لوٹ آئیں-

آپ نے دعوت و تبلیغ کے لیے کشمیر کے پسماندہ علاقوں کا رُخ فرمایا-

❶ مقامات خیر، شاہ ابوالحسن زید فاروقی، ص:۱۸۵

Marfat.com

وہاں جہالت کا دَور دَورہ تھا، لوگ دین سے بہت دُور ہو چکے تھے۔ وہاں کے لوگوں کو آپ نے علم سے روشناس کرانے کے لیے ایک مَربوط تعلیمی نِظام شروع فرمایا، بچوں کو کتابُ اللہ کے حفظ کرنے کی طرف راغب کیا آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ:" اُس وقت غُربت واِفلاس کا دَور دَورہ تھا اور بچوں کو اِس طرح مدارس میں بھیجنا بھی آسان کام نہ تھا۔"

آپ نے سُنّتِ سَنِیّہ کی پیروی میں مَساجِد کی تعمیر شروع فرمائی۔ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کی مضافاتی آبادی قُباء میں نُزولِ اِجلال فرمایا، تو وہاں مَسجِدِ قُباء تعمیر فرمائی۔ منگلا جھیل کی وجہ سے دیگر لوگوں کی طرح آپ کو بھی اپنے آبائی گاؤں چیچیاں سے ہجرت کرنا پڑی۔ آبائی مکان کے عوض میرپور شہر میں پلاٹ ملا، آبائی مکان کی اِینٹیں، دَروازے کھڑکیاں وہاں منتقل کیے، مگر معاً خیال آیا کہ اِن دَروازوں، اِینٹوں نے اَللہ کا ذِکر ہی سُنا ہے، نہ جانے کون یہاں رَہے اور کیا کرے۔ یہ سوچ کر آپ نے مکان کا اِرادہ ترک کر کے یہ سامان زیرِ تعمیر مزار شریف حضرت پیر سیّد نیک عالم شاہ قُدِّسَ سِرُّہٗ سنگوٹ اور کچھ دَروازے، کھڑکیاں بفہ شریف مَسجِد کی تعمیر کے لیے رَوانہ فرمائیں۔ پھر مَسجِد کی تعمیر کا خیال فرمایا اور اَپنی والدہ محترمہ عارِفہ باللہ حضرت مائی صاحبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کے مُبارک ہاتھوں سے جہلم، کالا دیو گاؤں سے باہر (تقریباً ۱۹۶۰ء میں) مَسجِد کا سنگِ بُنیاد

Marfat.com

رکھوایا۔ یہ آپ کے نظام کی سب سے پہلی جدید و قدیم فن تعمیر کے اِمتزاج کی حامل مَسجِد ہے۔ پھر اِسی کے شمالی جانب اَپنے والدِ گرامی کا تابوت مُبارک منتقل کیا اور اِسی نسبت سے یہ مَسجِد "جَامِع سُلطَانِیَہ" کے نام سے مَوسُوم ہوئی۔

آپ کشمیر کے دُور اُفتادہ علاقوں میں دعوت وارشاد کی غرض سے تشریف لے جاتے، جہاں ضرورت محسوس فرماتے، مَسجِد تعمیر کروا دیتے۔ بعض پسماندہ علاقوں میں اَیسے گاؤں بھی موجود تھے، جہاں اِسلام کی آمد سے اَب تک کوئی مَسجِد نہیں تھی، جن میں حافظ فضل کریم نقشبندی مُجدِّدی صاحب کا گاؤں "اَرناہ" بھی شامل ہے۔ اُس علاقہ میں اُس وقت سواری کا تصوُّر بھی نہ تھا، مشکِل و دُشوار گزار پہاڑی پیدل راستہ تھا۔ حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ بنفسِ نفیس اُس مَسجِد کی تعمیر میں حصہ لیتے، سنگیوں کے ہمراہ کندھوں پر پتھر اُٹھا کر لے جاتے، اِس دوران ہدایت ہوتی کہ "کلمہ طیّبہ" کا وِرد، یا "سُوْرَۃُ یٰسٓ" کی تلاوت جاری رُہے۔ اَصحابِ رڈہ جہاں جھاڑیوں میں گم نام قدیم قبور تھیں، زَمین ناہموار تھی، کراہ کے ذریعہ وہ جگہ ہموار کروائی، اُس میں آپ بنفسِ نفیس شریک ہوئے، پھر وہاں ایک عالی شان مَسجِد اور پُر شکوہ مَزار تعمیر فرمائے.

آپ نے بعض مَساجِد میں "تَحفِیظُ الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم" کے مدارِس کھولے، آپ کی اَن تھک محنت و مشقت اور تبلیغی مساعیِ جمیلہ بار آور ہوئیں۔ جہاں کبھی جنازہ کے لیے اِمام مُیسَّر نہ تھا، وہاں اَب ایک گھر میں کئی حُفّاظ

Marfat.com

موجود ہیں-۲۰۰۲ء میں آپ کے نظامِ سُلطانیہ کے تحت مجموعی طور پر اَندرون و بیرون ملک ایک ہزار اِکیس (۱۰۲۱) حُفّاظِ کرام نے مختلف مَساجِد میں قرآنِ کریم سنانے کی سعادت حاصل کی- آپ کے نِظام کے تحت تعمیر مَساجِد کا باقاعدہ آغاز ۱۹۶۰ء میں ہوا اور ۲۰۰۵ء تک تین سو پچاسی سے زائد مَساجِد تعمیر ہو چکی تھیں-اِن مَساجِد میں کوئی ایسی مَسجِد نہیں، جس میں اُس کی تکمیل سے قبل ہی رمضان المُبارک میں قرآنِ مجید نہ سنایا گیا ہو-اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ-

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ ۱۹۸۹ء تک اَکثر سفر میں رَہے- کئی سفر آپ نے اَپنے والِدِ گرامی کی تتبُّع میں کیے، جیسا کہ حضرت قبلہ عالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کرتوٹ جاتے ہوئے جمیری تھاتھی سے گذرے، وہاں ایک قبرستان درختوں اور جھاڑیوں سے بھرا پڑا تھا- آپ نے فرمایا: "کوئی پرانی قبریں دیکھیں-" چنانچہ تگ و دُو کے بعد جھاڑیوں میں قبریں دریافت ہوئیں تو اِرشاد فرمایا: "اِن کی نسبت فلاں بزرگ سے بہتر ہے-" کم و بیش ساٹھ (۶۰) سال بعد حُضور خواجہ عالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَچانک گھوڑی پر سوار ہو کر خانقاہِ فتحیّہ سے تھاتھی اُسی قبرستان پہنچے اور پھر وہاں قُبور کے پہلو میں مَسجِد تعمیر کی اور مزارات بھی بنوائے-

۱۹۸۹ء کے بعد آپ "جَامِعُ الفِرْدَوْس" کے جنوبی حُجرہ میں فروکش

Marfat.com

ہو گئے - دِن میں دَو مرتبہ عام مجلس میں تشریف فرما ہوتے، پھر خرابیٔ صحت کی بناء پر یہ معمول ترک فرما دِیا اور آپ خلوت میں زیادہ وقت گذارنے لگے - عبادت وریاضت میں اِضافہ کر دِیا - ۱۹۹۳ء سے ۲۰۰۵ء تک ایامِ مَنْہِیَّہ کے علاوہ صَائِم رہے - نمازِ فجر طولِ قیام سے اَدا فرماتے اور دِن کا اَکثر حصہ خلوت میں رہتے - نماز باجماعت کے لیے مَسجِد میں آتے، اِس کے علاوہ کئی برس مَسجِد کے زِینوں تک بھی نہ آئے - آپ کے اَوقات میں اَللہ نے بہت برکت عطا فرمارَکھی تھی - دُور و نزدیک سے بکثرت زائرین دِینی و دُنیوی اُمور میں دُعا اور حصولِ ہدایت کے لیے آپ کے آستانہ پر حاضر ہوتے - آپ زَائرین سے بہت کم ملاقات فرماتے، بلکہ زِیادہ تر خطوط یا خُدام کی پیغام رسانی سے سوال وجواب ہوتے - آپ ہر کسی کی بڑے حکیمانہ اَنداز سے دِل جوئی اور اَشک شوئی فرماتے کہ لوگ مطمئن ہو کر لوٹتے - مَسجِد سے مَحبّت کا یہ عالم تھا کہ ۲۰۰۴ء میں علالت کے باعث مَسجِد میں باجماعت نماز پڑھنا موقوف ہو گیا - یہ آپ پر اتنا گراں گذرا کہ سسکیاں بھر کے روتے اور فرماتے: "خاندان کے خورد و کلاں فوت ہوئے، لیکن صبر آ گیا مگر یہ ایک ایسا صدمہ ہے کہ صبر نہیں آرہا - اکیلے بیٹھے جب یاد آتا ہے، تو بچوں کی طرح سسکیاں بھر کے روتا ہوں -"

آپ کی علالت کا دورانیہ تقریباً چار (۴) سال رہا - اِس دوران مُحیّر العقول

Marfat.com

واقعات پیش آئے، جن کی تفصیل کے لیے دَفاتر دَرکار ہیں۔ اِن چار سالوں میں آپ کو کئی قسم کی شدید بیماریاں لاحق ہوئیں، لیکن آپ ہمیشہ صابِر و شاکِر رِہ کر اَللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتے۔ کبھی تلاوتِ قرآنِ کریم، کبھی پاسِ اَنفاس، کبھی نفی واِثبات اور کبھی مراقبہ، کبھی طویل سکوت ہوتا اور کبھی حاضرین سے گفتگو فرمایا کرتے۔ سلسلہ گفتگو بعض اوقات کئی گھنٹوں پر محیط ہوتا۔ یہ گفتگو اُسی طرح ہوتی جیسا کہ اَیّامِ صحت میں فرمایا کرتے تھے۔ اِتنے سخت وشدید اَمراض کے باوجود کبھی شِکوہ وشکایت آپ اَپنی زُبان مُبارک پر نہ لاتے، بلکہ اَللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتے۔ آپ کی حیات میں اَللہ کی توحید، اُس سے اِستعانت اور اُسی پر توکُّل کا درس ملتا ہے۔

بعض دفعہ آپ پر اِستغراق و بے خودی کا غلبہ ہو جاتا، چونکہ آپ سلفِ صالحین کے آئینہ تھے، اِس لیے آپ کے اَحوال اَسلافِ کرام کے اَحوال کے موافق تھے۔ حضرت سیّدی اِمام اَحمد مُجدِّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرّہٗ، شیخ عبدُالقدوس رحمۃُ اللہ خلیفہ خواجہ باقی باللہ رحمۃُ اللہ کے آخری اَحوال کے متعلِّق بیان فرماتے کہ اُن پر ہر گھڑی غَیبَت اور بے خودی غالب ہوتی جاتی تھی اور اِستغراق بڑھتا جاتا تھا۔ اَیسے حال میں کسی نے اُن سے اِس کا راز دریافت کیا، تو اُنہوں نے فرمایا کہ: "میں نے دِل کو ذِکرِ الٰہی میں بہت کوفتہ کیا ہے اور اَب مجھ پر سُلطانُ الذِّکر کا غلبہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جارہا ہے اور مجھے مجھ

Marfat.com

سے دور کرتا جارہا ہے۔" [1]

عرب و عجم کے محتاط علماء و مشائخ نے آپ کو اپنے وقت کا "قُطب" کہا ہے، جسے مُجدِّدی مشائخ کی اِصطلاح میں "قیُّومِ زمان" کہا جاتا ہے۔ کئی عُلَماء نے آپ کے سامنے بھی اِس کا اِظہار کیا، تو آپ خاموش رہے نفی نہیں فرمائی۔

چوں کہ حضرت خواجہ عالم رَحمۃُ اللہِ علیہ انتہائی مُتواضع شخصیّت تھے۔ اَپنے بارے میں کبھی اِس طرح کے منصب کا اِظہار نہیں کیا۔ ایک دفعہ چند مخصوص اَحباب سے اِرشاد فرمایا: "یہ جو آپ کے سامنے نظام نظر آرہا ہے، یہ ہمارے اصل کام کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔"

۸۷/ برس اِس فانی جہاں میں گزار کر باقی جہاں کی طرف رَختِ سفر باندھا۔ جِس مالکِ حقیقی کا نام عمر بھر اُس کی مخلوق کو سکھایا اور خود بھی اُسی کو یاد کیا، اَب رخصت ہوتے وقت بھی اُسی کی یاد میں مشغول تھے۔ آپ سانس کے ساتھ ذِکر کر رہے تھے کہ قفسِ عنصری سے رُوح پرواز کر گئی۔ ۳/ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ، ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۸ء بدھ، جمعرات کی درمیانی شب کو وِصال فرمایا۔ "نادرِ روزگار گوشہ نشین" (۱۴۳۰ھ) تاریخی مادّہ ہے۔ جنازہ یکم جنوری نمازِ ظہر کے بعد حسبِ وصیت آپ کے خلفِ اکبر حضرت حاجی پیر قاضی محمّد عبدُالواحد قُدِّسَ سِرُّہٗ نے پڑھایا۔ نَوَّرَ اللہُ مَضْجَعَه

[1] زبدۃ المقامات، ص: ۱۵۳

Marfat.com

سِلسلۂ نَسب

حضرت خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ صِدِّیقی النسب ہیں۔ حضرت سیِّدنا اَبو بکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر حضرت عبد الرّحمان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے سلسلۂ نسب میں ۳ صحابی ۲ تابعین ہیں۔ یہ خاندانِ عالی شان ہر دَور میں دِینی و دُنیوی کئی اَہم مناصب پر فائز رہا ہے۔ حضرت خواجۂ عالم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مجلس میں اِرشاد فرمایا: "ہمارے بزرگ (خاندان میں) سلسلہ بہ سلسلہ اَولیاءُ اللہ تھے، درمیان سے کوئی کڑی کم نہیں۔"

سلسلۂ نسب اِس طرح ہے:

١... خواجہ مُحمد صادِق رَحمہُ اللہ (نقشبندی مُجدِّدی شیخِ طریقت ومُربّی، قیّومِ زماں)

٢... قاضی مُحمد سُلطانِ عالم رَحمہُ اللہ (نقشبندی مُجدِّدی شیخِ طریقت ومُربِّی)

٣... قاضی مُحمد رُکنِ عالم رَحمہُ اللہ (نقشبندی مُجددی، عارف، عالم ومُدرّس)

٤... قاضی خواجہ مُحمد اکبر علی رَحمہُ اللہ (قادری شطاری، حافِظِ قرآن)

٥... قاضی علی مُحمد رَحمہُ اللہ

٦... قاضی غُلام حَسن رَحمہُ اللہ

٧... قاضی مُحمد نقشبند رَحمہُ اللہ

Marfat.com

۸... قاضی محمد معصوم رَحمہُ اللہ

۹... قاضی فتح اللہ رَحمہُ اللہ (قادری شطاری شیخ، قاضی القضاۃ، از بانیانِ میرپور)

۱۰... قاضی فرض اللہ رَحمہُ اللہ

۱۱... قاضی عَبدالباسط رَحمہُ اللہ

۱۲... قاضی عَبدالجلیل رَحمہُ اللہ

۱۳... شیخ عَبداللہ رَحمہُ اللہ (محتسب)

۱۴... شیخ محمد رَحمہُ اللہ (محتسب و مُفتی)

۱۵... شیخ عَبدالمجید رَحمہُ اللہ (قاضی، محتسب و مفتی)

۱۶... شیخ محمد حاکم رَحمہُ اللہ (محتسب و مُفتی)

۱۷... شیخ فَضل اللہ رَحمہُ اللہ (مُحتسب و مفتی، و بیر ہمایوں بادشاہ)

۱۸... شیخ قادن رَحمہُ اللہ (محتسب و مُفتی)

۱۹... شیخ ہدایت اللہ رَحمہُ اللہ (قاضی، مُحتسب و مُفتی)

۲۰... شیخ عماد الدّین رَحمہُ اللہ (قاضی، محتسب و مفتی)

۲۱... شیخ اِفتخار الدین رَحمہُ اللہ

۲۲... قاضی قوامُ الدّین رَحمہُ اللہ (چشتی نظامی اَز خُلفائے خواجہ نظام الدّین اَولیاء رَحمہُ اللہ، زُبدۃ الاولیاء)

۲۳... شیخ حسّام الدّین ثانی رَحمہُ اللہ

۲۴... شیخ نِظام الدین رَحمہُ اللہ

Marfat.com

۲۵... شیخ فخر الدِّین رَحمہُ اللہ

۲۶... شیخ علاءُ الدِّین رَحمہُ اللہ

۲۷... شیخ مُعین الدِّین رَحمہُ اللہ

۲۸... شیخ کمال الدِّین یمنی رَحمہُ اللہ (مُحدّث مسجد نبوی مدینہ منورہ، قاضی سیستان)

۲۹... شیخ امام الدِّین رَحمہُ اللہ

۳۰... شیخ شمس الدِّین قاضی رَحمہُ اللہ (مدنی ثم یمنی)

۳۱... شیخ حسام الدِّین رَحمہُ اللہ

۳۲... شیخ اَحمد رَحمہُ اللہ

۳۳... شیخ محمود رَحمہُ اللہ

۳۴... شیخ ابو بکر ثانی رَحمہُ اللہ

۳۵... شیخ ابراہیم اَبو البرکات رَحمہُ اللہ

۳۶... شیخ اِسماعیل رَحمہُ اللہ وَرَضِیَ عَنْہُ (تابعی)

۳۷... حضرت عبد اللہ رَحمہُ اللہ وَرَضِیَ عَنْہُ (تابعی)

۳۸... حضرت عبد الرحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (صحابی)

۳۹... حضرت ابو بکر عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ (اَسْبَقُ الْاِیمانِ وَخَلِیفَۃُ اوّل، صحابی)

۴۰... حضرت اَبو قحافہ عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (صحابی)

Marfat.com

سلاسلِ طریقت

حضرت خواجہء عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کثیر سلاسلِ طریقت میں ماذون و مُجاز تھے- آپ کے والدِ ماجد قبلۂ عالم حضرت خواجہ مُحمد سُلطانِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اَپنے خاندانی، باولی شریف اور سنگھوٹ شریف کے جمیع سلاسل سے فیض یافتہ تھے- یہ سارا فیض اَپنے والدِ گرامی کے توسُّل سے آپ تک پہنچا- آپ کے خاندانی سلاسلِ طریقت مُختلف اَوقات میں مُختلف رَہے- صِدّیقیانِ رُہتک کے مُورثِ اعلیٰ زُبدۃُ الاولیاء قاضی قوّامُ الدِّین صِدّیقی رُہتکی رَحمَہُ اللہُ حضرت خواجہ نظامُ الدِّین اولیاء رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے مُرید و خلیفہ تھے، جنہوں نے چشتی نظامی فیض عام فرمایا- کئی پشتوں کے بعد قاضی القُضاۃ حضرت قاضی فتح اللہ صِدّیقی رَحمَہُ اللہُ نے دیگر سلاسل کے علاوہ شطاری فیضان سے لوگوں کو فیض یاب کیا- پھر کئی پشتوں کے بعد عالمِ ربّانی خواجہ مُحمد رُکنِ عالم صِدّیقی رَحمَہُ اللہُ نے خانقاہِ عالیہ باولی شریف کے مُورثِ اعلیٰ حضرت خواجہ مُحمد خانِ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ سے نقشبندی مُجدِّدی فیض حاصل کیا، حضرت خواجۂ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے والدِ گرامی حضرت قبلۂ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے شیخِ اَوّل باولی شریف کے حضرت خواجہ مُحمد بخش نقشبندی مُجدِّدی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا سلسلۂ طریقت نقشبندی زبیری تھا، لیکن اس کے علاوہ آپ نے تین

Marfat.com

سلاسل قادریہ، چشتیہ، سُہروردیہ کے ساتھ چودہ خانوادوں سے اِجازت بھی حاصل کی تھی۔ حضرت قبلۂ عالَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے شیخِ خِرقہ خواجہ حافِظ مُحمد حیات نقشبندی مُجدِّدی رَحِمَہُ اللہُ کے شیخِ ثانی سیّدُ السّادات حضرت پیر سیّد مُحمد نیک عالَم شاہ رَحِمَہُ اللہُ سے آپ کو بارہ سلاسلِ طریقت میں اِجازت وخِلافت حاصل تھی۔ اِس طرح خواجہ مُحمد حیات عَلَیہِ الرَّحمۃ کو اَپنے دو شُیوخ سے کل تیس (۳۰) سلاسلِ طریقت میں اِجازت تھی، جن کا فیضان حضرت قبلۂ عالَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ تک پہنچا اور اپنے خاندانی سلاسل کا فیض بھی ہے، جو تیس (۳۰) سے زائد سلاسل پر مُشتمِل ہے اور ہمارے شیخ حضرت خواجۂ عالَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اِن سارے سلاسل کے جامع تھے۔ اِس کے علاوہ کہاں کہاں سے فیض حاصل کیا، یہ پردۂ اِخفاء میں ہے۔ بہت سارے مزارات پر تشریف لے جاتے رہے، وہاں دیر دیر تک مراقب رہتے۔ اِختصار کے پیشِ نظر آپ کے چار مشہور سلاسلِ طریقت کی تفصیل دَرج کی جاتی ہے:

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدِّدیہ (سیفیہ)

حضرت سیّدنا ومولانا مُحمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنہُ

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنہُ

Marfat.com

حضرت سیدنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ عبدالخالق غُجدوانی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ عارف ریوگری رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ علی عزیز عزیزاں رامیتنی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ غوث سماسی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ شمس الدین میر کلال رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ علاء الدین رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ یعقوب کرخی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ زاہد رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ دُرویش محمد رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

Marfat.com

حضرت خواجہ عارف اُملنگی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ باقی باللّٰہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت مُجدّدِ الف ثانی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ محمد معصوم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ سیف الدّین رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ نور محمد رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ مظہر جانِ جاناں رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ ابو سعید فاروقی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ احمد سعید دہلوی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت شاہ مُحمد عمر رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت حاجی محمد بفوی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت سیّد محمد نیک عالَم شاہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ حافظ مُحمد حیات رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ مُحمد سلطانِ عالَم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ مُحمد صادِق رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

Marfat.com

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ (زبیریہ)

حضرت سیّدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ بو علی فارمدی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ عارف ریوگری رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ علی عزیز عزیزاں رامیتنی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ غوث سماسی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ شمس الدین میر کلال رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ علاء الدین رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

Marfat.com

حضرت خواجہ یعقوب کرخی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ زاہد رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ دُرویش مُحمد رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ عارف اُملنگی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ باقی باللہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت مُجدّدِ الف ثانی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ محمد معصوم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ محمد زبیر رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت سیّد قطب الدین محمد رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت حافظ شاہ جمال اللہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ فیض اللہ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ نور مُحمّد چوراہی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ ہادی مُحمّد نامدار رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ محمد خانِ عالم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ مُحمّد بخش رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

حضرت خواجہ حافظ مُحمّد حیات رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۂُ

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد سلطانِ عالم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ محمد صادق رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

سلسلہ عالیہ قادریہ

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت سیدنا امام زَین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت خواجہ امام محمد باقر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت خواجہ امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت خواجہ امام موسیٰ کاظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت خواجہ امام علی موسیٰ رضا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت خواجہ معروف کرخی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ سرّی سقطی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ جنید بغدادی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ ابو بکر عبد اللہ شبلی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ احمد عبد العزیز یمنی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

Marfat.com

حضرت خواجہ یوسف بن یوسف طرطوسی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ ابوالحسن علی قرشی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ ابوسعید بن مُبارک مخزومی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ غوثِ اعظم عبدالقادر جیلانی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ عبدالرزاق رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ عبداللہ حسینی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ ابراہیم حسینی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ جعفر احمد حسینی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ علی حسینی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ محمد قادری رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ عبدالغفار صدیقی رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ محمود قادری رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ عبدالروف قادری رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ عبدالوہاب قادری رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ قاضن شطاری رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ ظہور حاجی حصور رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحمۃُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنہُ

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد حسن رُہتاسی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صِدّیقی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد معصوم رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد نقشبند رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی غلام حسن رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی علی محمد رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد اکبر علی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد رُکن عالَم رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد سُلطانِ عالَم رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد صادق رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

سلسلہ عالیہ چشتیہ

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت خواجہ حسن بصری رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ سُلطان ابراہیم اَدہم رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

Marfat.com

حضرت خواجہ حذیفہ رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ ہبیرہ رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ مشاد ابو سحاق علوی دینوری رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ احمد قُطب الدین چشتی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ محمد چشتی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ یوسف چشتی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ مودود چشتی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ اخی سراج عثمان اودھی رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ علاؤ الحق لاہوری رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ نور قُطبِ عالم رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ حسّام الدین مانک پوری رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ معینُ الاسلام رَحِمَہُ اللہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد بن غیاث رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضن شطاری رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صِدِّیقی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد معصوم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد نقشبند رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی غلام حسن رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی علی محمد رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد اکبر علی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد رُکن عالَم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد سُلطانِ عالَم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد صادق رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنۡہُ

Marfat.com

سلسلہ عالیہ سہروردیہ

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ احمد اسود دینوری رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ محمد المعروف بعمویہ رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ وجیہہ الدین ابو حفص رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ ابو البرکات بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ صدر الدین ابو الفضل بہاء الدین رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ رکن الدین ابو الفتح بہاء الدین رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

حضرت خواجہ مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری رحمۃ اللہ و رضی عنہٗ

Marfat.com

حضرت خواجہ تاج الدین رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ رکن الدین جونپوری رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضن شطاری رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ ظہور حاجی حصور رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد معصوم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد نقشبند رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی غلام حسن رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی علی محمد رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد اکبر علی رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد رکن عالم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد سلطانِ عالم رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

حضرت خواجہ قاضی محمد صادق رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ رَضِیَ عَنْہُ

Marfat.com

عقیدہ کی اَہمیت

اِنسان کی نجات کے لیے دو چیزیں بُنیادی اَہمیّت کی حامل ہیں: عقائد اور اَعمال اعمال سے پہلے عقائد کا دُرست و صحیح ہونا ضروری ہے، عقائد کی دُرستی کے بغیر اَعمال کی کوئی حیثیت نہیں۔ اَگر اَعمال میں کوتاہی ہو اور عقائد دُرست ہوں تو اَللہ تعالیٰ اَپنے فضلِ عمیم اور رَحمتِ عظیم سے اُسے معاف فرمادے، تو اُس بندہ کی مغفرت و بخشش ہو جاتی ہے، لیکن عقائد کی دُرستی کے بغیر نِجات ممکن نہیں۔

حضرت شیخ نعیم اللہ علوی بہڑائجی رَحمۃُ اللہ تحریر فرماتے ہیں: "بدانند کہ آنچہ کہ بندہ رابرائے نِجات کافیست اِیمان اِجمالیست وآں توحیدِ باری و تصدیقِ نبی و مَحبّت بآل واَصحاب اُو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی حسبِ اِعتدال و التّساوی" [1]

"جاننا چاہیئے کہ بندہ کو نجات حاصل کرنے کے لیے اِجمالی اِیمان کافی ہے اور وہ اَللہ تعالیٰ پر اِیمان لانا، حضرت مُحمدِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنا اور آپ کی آل واَصحاب (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ حسبِ مراتب مَحبّت کرنا ہے۔"

خواجۂ عالم حضرت قاضی مُحمد صادق قُدِّسَ سِرُّہُ العَزیز کے عقائد اَپنے

[1] معمولاتِ مظہریہ، مُحمد نعیم اللہ بہڑائجی۔(فارسی) نسخہ قلمی ذکر طریق کیفیت تصحیح عقائد

Marfat.com

اَسلافِ کرام کے عقائد کے عین مطابق تھے، اِن سے سر مو بھی اِنحراف نہ فرماتے- آپ نے ۹/مئی ۱۹۹۰ء کو حضرت قبلہ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کے عُرس کی مُبارک تقریب میں عقائد کے متعلق اپنے خیالات قلم بند کروا کر بیان کروائے- وہ ہمارے لیے دَستورُ العمل کی حیثیت رکھتے ہیں- اِس سے آپ کے مَوقف کی وضاحت ہو جاتی ہے وہ من و عن نقل کیے جا رہے ہیں:

- ہمارا عقیدہ ہے کہ اَللہ تعالیٰ واجبُ الوُجود ہے، اَپنی ذات وصفات میں یگانہ ویکتا، بے مثل اور بے چون وچگون ہے- مانند وشبیہ سے مُنَزَّہ اور شکل و صورت سے مُبَرَّا ہے، تمام حُسن وکمال اُس کی ذات میں جمع ہے اور وہ ہر نقص وعیب سے پاک ہے، اتّحاد و حُلول کا عقیدہ خِلافِ اِسلام ہے- وہ وَحدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ ہے اور وہی مستحق عبادت ہے-

- حضرت سیّدنا مُحمد مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خاتَمُ النَّبِیّیِنَ اور اَفضلُ الخَلَائِق ہیں، مخلوق میں اُن کی نظیر ممکن نہیں ہے اور نہ ہی اُن کے کوئی برابر ہو سکتا ہے، ہمارا عقیدہ یہ ہے:

بعد از خُدا بزرگ توئی قصّہ مُختصر

- ہمارے نزدیک دِین وُہی ہے، جو حضرت شارع عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ نے اُمّت کو تعلیم فرمایا، حضراتِ صحابہ عِظام اور اہلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللہُ عَنہُم نے اِس پر عمل کا حق ادا کر دِیا- صحابہ کرام، اَہلِ بیتِ عِظام اور سلفِ صالحین رَضِیَ اللہُ عَنہُم

Marfat.com

کی پیروی ہمارا شعار ہے، اِسی منہاج کی طرف ہماری دعوت ہے۔

- ۱۲/ ربیع الاوّل یعنی حُضور نبی کریم علَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالتَّسلِیم کے یومِ وِلادتِ باسعادت پر ہمارا معمول ہے کہ ہمارے ہاں سوا لاکھ بار دُرود شریف پڑھا جاتا ہے، اِس کے عِلاوہ دُرود شریف کی مُستند و معروف کتاب "دَلَائِلُ الْخَیرَاتِ" پوری پڑھی جاتی ہے، اِن کا ثواب بارگاہِ رِسالتِ مآب صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں پیش کیا جاتا ہے اور کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اِس یومِ سعید پر جو جلسے جُلوس ترتیب دِیے جاتے ہیں، ہمارے نزدیک وہ مُستَحسَن ہیں، بشرطیکہ غیر شرعی حرکات سے اِجتناب برتا جائے اور اس بابرکت دِن کے تقدّس کا ہر طرح سے لحاظ رکھا جائے۔

- حضرت قبلۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز اَسلاف کی رِوایات پر سختی سے پابند تھے۔ ہمارے اَسلاف شریعت و طریقت اور علم و عِرفان کے مَجمَعُ البَحرَین تھے۔ اُن کے تصوّف کی بنیاد سُنّتِ نَبَوِیّہ کی کامل اِتّباع پر تھی۔ آپ اَپنے اَسلاف کے تَتَبُّع میں بعض اَوقات ۱۲/ ربیع الاوّل کو نجی مجلِس میں مُستند واقعات کی روشنی میں سیرتِ مبارکہ پر اپنے نُورانی خیالات سے سنگیوں کو مستفید فرماتے تھے۔

- حضرت قبلۂ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اِمامِ ربّانی حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی اِتّباع میں اَذان و اِقامت میں "اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہِ" کے

Marfat.com

وقت اُنگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگایا کرتے تھے، اُن کی پیروی میں ہمارا بھی یہ معمول ہے۔

جواہر مُجدّدِیہ ص۵۷ میں ہے: "حضرت مُجدّدِ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ بوقتِ شہادتِ ثانیہ تَقْبِیْلِ اِبْہَامَیْنِ فرماتے تھے۔"

● اِسی طرح اَپنے بُزرگوں کی پیروی میں ہمارا معمول ہے کہ ۱۰/ مُحرمُ الحرام کو قرآنِ مجید، کلمہ طیّبہ اور دُرود شریف کثرت سے پڑھ کر حضراتِ شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کی اَرواحِ مُقدّسہ کو اِیصالِ ثواب کیا جاتا اور کھانا بھی کھلایا جاتا ہے۔

● ہم بحمدہٖ تعالیٰ اہلِ سُنّت وجماعت ہیں۔ اِمامِ اعظم حضرت اَبو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُقلّد ہیں، طریقت میں ہم امامِ ربّانی حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کے پیروکار ہیں۔ ہماری طَرِیْقت شَریعَتِ مطہرہ سے متصادم ہرگز نہیں، بلکہ اِس کے تابع ہے، ہماری طریقت دراصل شَریعَتِ مطہرہ کا ذوقی پہلو ہے، جو تزکیۂ باطن میں مُعاوِن ہے۔ مُستَحبّات تک سے صرفِ نظر ہمارے طریقہ شریفہ میں گوارا نہیں۔

● ہمارے طریقہ میں بدعاتِ سیّئہ پر عمل کا تصوّر تک نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اُمورِ جدیدہ جو رُوحِ دِین سے متصادِم نہ ہوں، اُن پر عمل پیرا مسلمانوں کو ہرگز بُرا نہیں سمجھتے، لیکن حتّی الوُسع اُن پر عمل نہیں کرتے اور نہ موضوعِ

Marfat.com

نزاع بناتے ہیں۔

• اَولیائے کرام کا ہم اِحترام کرتے ہیں، مزاراتِ مُبارکہ پر حاضری دینا باعثِ اجر وثواب اور مُوجِبِ برکاتِ ظاہریہ وباطنیہ سمجھتے ہیں، اُن کو سجدہ ہرگز ہرگز روا نہیں جانتے۔ سجدہ کے لائق صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور اَولیائے کرام کے توسُّل کے ہم قائل ہیں۔

• نمازِ فجر کے بعد صلاۃ وسلام پڑھنا ہمارے معمول میں شامل ہے۔ جس طرح نماز میں "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" پڑھتے ہیں، نماز سے باہر "اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔

• ہمارے ہاں اَذان کسی سابقے یا لاحقے کے بغیر ہوتی ہے۔ ہم اَیسا اَپنے بُزرگوں کی اِتّباع میں کرتے ہیں، جو ہمارے اِس طریقہ کو بوجوہ پسند نہ کریں، اُن سے نفرت یا نعوذ باللہ اُن کی تکفیر ہمارا شیوہ نہیں۔ تفریق بین المسلمین کا باعث بننے کو جُرمِ عظیم سمجھتے ہیں۔ ہمیں صرف اَپنے طریقہ کی پیروی سے غرض ہے، دوسروں کی ٹوہ نہیں لگاتے اور نہ موضوعِ سخن بناتے ہیں۔

Marfat.com

اِتّباعِ نبوی ﷺ کی اہمیّت

دِین ودُنیا کی سعادت اور تمام اَعلیٰ مراتب کا حُصول دونوں جہاں کے سردار حضرت اَحمدِ مُجتبیٰ ﷺ کی کامل اِتّباع سے وابستہ ہے- جو شخص اَپنے آپ کو حُضورِ انور ﷺ کی روشن شریعت کے ساتھ آراستہ کرلیتا ہے، سعادت کا نُور اُس کی پیشانی سے ظاہر ہوتا ہے اور جو اِس دولت سے محروم ہوتا ہے، شقاوت کا داغ اُس کی پیشانی پر عیاں ہوتا ہے- کتنا سعادت مند ہے وہ انسان جو:"اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ-" (1)

ترجمہ:"اگر تم اَللہ تعالیٰ سے مَحبّت کا دَم بھرتے ہو،تو میری اِتّباع کرو- اللہ تعالیٰ تم سے مَحبّت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا-" کے چراغ کی روشنی میں اپنی حیاتِ مُستعار گزارتا ہے- شریعتِ نبویہ پر اِستقامت سے اَفضل کوئی اِطاعت نہیں- مخلوق کے کمال کی مِعراج یہ ہے کہ وہ اَللہ جَلَّ شَانُہٗ سے مَحبّت کرے، لیکن اَللہ تعالیٰ نے اپنی مَحبّت کے حُصول کے لیے تمام مخلوق پر یہ واجب کر دِیا ہے کہ وہ حضرت سیّدنا مُحمد رسولُ اللہ ﷺ کی

---

(1) آل عمران:۳۱

Marfat.com

اِتّباع اور آپ کی اِطاعت کرے۔ اِمام اَحمد بن حنبل رَحِمَہُ اللہُ اَپنی "مُسنَد" میں حضرت جابِر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ حَیًّا مَّا وَسِعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ۔ [1] " اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ (علیہ السلام) تمہارے سامنے زِندہ ہوتے تو میری اِتّباع کرنے کے سوا اُن کے لیے کوئی اَمر نہ ہوتا۔"

حضرت رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والوں کے لیے یہ اِنعام ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں اپنا محبوب و چنیدہ بنالیتا ہے۔ مُتّبعینِ شریعت کی علامات حضرت سہل بن عبد اللہ تُستری رَحِمَہُ اللہُ یوں بیان فرماتے ہیں: عَلَامَۃُ حُبِّ اللّٰہِ حُبُّ الْقُرْاٰنِ وَعَلَامَۃُ حُبِّ الْقُرْاٰنِ حُبُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَامَۃُ حُبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبُّ السُّنَّۃِ وَعَلَامَۃُ حُبِّ اللّٰہِ وَحُبِّ الْقُرْاٰنِ وَحُبِّ النَّبِیِّ وَحُبِّ السُّنَّۃِ حُبُّ الْاٰخِرَۃِ، وَعَلَامَۃُ حُبِّ الْاٰخِرَۃِ اَنْ یُّحِبَّ نَفْسَہٗ وَعَلَامَۃُ حُبِّ نَفْسِہٖ اَنْ یُّبْغِضَ الدُّنْیَا وَعَلَامَۃُ بُغْضِ الدُّنْیَا لَا یَاْخُذُ مِنْھَا اِلَّا الزَّادَ وَالْبُلْغَۃَ" اللہ تعالیٰ سے مَحبّت کی علامت قرآن سے مَحبّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحبّت کی علامت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَحبّت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَحبّت کی علامت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّتِ سَنِیّہ سے مَحبّت کرنا ہے اور اِن

---

[1] مسند اِمام اَحمد ج: ۴ ص۷۶ ۳، رقم: ۱۴۷۳۶، مطبوعہ: دارُ اِحیاء التراث العربی، ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۱ء۔ دارُالحدیث قاہرہ، ۱۴۱۶ھ، ۱۹۹۵ء، رقم: ۱۵۰۹۴، ج: ۱۲، ص: ۸۶، ۸۵۔

Marfat.com

سب سے مَحبّت کی علامت آخرت سے مَحبّت کرنا ہے اور آخرت سے مَحبّت کی علامت یہ ہے کہ اپنے آپ سے مَحبّت کرے۔ اپنے آپ سے مَحبّت یہ ہے کہ قدرِ ضرورت کے علاوہ دُنیا سے بُغض رَکھے۔" [1]

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ [2] "اور ہم نے ہر رسول اس لیے بھیجا کہ اَللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اِطاعت کی جائے"۔

حُضورِ انور ﷺ کا اِرشاد ہے: "لَایُؤمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ مُتَّبِعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ۔" [3] ": تم میں سے کوئی شخص کامل ایمان والا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک اُس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے"۔

اِمامِ ربّانی حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ کی اَہمیّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "ذرّۂ این متابعتِ مرضیہ از جمیع تلذّذاتِ دُنیاوی وتنعّماتِ اُخروی بمراتب بہتر است فضیلت منوط بمتابعتِ سُنّتِ سنیّہ اوست ومزیت مربوط باتیانِ شریعتِ او علیہ و علیٰ اٰلہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ۔" "حُضورِ اَنور ﷺ کی اِتّباع کا ایک ذرّہ تمام دُنیوی لذّتوں اور اُخروی نعمتوں سے کئی درجہ بہتر ہے۔ ساری فضیلت روشن سُنّت کی اِتّباع کے ساتھ وابستہ ہے اور تمام عزّت وبُزرگی آپ کی شریعت کی بجا آوری کے ساتھ مربوط ہے۔" [4]

---

[1] الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۴/۶۳، [2] النساء:۶۴۔

[3] کنز العمال، ج:۱، رقم:۱۰۸۴ للعلامۃ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی البرہان فوری رحمہ اللہ، (المتوفّٰی ۹۷۵ھ) مطبوعہ: موسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۴۱۳ھ، ۱۹۹۳ء۔ [4] دفتر اول، مکتوب:۱۱۴

Marfat.com

وُضو کی کیفیت

بُزرگوں کا طریقہ ہے کہ وہ وُضو کرنے میں اِنتہائی اِحتیاط اور مُبالغہ سے کام لیتے ہیں، وُضو کے دَوران آداب کی رِعایت رکھتے ہیں۔ تمام آداب و اَحکام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اِس اِحتیاط سے وُضو کرتے ہیں کہ کوئی اَدب ترک نہ ہوتا۔ حدیثِ پاک میں اِسباغِ وُضو کا حکم ہے، جِس سے مُراد یہ ہے کہ ہر عُضو کو دھوتے ہوئے اَچھی طرح پانی ایسے بہایا جائے کہ کوئی بال خشک نہ رہے۔

حضرت خواجہء عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کا وضو سُنّتِ سنیّہ کے ایسے مُوافق اور اِس اَنداز سے ہوتا کہ کسی اَدب کے ترک ہونے کا اِحتمال نہ رہتا۔ آپ ہمیشہ کوزے یا لوٹے کے پانی سے وضو فرماتے اور بغیر عذر کسی کی مدد نہ لیتے۔ پانی اِنتہائی اِعتدال کے ساتھ اِستعمال فرماتے، پانی عضو پر ڈالنے کے بعد اُسے خوب ملتے، پھر پہلے پانی کی تری سے اَگلے عضو کو مل کر اُس پر پانی بہاتے اور ہر عضو کو اِنتہائی اِحتیاط سے تین مرتبہ دھوتے۔ مِسواک کا اِلتِزام اِس درجہ کا تھا کہ جب دانت نہ رہے تو بھی پیلو (اِرَاکْ) کی چھوٹی مِسواک مسوڑھوں پر اِتمامِ سُنّت کے لیے پھیر لیتے، داڑھی کا خلال فرماتے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رَحِمَہُ اللہُ فرماتے ہیں: "پاؤں کی پیدائشی صورت و

Marfat.com

کیفیت اُونٹ کی طرح ہے اور اُونٹ کی صورت ٹیڑھی اور کج ہوتی ہے، آسانی کے ساتھ پانی نہیں گذر سکتا، بلکہ تکلّف و محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِسی لیے حدیثِ مبارک "وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ "ایڑیوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے" میں اِسی طرف اِشارہ ہے۔

آپ پاؤں کی اُنگلیوں میں خلال فرماتے، اَیڑیوں کو خوب ملتے ہوئے پاؤں کو تین مرتبہ نِصف پنڈلیوں تک دھوتے۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے، بارہا دیکھا گیا کہ نمازِ ظُہر کے وضو سے عشاء کی نماز اَدا فرمائی۔ اَحباب کو بھی باوضو رہنے کی تاکید فرماتے، وضو نہ کر سکتے تو تیمّم کر لینے کا فرماتے۔

آخری عُمر مُبارک میں معذوری کے باعث نمازِ فجر و نمازِ ظُہر کے لیے وضو اور باقی نمازوں کے لیے عموماً تیمّم فرمایا کرتے، جس کے لیے پتھر آپ کی چارپائی کے پاس رہتا۔ تیمّم کرنے کی نیّت عربی اَلفاظ میں اِس طرح فرماتے: نَوَیْتُ أَنْ أَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَةِ الصَّلَاةِ۔

کبھی فرماتے: میری والدہ محترمہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا پنجابی کے اِن اَلفاظ میں دُعا فرمایا کرتیں:

نیّت کراں تیمّم ٹھپاں دُور ہووے پلیتی
ایہہ تیمّم میں تے رواں، اَللہ رحمت کیتی

Marfat.com

نماز کی اہمیّت

ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن اقامتِ صلاۃ ہے۔ جو شخص اِس رُکن کی پابندی نہ کرے، نماز قائم نہ کرے، دَر حقیقت اُس نے اپنے دِین میں رَخنہ ڈال دِیا۔ سُورۃُ المُدَّثر میں اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں اور جنتیوں کا باہمی مکالمہ بیان فرمایا، سعید لوگ شقی لوگوں کو جہنم میں دیکھیں گے تو کہیں گے: "مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ؟ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ۔ [1] ترجمہ: کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لائی؟ وہ کہیں گے: ہم نماز ادا نہ کرتے تھے۔"

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں: "نماز بمنزلہ کشتی است و عبادات دِیگر چوں اسباب و اشیاء در کشتی۔ اگر کشتی سلامت رسد ہمہ اشیاء بسلامت رسد و اگر در کشتی رَخنہ اُفتاد کشتی غرق شود و آں ہمہ اسباب و اشیاء نیز میرود و ہم چنیں کیفیت نماز است کہ ہمہ عبادات و رِیاضات بغیر از ادائے نماز اصلاً مقبول درگاہِ اِلٰہی نشود"۔ [2] "نماز بمنزلہ کشتی ہے اور دوسری عبادات کشتی میں اشیاء واَسباب کی طرح۔ اگر کشتی سلامت پہنچ گئی تو ساری چیزیں سلامتی کے ساتھ

[1] المدثر: ۴۲، ۴۳ [2] مقاصد السالکین (قلمی) ص: ۱۱۳

Marfat.com

پہنچ جائیں گی اور اگر کشتی میں رَخنہ پڑ گیا، کشتی غرق ہو گئی تو کشتی میں ساری چیزیں تباہ ہو جائیں گی- یہی کیفیت نماز کی ہے کہ کوئی عبادت ورِیاضت نماز کی ادائیگی کے بغیر قبول نہیں ہو گی-"

سیّدی اِمام اَحمد مُجدِّدِ الفِ ثانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ فرماتے ہیں: "وہ اَعمال جن سے حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ میں قُرب حاصل ہوتا ہے، فرائض ہیں یا نوافل- فرائض کے مقابلہ میں نوافل کا کچھ اِعتبار نہیں ہے- فرضوں میں کسی ایک فرض کا اُس کے اَپنے وقت میں اَدا کرنا ہزار سال کے نوافل اَدا کرنے سے بہتر ہے، اَگرچہ وہ نوافل خُلوصِ نیّت کے ساتھ اَدا کیے جائیں، خواہ وہ نماز، زکاۃ، روزہ اور ذکر و فکر وغیرہ میں سے کوئی بھی نفل ہو- بلکہ ہم کہتے ہیں کہ فرائض کے اَدا کرتے وقت سُنّتوں میں سے کسی سُنّت اور مُستحبّات میں کسی مُستحبّ کی رعایت کرنے کا بھی یہی حال ہے" (کہ وہ اِن کے علاوہ دوسری سُنن اور نوافل ادا کرنے سے بہتر ہے)- [1]

شیخ مُحمد نعیم اللہ بہڑائچی رَحِمَہُ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"آں حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمودند کہ اسرقُ السّارِقین کیست کہ از نمازِ خود بذرد، دو اَرکان نماز را بتمام وکمال ادا نمٔاید آزیں سرقہ نیز اِجتناب ضروری آمد تا از بدترین دزدان نباشد بحضورِ دِل نیست نماز باید کرد کہ بے حصولِ نیّت عمل صحیح نبود و قراءت را درست باید خواند و رُکوع وسجود با طمینان بجا آورد و

---

[1] مکتوب: ۲۹، دفتر اول

Marfat.com

قومہ وجلسہ رانیز باطمینان باید ادا کرد یعنی بعداز رکوع درست باید ایساد و بمقدار یک تسبیح در استادن درنگ باید کرد و درمیان دو سجدہ درست باید نشست و بمقدار یک تسبیح در نشستن مکث باید نمود تا در قومہ وجلسہ اِطمینان مُیسّر شود وہر کہ چنیں نکند در قطارِ سارقاں داخل سازد مورید وعید گرداند۔" (1)

"سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاد کے مُطابق سب سے بڑا چور وہ ہے، جو اَپنی نماز کو تعدیلِ اَرکان کے مُطابق اَدا نہیں کرتا اور نماز کے اَرکان کی اَدائیگی میں اِہتمام نہیں کرتا، بلکہ جلدی جلدی سے جان چھڑاتا ہے۔ اِس قسم کی چوری سے بصد کوشش بچنا چاہیے، کیوں کہ نیّت کے بغیر عمل، عمل ہی نہیں ہوتا اور قراءت اچھے طریقہ سے کرنی چاہیے، رُکوع و سجود اِطمینان و سُکون سے کرنے چاہئیں، قومہ اور جلسہ کے اَندر ٹھہراؤ ہونا چاہیے، یعنی رُکوع کے بعد ایک تسبیح پڑھنے کی مقدار آہستہ اور سیدھا کھڑا ہو، دونوں سجدوں کے درمیان اچھے طریقہ سے سُکون سے بیٹھے، یعنی ایک تسبیح کی مِقدار بیٹھے، حتّٰی کہ جلسہ و قومہ میں اِطمینان ہونا چاہیے اور جو شخص اِس طرح عمل نہیں کرتا، وہ اَپنے آپ کو چوروں اور سارِقوں میں شمار کرے اور اَپنے آپ کو سزا کے قابل سمجھے۔"

حضرت مرزا مظہر شمس الدین جانِ جاناں رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: "ہر عمل کی کیفیت الگ الگ ہوتی ہے، نماز تمام کیفیات کی جامع ہے۔ کیوں کہ

(1) معمولات مظہری فارسی قلمی، باب: ذکر طریق بیعت زناں۔

Marfat.com

وہ تِلاوت، تسبیح، دُرود شریف، اِستغفار اور اَذکار کے انوار پر مبنی ہوتی ہے۔ سب سے صحیح اور اَصل حالات جو کہ اَحوالِ قرن (۱) سے مشابہ ہوتے ہیں، نماز میں ہی حاصل ہوتے ہیں، بشرطیکہ اِس کے آداب جیسا کہ چاہیے، بجا لائے جائیں۔" (۲)

(۱) اَحوال قرن: سے مُراد ایسے اَحوال ہیں جو ایک دوسرے سے مربوط ہوں اور اُن میں کامل جامعیّت پائی جائے۔ مقامات مظہری، ص:(۳۳۷)

(۲) مقاماتِ مظہری: ۳۳۰،۳۳۱

Marfat.com

نماز کی اَدائیگی کی کیفیت

"سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ" میں کامیاب لوگوں کے متعلّق اِرشاد فرمایا: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ ❶ "یقیناً اِیمان والے فلاح پاگئے، جو کہ اپنی نماز میں خُشوع والے ہوتے ہیں۔" خُشوع کا اصل تعلّق قلب سے ہے۔ جب دِل پوری طرح اَللہ جلّ شانُہٗ کی جانب متوجّہ ہو گا، اُس پر اَللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا ظہور ہو گا۔ جب قلب کو یہ کیفیت حاصل ہو جاتی ہے تو بدن بھی اِس کے تابع ہو جاتا ہے اور خوف و خشیتِ اِلٰہی کے آثار بدن پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ قلب میں جتنا خشوع ہو گا، بدن پر بھی اُسی قدر خوف و ہیبت کے آثار نُمایاں ہوں گے۔

ہمارے حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو اَللہ تعالیٰ نے خاشِعین کی نماز سے حظِّ وافر عطا فرمایا ہوا تھا۔ آپ کی نماز میں اِنہماک، خُشوع و خُضوع اور اِعتدالِ اَرکان کا بڑا خوب صورت انداز تھا۔ رُکوع، قومہ، سجدہ اِنتہائی اِطمینان سے اَدا فرماتے، آپ کی قراءت اتنی آواز سے ہوتی کہ آپ اپنی آواز خود سُن لیں اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھنے والا آپ کے ہَمس (سرگوشی)

❶ سورۃ المؤمنون: آیت: ۲،۱

Marfat.com

کو بآسانی سُن سکتا تھا۔

قیام میں ہاتھ ناف پر باندھتے، تسبیحاتِ رُکوع و سجود بہت آرام سے کہتے۔ فرمایا کرتے: اِمام سات مرتبہ تسبیحات کہے تو مقتدی پانچ مرتبہ کہہ لیتا ہے۔ اَپنے ہاں خانقاہ شریفہ میں عُموماً گیارہ مرتبہ تسبیحات کا حکم دیتے۔

فرائض و نوافل میں اَدعیہ ماثورہ کا اِہتمام فرماتے۔ قومہ میں "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کے بعد "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ" کہہ کر سجدہ میں جاتے۔ جلسہ میں "رَبِّ اغْفِرْلِیْ" تین مرتبہ، تشہد میں دُرود شریف کے بعد حضرت سیّدنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ سے مروی دُعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔"

بعض اَئمہ کرام کو فرماتے کہ رَبِّ اجْعَلْنِیْ کے بعد رَبَّنَا اٰتِنَا... الخ پڑھا کریں، تاکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے والے مقتدی بھی پورا کر سکیں۔

آپ تشہد میں حضرت مُجدّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی تحقیق کے مُطابق رفع سبابہ نہیں کرتے تھے۔

سلام پھیرنے کے بعد ایک مرتبہ "رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ" پڑھتے اور تین دفعہ اِستغفار، پھر دو نفل کی مقدار ذِکر شریف قلبی، اَزاں بعد تسبیحاتِ فاطمیہ اور پھر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگتے۔

Marfat.com

آپ حضر، سفر اور علالت کے دوران بھی باجماعت نماز اَدا فرماتے، حتّٰی الامکان مَسجد میں ہی ادا فرماتے۔ اَپنے اَحباب کو باجماعت نماز کا تاکیداً حکم دیتے۔ فرمایا کرتے: "ہماری خوشی اس بات میں ہے کہ سنگی نماز باجماعت اَدا کریں اور اَللہ کی یاد میں مصروف رہیں۔"

آپ عملی طور پر وضو اور نماز کا طریقہ سکھاتے۔ مَسجد میں بھی نماز کے متعلقہ درجِ ذیل ہدایات تحریر فرما کر آویزاں کروائی تھیں:

نمازیوں کے لیے ہدایات

- جب نماز ادا کرنے مَسجد میں جمع ہوں تو پہلی صف میں بیٹھنا شروع کریں، جب اُس میں گنجائش نہ رہے، تو دُوسری صف میں بیٹھیں۔
- اِقامت کے بعد صفیں دُرست کرنے میں وقت لگ جاتا ہے اور تکبیرِ اُولیٰ فوت ہو جاتی ہے، جس کا بہت ثواب ہے۔ حدیث شریف ہے: "تکبیر اُولیٰ دُنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔"
- جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوں، تو سر ڈھانپ لیں اور ٹخنوں کو ننگا کر لیں۔
- نماز کے لیے کھڑے ہوں، تو دونوں قدموں کے درمیان چار اُنگل یا اِس کے قریب قریب فاصلہ رکھیں۔ حضرت قبلہ عالم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡه کا یہی عمل ہے۔

Marfat.com

- رُکوع میں پہنچنے سے پہلے تکبیر ختم ہو جانی چاہیے، رُکوع میں پہنچ کر تکبیر ختم ہونے سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔
- رُکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو مضبوط پکڑو، پنڈلیاں سیدھی رکھو، پُشت بالکل سیدھی رہے اور سر پُشت کے برابر ہو۔
- رُکوع سے لوٹنے پر تھوڑی دیر سیدھا کھڑا ہونے کے بعد سجدہ میں جانا چاہیے۔
- سجدہ میں پہلے دونوں زانو پھر دونوں ہاتھ زَمین پر رکھو، پھر ناک اور اِس کے بعد پیشانی زمین پر رکھو۔
- سجدہ کے بعد پیشانی، پھر ناک اور پھر ہاتھ اُٹھاؤ اور بالکل سیدھے بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ جسم میں حرکت نہ رہے۔
- دوسرے سجدے کے بعد دوسری رَکعت کے لیے اُٹھو، تو گھُٹنے اُٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ بغیر عُذر کے ہاتھ زمین پر ٹیک کر اُٹھنا صحیح نہیں۔

سیّدی اِمام اَحمد مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں: "لوگوں کو رِیاضت و مُجاہدہ کی ہوس ہے، حالانکہ نماز کے آداب کی رِعایت کرنے کے برابر کوئی مُجاہدہ ورِیاضت نہیں ہے، خاص کر فرض وواجب اور سُنّت کے آداب کی رعایت۔ اَللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک لوگوں پر نماز بھاری

Marfat.com

ہے، مگر خُشوع کرنے والوں پر ❶ (بھاری نہیں ہے)

اور آپ نے فرمایا: "بہت سے لوگ دیکھنے میں آئے کہ وہ (دیگر) آداب اور رِعایات کے مشغوف ودِلدادہ ہیں، لیکن نماز کے آداب میں تساہُل سے کام لیتے ہیں۔" ❷

حضرت خواجہ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے ایک دفعہ ائمہ کرام سے فرمایا: "مقتدیوں کی رِعایت میں جہاں نماز میں اِختصار کی ضرورت ہے، وہاں نماز کو اَدھورا چھوڑنا یا عجلت کرنا مطلوب نہیں، بلکہ اِس کی تکمیل اور کمال بھی اِسی قدر ضروری ہے۔ اَکثر دیکھا گیا ہے کہ رُکوع سے سجدہ میں جاتے اور اِسی طرح ایک سجدہ کے بعد دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے تعدیلِ اَرکان کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہاں تک کہ جسم سیدھا نہیں ہوپاتا، دُوسرا رُکن شروع ہو جاتا ہے۔ اِمام کو اِس پر دھیان دینا چاہیے۔ اِس تعجیل سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اِمام رُکوع کے بعد قومہ میں یہ کلمات پڑھ کر سجدہ میں جائے: "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔" اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں یہ دُعا تین بار پڑھے: "رَبِّ اغْفِرْلِیْ" یہ کلمات آپ یاد کرلیں اور اِن پر عمل پیرا ہوں۔

---

❶ سورۃ البقرۃ: آیت: ۴۵، وانھا لکبیرۃ الا علی الخشعین

❷ مقاماتِ خیر، شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمہ اللہ، ص: ۴۷

Marfat.com

نیند

عشاء کی نماز کے بعد "سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ" اور "سُوْرَۃُ الْمُلْکِ" کی تلاوت فرماتے، سردی کی راتوں میں بعض اَوقات بہت طویل مجلِس فرمایا کرتے، اِس میں کبھی زائرین کی اِصلاح کے لیے مُعتبر عُلمائے کرام کے وعظ کی کیسٹیں لگائی جاتیں۔

سونے سے قبل تین مرتبہ "آیَۃُ الْکُرْسِی" پڑھ کر سینہ پر پھونک لیا کرتے۔ فرمایا کرتے: "والد گرامی رَحِمَہُ اللہ کی ہدایت کے مطابق بچپن سے معمول ہے۔"

آپ کی نیند بہت مختصر ہوا کرتی، دیر سے سوتے اور صبح سحری کے وقت بہت جلدی بیدار ہوتے۔ رات بھر بے چینی رہتی، ٹانگوں کو بہت دَرد رہتا، ایک خادم آپ کو دباتا رہتا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وقت دریافت فرماتے رہتے۔ سونے سے قبل کسی طِبّی حِکمت کی بناء پر پیاس لگنے پر بھی پانی نوش نہ فرمایا کرتے، بلکہ اَمرود یا کنّوں تناول فرماتے۔ بسا اَوقات سخت سردی میں بھی رات کے وقت اَندرونِ خانہ سے "لسّی" کا پتا کراتے، چھوٹی پیالی لسّی میں ایک گلاس پانی ملا کر نوش فرماتے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پاسِ اَنفاس کرتے ہوئے نیند کی آغوش میں جاتے اور جوں ہی بیدار ہوتے تو قلب کی طرف متوجّہ ہو کر پاسِ اَنفاس یا نفی و اِثبات میں مشغول ہو جاتے، کبھی کوئی اَشعار بھی پڑھتے - ایک دفعہ آپ کے پاس حافظ محمد بشیر صاحب تھے، جوں ہی بیدار ہوئے تو یہ اَشعار پڑھے:

تِلک، تِلک کے منہ بھریا، گندی نالی گیا
آگے تکدے لوگ تماشا، حضرت میں بے حال پیا
پاک نیں ہتھ پکڑ اُٹھاندے بھریوسی نال پلیدی
یا حضرت کی حال بندے دا جے تُدھ سار نہ لیتی

سردی کے موسم میں اَنگیٹھی حُجرہ میں رہتی، گرمی کے موسم میں دَستی پنکھا ہی زیرِ اِستعمال رہتا...... اور چارپائی برآمدہ کے اَندر یا کھلی فضا میں ہوتی- جب خانقاہِ سُلطانیہ میں قیام پذیر تھے، اُس دَوران مزار شریف کے شرقی اِحاطہ میں آرام فرماتے، جہاں اَب حضرت سیّدی الوالد قُدِّسَ سِرُّہٗ کی آرام گاہ ہے-

لیٹنے کا اَنداز سُنّت کے مطابق تھا وہ یوں کہ دائیں طرف دائیں ہاتھ کو دائیں رُخسار کے نیچے رکھ کر سویا کرتے- علالت کے اَیّام میں قبلہ رُو زیادہ دیر آرام فرماتے اور اِس دوران عُمومی طور پر محویّت کے عالم میں ہوتے، آنکھیں بند رکھتے- جب ہاتھ کی سیدھی طرف تھک جاتی تو اُلٹی طرف رکھ لیتے-

Marfat.com

سحر خیزی

نفل نمازوں میں سب سے اَفضل نماز "قیامُ اللّیل" (رات کی نماز) ہے، جن میں مغرب اور عشاء کے بعد پڑھے جانے والے نوافل شامل ہیں۔ صلاۃُ العشاء کے بعد سو جانا، پھر فجر سے قبل بیدار ہو کر جو نوافل پڑھے جاتے ہیں، اُنہیں "تہجد" کہا جاتا ہے۔ "سُوْرَۃُ الْمُزَمِّل" میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ" (1) رات کو قیام کریں مگر کچھ حصہ، آدھی رات یا اِس سے کچھ کم کیجیے۔"

یہ بابرکت نماز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تمام بُزرگانِ دین کے معمولات میں شامل رہی ہے۔ حدیثِ پاک میں اِسے "دَابُ الصَّالِحِيْنَ" (نیک لوگوں کا معمول) (2) فرمایا گیا ہے۔ اَولیائے کاملین نے اپنے اپنے تجربات کی بناء پر فرمایا ہے کہ: "رات میں ایک ایسی خاصیّت ہے، جو دِن میں قطعاً نہیں پائی جاتی۔ اِس لیے اَگر کوئی شخص اِطمینانِ قلب کے ساتھ رات کی ایک گھڑی اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد میں بسر کرے، تو یہ سارے دِن کی (نفل) عبادت سے اَفضل ہے۔"

---

(1) المزمّل، ۲،۳

(2) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهٗ دَابُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ۔ (رواہ الترمذی: ۳۵۴۹)

Marfat.com

اِس نماز کے ذریعے فکر وخیال کی جو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، وہ کسی دُوسری نماز سے حاصل نہیں ہوتی- اِن کیفیات و تاثرات کا ذکر سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل میں یوں بیان فرمایا: اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً (1) "بلاشبہ رات کا اُٹھنا (نفس کو) سختی سے رَوندتا ہے اور بات کو دُرست کرتا ہے-"

حضرت خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ حضر و سفر میں پابندی سے تہجد کی نماز اَدا فرماتے- آپ نمازِ تہجد کے لیے فجر سے بہت پہلے بیدار ہوتے- طہارت سے فراغت کے بعد تہجد ادا فرماتے- آپ کی رکعاتِ تہجد اور اِس میں قراءت کا معمول اِس طرح تھا: اگر بارہ رکعات پڑھیں تو ہر پہلی رکعت میں "سُوْرَۂ یاسِیْن" شریف اور دوسری رکعت میں "سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل" شریف پڑھتے- جب دَو، رکعت تہجد پڑھیں تو ہر رکعت میں تین بار "سُوْرَۂ یاسِیْن" شریف اور دوسری رکعت میں تین مرتبہ "مُزَّمِّل" شریف پڑھتے-

خواجگانِ نقشبندیہ کا معمول ہے کہ وہ "صلاۃُ التھجد" میں سُوْرَۂ یاسِیْن شریف پڑھنے کا اِہتمام کرتے ہیں- حضرت خواجہ علی عزیزاں رَحِمَہُ اللہُ فرماتے ہیں: "چوں سہ دِل یک شوند کارِ بندۂ مؤمن برآید- دِلِ شب و دِلِ قرآن و دِلِ بندۂ مؤمن و دِلِ قرآن سورۂ یاسین و دِلِ شب شبِ آخیر است" (2) "جب تین دِل جمع ہو جائیں، تو بندۂ مؤمن کا کام بن جاتا ہے- وہ تین دِل یہ ہیں: ا...سُوْرَۂ یاسِیْن قرآنِ کریم کا دِل- ۲...رات کا دِل، رات کا آخری حصّہ ۳...اور بندۂ

---

(1) المزمّل: ٦- (2) معمولاتِ مظہریہ فارسی قلمی ذکر طریق کیفیت قراءت در صلوۃ التھجد-

Marfat.com

مومن کا اپنا دِل ہے۔"

دُعائے تہجد کے بعد بایں الفاظ اِستغفار ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار کرتے:

"اَسْتَغْفِرُاللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ" اور اِس کے اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار دُرود شریف پڑھتے۔

آپ کا یہ معمول بھی رہا کہ نوافل اَدا فرما کر اپنے جدِّ اعلیٰ شیخ فتح اللہ صِدّیقی رَحِمَہُ اللہ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے اور دیر تک وہاں مراقب رہتے۔ جس عرصہ میں آپ صائمُ الدَّہر تھے، تو اُس دوران آپ کی سحری عُموماً رَس یا باقر خانی اور چائے پر مُشتمل ہوتی۔

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ اَحبابِ طریقت کو تہجد کی نماز پڑھنے کی ترغیب اور تلقین فرماتے اور خانقاہ شریفہ میں وارِدْ اَحبابِ طریقت کو عموما مسجِد میں نوافل پڑھنے کا حکم ہوتا اور فرماتے: "یہ بڑا مبارک وقت ہوتا ہے، اِن لمحات کی قدر کرو۔"

سحری سے لے کر اِشراق تک وہاں عجیب کیف ہوتا، جِس کا اِظہار کئی اہلِ عِرفان حضرات نے کیا۔ ایک کشفی بُزرگ وہاں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے اپنے تاثرات یوں بیان فرمائے کہ: "یہاں (خانقاہِ فتحیہ میں) سحری سے اِشراق تک کا وقت بڑی اَہمیّت کا حامل ہے، اِس دوران بندہ جو بھی اَللہ تعالیٰ سے سوال کرے، وہ عطا فرمادے گا۔ یہاں جھولی پھیلانے والوں کی کمی ہے، عطا میں کچھ کمی نہیں۔" حضرت خواجہُ عالم نَوَّرَاللہُ مَضْجَعَہٗ نے

Marfat.com

۲/جنوری ۱۹۹۵ء سے سنگیانِ طریقت کی آسانی کی خاطر تہجد کی بیداری کے لیے ایک مُبارک عمل کا آغاز فرمایا، وہ یہ ہے کہ "سُوْرَۃُ الْاَسْرَاءِ" کے رکوع "اَقِمِ الصَّلٰوۃَ سے خَسَارًا" کی تلاوت، کلمہ طیّبہ کا گیارہ بارِ وِرد اور حسبِ ذیل نصیحت آموز تین بندوں میں سے ایک بند پڑھا جاتا۔

غ

غافلا غفلت تھیں کھول اَکھیں ساری عمر نہ مُفت گوا سُتیوں
جاگن والیاں جاگ نوں جاگ لائی تیری سُتیوں نہ ہوئی سحار سُتیوں
جتھے پوندی اے دھاڑنت ماروندی اس جنگل دے آوچکار سُتیوں
اِیتھے کئی ہزار لُٹا گئے ہیرے موتی تے لال جوار سُتیوں

ک

کم نوں چھوڑ نہ ہو کملا، غفلت وچ نہ عمر گزار بھائی
دام لین گے محنتاں کرن والے جا کے وچ حُضور سرکار بھائی
کر کے کم دی چوڑ جے ہویوں حاضر دیسن مار کے مغز اڑا بھائی
چھوڑ غفلتاں عالماں بنیں آدم بندہ ہو چالاک ہوشیار بھائی

Marfat.com

خ

خاک ہوندے جہیڑے لوک سچے بُونداں فضل دیاں اُنہاں تے کندیاں نی
داج کاج سوہاگ دی آس رکھن صدق نال جو تانیاں تندیاں نی
غفلت والیاں دے کم بگڑ جاندے، گلاں سدھیاں پٹھیاں بندیاں نی
عالم شاہ دانا فرما گئے مجھیں سُتیاں دے کٹے جمدیاں نی

اُٹھ جاگ فریدا سُتیاوَل مَسجد دے جا
مت کوئی بخشیا مِل پوے توں وی بخشا جا

Marfat.com

نمازِ فجر

وقت شروع ہوتے ہی اَذان پڑھی جاتی- آپ تازہ وضو فرماتے اور حُجرہ میں ہی سُنن اَدا فرماتے- اَزاں بعد اِکتالیس (۴۱) مرتبہ فاتحہ شریفہ "میم" اور "لام" کے وصل مع آمین اور اَوّل و آخر دُرود مُبارک گیارہ گیارہ بار پڑھتے: "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" سو مرتبہ، اَوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرود شریف پڑھتے-

پھر غلس (اَوّل وقت) میں نماز اَدا فرماتے- اَوائل دَور میں خود بھی اِمامت کراتے رہے- بعد میں کسی حافظ صاحب کو اِمامت کا حکم دیتے یا پھر آپ کے صاحبزادگان پڑھاتے رہے- لیکن آخری دَور میں معمول اِس طرح تھا کہ مختلف حُفّاظِ کرام سے پارہ، سوا پارہ یا کم و بیش سماعت فرماتے- یہ معمول آپ کی خانقاہ شریفہ میں تاحال بفضلہٖ تعالیٰ جاری ہے- یہ آپ کی عظیم کرامت ہے اور عالمِ اِسلام میں عجوبۂ رَوزگار ہے- قرب وجوار سے پیدل و سوار اَحباب فجر کی جماعت میں شامل ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں- عُموماً مسجد بھری ہوتی ہے، عجیب سماں ہوتا ہے- ایک روز اِس کے متعلّق فرمایا: "نماز کے دَوران اَنوار و بَرکات کا نزول ہوتا ہے-" اَحباب کو فرماتے کہ:

Marfat.com

"اپنی حاجات دِل میں رکھ کر شامل ہوا کریں۔"

نیز فرماتے: "قاضی فتح اللہ رَحِمَہُ اللہ بھی اِس میں رُوحانی طور پر شامل ہوتے ہیں۔"

دُور جانے والے سنگی، مُسافِر اور مریضوں کے لیے آپ نے ہدایات فرما رکھی تھیں کہ وہ اَپنی جماعت سے نماز اَدا کر لیا کریں۔

فجر کی اَدائیگی کے بعد اَپنے حُجرہ شریفہ میں ذِکر و فکر اور مَراقبہ میں مشغول ہو جاتے۔ لیکن ۱۹۹۱ء سے صحت کی بحالی تک اِس طرح معمول رہا کہ مسجد میں سنگیانِ طریقت کے ہمراہ خَتمِ خواجگان شریف اور پانچ ہزار بار (۵۰۰۰) کلمہ طیّبہ اِس ترتیب سے: "بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ" پڑھا جاتا، جس میں آپ شرکت فرماتے اور پھر اِشراق تک وہیں مَراقب رہتے۔ آپ کے اِرد گِرد تخلیہ کے لیے چادر لٹکا دی جاتی۔ وقتِ اِشراق کی آگاہی کے لیے عُموماً حافِظ منظر مسعود مُجدِّدی صاحب دُعا مانگتے۔ یہ دُعا حضرت خواجہٗ عالم رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه نے دُرود شریف "تُنَجِّيۡنَا" میں اِضافہ کے ساتھ یوں تلقین فرمائی تھی: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّيۡنَا بِهَا مِنۡ جَمِيۡعِ الۡاَهۡوَالِ وَالۡاٰفَاتِ وَتَقۡضِىۡ لَنَا بِهَا جَمِيۡعَ الۡحَاجَاتِ حَاجَاتِ الدِّيۡنِ وَ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اَجِبۡ دَعۡوَاتِنَا يَا مَوۡلَانَا فَاِنَّكَ مُجِيۡبُ الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اسۡمَعۡ دُعَاءَنَا فَاِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنۡ جَمِيۡعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرۡفَعُنَا بِهَا اَعۡلٰى

Marfat.com

الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ "اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ" (تین مرتبہ) وَمَاذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ بِرَحْمَتِكَ يَآ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ دُعا کے بعد نمازِ اِشراق چار (۴) رکعات پڑھتے۔

حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ حُضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول مُبارک بیان کرتے ہیں کہ: "صبح کے وقت جب آفتاب اِتنا بلند ہوتا، جِتنا عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے، اُس وقت حُضور علیہ السلام نمازِ اِشراق پڑھتے تھے۔ (۱)

آپ نے "مَسجدُ الفردوس" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مَروی حسبِ ذَیل حدیث شریف لکھوا کر آویزاں کروا رکھی تھی کہ: "حُضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جو شخص فجر کی نماز اَدا کرے اور سُورج بلند ہونے تک اَللّٰہ کے ذِکر میں مشغول رَہے، پھر دو رَکعت نفل (اِشراق) پڑھے، تو اُسے حج اور عُمرے کا ثواب مِلتا ہے۔" حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رَسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین مرتبہ یہ اِرشاد فرمایا: "کامل حج اور عُمرے کا ثواب، کامل حج اور عُمرے کا ثواب، کامل حج اور عُمرے کا ثواب ملتا ہے۔" (۲)

نمازِ اِشراق مَسجد میں اَدا فرما کر اَپنے حُجرہ میں تشریف لے جاتے۔ لیکن ۷/مئی ۱۹۹۸ء سے معمول مُبارک اِس طرح تھا کہ ختمِ خواجگان شریف کی دُعا کے بعد حُجرہ شریفہ کے متصّل جنوبی کمرہ میں تشریف لے جاتے اور وہاں اِشراق اَدا فرما کر حُجرہ شریفہ میں تشریف فرما ہوتے۔

---

(۱) شمائل ترمذی (۲) ترمذی، رَقم: ۵۶۳

Marfat.com

مجلِس عُمومی

حضرت خواجہء عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ دِن میں دَو اور کبھی تین مرتبہ کئی کئی گھنٹے مَجلِس میں رونق اَفروز ہوتے، مَجلِس کا وَقت عُموما ۹/بجے سے کھانا تقسیم ہونے تک، عَصر سے ایک گھنٹہ قبل تا اذانِ عصر، کبھی عشاء کے بعد بھی تادیر یہ مُبارَک محفل قائم رہتی- یہ مُبارَک مَحافِل بہت ساری برکات وخُصوصیات کی حامل ہوتیں، جِن کا اِحاطہ کرنا مُشکِل ہے-چند ایک کا یہاں ذِکر کیا جاتا ہے:

- اِس مَجلِس میں مختلف طبقات کے لوگ حاضر ہوتے، جِن میں عُلماء، عُرفاء، شُیوخ، طُلّابِ علم اور عامی و اَن پڑھ سبھی شامل ہوتے-اَپنے اَپنے ظرف کے مطابِق اِس علم وعِرفان کے بحرِ بے کراں سے سیراب ہوتے- اِس میں آپ سنگیوں کے مسائل سُنتے، اُنہیں مناسب ہدایات سے نوازتے، دُکھی لوگوں کے دُکھ دَرد بانٹتے- بیماروں کو اُن کے مناسب علاج تجویز فرماتے- مَجلِس میں فرداً فرداً سب اَحباب سے خیریت دریافت فرماتے اور نئے زائرین کے آنے کا سبب دریافت فرماتے-
- مَشائخِ کرام کے مُبارَک اَحوال بیان فرماتے، عُموماً سارے سلاسل کے

Marfat.com

مَشائخ کا تذکرہ بڑے خوب صورت وِدِل نشین اَنداز میں بیان فرماتے اور خُصوصاً اَپنے والدِ گرامی رَحِمَہُ اللہ کا تذکِرہ بہت مَحبّت وعقیدت بھرے اَنداز میں فرماتے۔ کبھی مَجلِس میں لوگوں کی اِصلاح کے لیے عُلمائے اَہلِ سُنّت کی تقاریر کیسٹوں میں سُناتے۔

- آپ کی گُفتگو سونے کی ڈلیاں اور پھولوں کی کلیاں، مختصر اور سادہ ہوتی "از دِل خیزد بر دِل ریزد" کے مصداق دِلوں پر اَثر کرتی۔ مُردہ دِل زِندہ اور وَیران یادِ باری تعالیٰ سے آباد و شاد ہو جاتے۔
- آپ کی مَجلِس میں عقائد، اَعمال اور اَخلاق کی اِصلاح ہوتی، تقویٰ، مَحبّت، عجز و تواضُع، اِیثار اور تَوکُّل کا سبق ملتا۔
- آپ ایک عظیم مُصلِحِ اُمّت اور بلند پایہ شخصیّت ساز تھے۔
- آپ اَپنے حُجرہ سے باہر تشریف لاتے، تو کسی کو بھی تعظیماً اُٹھنے کی اِجازت نہ ہوتی۔ اَگر کوئی کوشش کرتا، تو ہاتھ کے اِشارہ سے منع فرما دیتے۔
- آپ کے لیے کوئی نُمایاں سجّادہ یا نشست کا اِہتمام نہ ہوتا۔ شاہ و گدا بلا فرق واِمتیاز آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے۔ حاضرین کے دِل دُنیا سے سرد اور آخرت کی طرف مُتوجِّہ ہو جاتے، طمانیّتِ قلب محسوس کرتے اور دُنیا کے غم بھول جاتے۔
- یہ مُبارک حلقہ غیبت جیسے شنیع اُمور سے پاک ہوتا، ہر کسی کو

Marfat.com

اَپنی اِصلاح کا سبق ملتا۔

- بسا اَوقات آپ حاضرین کو سوال کے بغیر جواب مرحمت فرمادیتے یا ایسی گُفتگو فرماتے، جس میں اُس کے سوال کا جواب موجود ہوتا۔

اَے لِقائے تُو جوابِ ہر سوال
مُشکِل اَز تُو حَل شود بے قیل و قال

"آپ کی مُلاقات ہر سوال کا جواب ہے، آپ سے گُفتگو کے بغیر ہی مُشکِل حل ہو جاتی ہے۔"

- آپ کی مجلس میں ایک ہی بار حاضر ہونے والے میں ایسی کشش پیدا ہوتی کہ بار بار حاضری کی تمنّا ہوتی۔
- بارہا مَجلِس میں خاموش تشریف فرما رہتے۔ معلوم نہیں اِس خاموشی میں کیا راز پِنہاں تھے۔

مہرِ دھن وسیلہ ہے عِزّ و وقار کا
عالَم میں ہے سُکوت سببِ اِعتبار کا

حضرت سیِّدی بہاءُ الدِّین نقشبند بُخاری قُدِّسَ سِرُّہ فرماتے ہیں:

ہر کہ را خاموشیء ما سُود نداشت
در سخنِ بسیار اُو چہ یافت

"جس نے ہماری خاموشی سے فائدہ نہیں اُٹھایا وہ زیادہ گفتگو سے کیا فائدہ اُٹھائے گا"

- آپ کی مَجلِس سے عہدِ نَبَوی کی یادیں تازہ ہو جاتیں، جس کا اِعتِراف

Marfat.com

اپنے اور غیر سبھی کرتے- بلامُبالغہ آپ کی مَجلِس تہذیبِ اَخلاق، تزکیۂ نفس اور مُجدِّدی سُلوک کی عظیم تربیت گاہ تھی-

- مَجلِس کے اِختتام پر آپ دُعائے خیر فرماتے-
- عُمرِ مُبارَک کے آخری سالوں میں مَجلِسِ عُمومی کا یہ معمول ترک فرما دِیا، پھر لوگوں کی راہنمائی قاصِدین کے ذریعہ فرماتے یازائرین خُطوط کے ذریعہ مسائل لکھ کر پیش کرتے اور اُن کے مسائل پڑھ کر آپ جوابات مرحمت فرماتے-
- پیغام رَسانی کا سلسلہ اِشراق کے بعد شروع ہو جاتا- نابالغ و معصوم بچوں کو دَم ڈلوانے کے لیے اَندر لایا جاتا- حج و عُمرہ کے زائرین یا کسبِ معاش کے سلسلہ میں بیرونِ ملک جانے والے لوگوں کو حُجرہ میں بلا کر ملاقات فرماتے اور اُن کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے کہ:"کسبِ حلال عبادت ہے اَگر اَللہ اور اُس کے رَسُول ﷺ نہ بھولیں تو، وَرنہ زِندگی حیوانوں جیسی ہے- چارہ کے لیے اچھے اور بُرے کی اُنہیں بھی تمیز ہوتی ہے- پانچ نمازیں پڑھنا، روزے رکھنا، خُدا نے اِستطاعت دی توحج کرنا، والِدَین زِندہ ہیں تو اُن کا خیال رکھنا وغیرہ-" یہ سلسلہ قیلولہ تک جاری رہتا-

حضرت خواجہ عالم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی مَجلِسِ شریف کے بیان فرمودہ واقعات، ملفوظات و اِرشادات اور حِکایات بعض اَحباب نے مختصراً جمع کیے

Marfat.com

ہیں جن میں:

- حضرت سیّدی الوالِد نَوَّرَاللہُ مَرْقَدَہُ الشَّرِیْف
- علامہ مُفتی مُحمد علیمُ الدین مُجدّدِی حَفِظَہُ اللہُ
- مولانا نذیر اَحمد نقشبندی مُجدّدِی رَحِمَہُ اللہُ
- مولانا قاری مُحمد بشیر مُجدّدِی سَلَّمَہُ اللہُ
- جناب مُنیر حسین مُجدّدِی صاحب بھی اِن مجالس کے ملفوظات شریفہ کو جمع کرتے رہے۔

جب سیّدی المرشِد رَحِمَہُ اللہُ نے معذوری کے باعث مجالس کا سلسلہ ترک فرما دِیا، تو پھر آپنے حُجرہ شریفہ میں ہی مخصوص اَحباب میں آپنے دِل نشین اِرشادات وملفوظات بیان فرمایا کرتے تھے۔عَصر سے قبل ایک گھنٹہ یا کم وبیش محترم مُنیر حسین مُجدّدِی حاضرِ خدمت ہوکر یومیہ آئے ہوئے خُطوط سُناتے اور آپ اُن کے جوابات قلم بند کرواتے۔اِس دَوران بھی آپ مختصر اِرشادات وواقعات بیان فرماتے، جِن کا تقریباً خُلاصہ مُجدّدِی صاحب ضبطِ تحریر میں لاتے۔یہ سلسلہ حضرت خواجۂ عالم رَحِمَہُ اللہُ کی علالت تک جاری رہا، جس کے ۳۵/ دفاتر بنے۔لیکن اَفسوس کہ باقاعدہ آپ کی مجالس میں آپ کے ملفوظات واِرشادات کوئی جمع نہیں کرسکا۔اگر ضبطِ تحریر میں آجاتے تو اُمّتِ مُسلِمہ کی ہدایت وراہنمائی کے لیے بیش بہا ذخیرہ ہوتا۔

Marfat.com

قَیلولہ

دوپہر کو کچھ وقت سونا یا صرف آرام کرنا قَیلولہ کہلاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حُضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشادِ مُبارک ہے: "قِیْلُوْا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَایَقِیْلُ۔" (1) "قیلولہ کیا کرو، کیوں کہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔"

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "کُنَّا نَقِیْلُ وَنَتَغَدّٰی بَعْدَ الْجُمُعَۃِ۔" (2) "ہم جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔"

آپ قیلولہ کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے دوپہر کو تھوڑی دیر آرام فرماتے تھے۔ بسا اَوقات آپ سفر کے دَوران بھی اِس سُنّتِ زائدہ پر عمل فرمایا کرتے۔ ظُہر کا وقت داخل ہونے سے قبل پندرہ بیس منٹ لیٹتے، پھر نماز کا وقت داخل ہوتے ہی وُضو کرکے اَوّل وقت میں نماز اَدا کرکے عازِمِ منزلِ مقصود ہوتے۔

---

(1) المعجم الاوسط للحافظ الامام ابو القاسم سلیمان الشامی الطبرانی: (مکتبہ المعارف الریاض)

(2) بخاری شریف، کتاب الاستئذان، باب: القائلۃ بعد الجمعۃ۔

Marfat.com

نمازِ ظہر

موسم سرما میں ظُہر کی نماز اوّل وقت میں ادا فرماتے- عُموماً ساڑھے بارہ یا پونے ایک بجے اور گرمیوں میں ایک بجے معمول تھا- زَوال کا وقت ختم ہوتے ہی وُضو اور طہارت سے فارغ ہو کر تحیۃُ الوضو اور سُننِ ظُہر ادا فرماتے، پھر کتابی اَوراد پڑھتے- نمازِ ظہر کے بعد اَڑھائی بجے تک دروازہ بند رکھتے، اس کے بعد اَحبابِ طریقت میں چائے تقسیم کی جاتی، جس کا دورانیہ پندرہ منٹ تقریباً ہوتا- پھر پیغام رَسانی کا سلسلہ شروع ہو جاتا، نمازِ عصر سے تقریباً گھنٹہ قبل خُطوط سماعت فرما کر اُن کے جوابات تحریر کراتے-

Marfat.com

اِمامت وخِطابت

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ اَوائل دَور میں خُود نماز کی اِمامت کراتے تھے- ایک دفعہ کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً چودہ برس آپ نے اِمامت کرائی اور عمر مُبارک کے ایک حصہ میں جمعۃ المُبارک کا خُطبہ اور اِمامت کراتے رہے، لیکن اِس کا دَورانیہ مختصر رہا- آپ کے ایک اِشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اِس کے لیے مامور تھے، معلوم نہیں کہ یہ اَمر کس طرف سے تھا- اِس کا اِظہار آپ نے یوں فرمایا: "نمازِ جمعہ پڑھانا جوانی کا کام تھا، اب بڑھاپے میں کرنا پڑ رہا ہے، لفظ گلے میں اَٹک جاتے ہیں، کیا کریں، جیسے ڈاہڈے دی مرضی-"

جیویں کر پیارا راضی ہووے مرضی من سجن دی
جے کر مرضی کرسیں اپنی، تاں ناگل بنسی

مزید فرمایا: "ہم خُطبے کے شروع میں: "لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا، اَللہ تعالیٰ کسی پر اُس کی وُسعت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا" پڑھ لیتے ہیں- اُردو یا مقامی زبان میں وَعظ نہ ہوتا، بلکہ صرف عربی خطبہ پر ہی اِکتفا

Marfat.com

فرماتے۔ جمعۃ المبارک آپ نے اَپنے دونوں مراکز "خانقاہِ سُلطانیہ وخانقاہِ فتحیہ" کی مَساجِد میں ہی پڑھائے۔ نماز میں مختصر آیات یاقِصارِ مُفصَّل سُورتوں کی تلاوت فرماتے۔ فرائض جمعہ کے بعد ہاتھ اُٹھاکر عُموماً اِن مختصر ماثور اَلفاظ میں دُعا فرماتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ أَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اوراُٹھتے ہوئے قدرے جہری آواز میں دُرود شریف: "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍوَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ" پڑھتے۔

آپ جمعۃ المبارک کا خطبہ مختصر اور جامع پڑھتے۔ حمد وصلاۃ کے بعد ایک موضوع کی چند آیات پڑھا کرتے۔ یہاں بطورِ نمونہ آپ کے دو خطبات اِفادۂ عام کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ پہلا خطبہ رِیکارڈ سے سُن کر لکھا گیا اور دُوسرا خطبہ حُضور سیّدی الجدﷺ نے اِس عاجز کو ۱۹۹٤ء رمضانُ المُبارک میں قلم بند کروایا تھا اور بعد میں سماعت فرماکر اِظہارِ مسرّت فرمایا۔

خطبۂ اُولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُهٗ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ

Marfat.com

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا، اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُّحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اَبَا بَكْرِنِ التَّقِىَّ وَعُمَرَ النَّقِىَّ وَعُثْمَانَ الزَّكِىَّ وَعَلِيَّ نِ الْوَفِىَّ اَسَدَ اللّٰهِ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَعَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةَ الْحُمَيْرَآءَ وَالْحَسَنَ الرِّضَا وَالْحُسَيْنَ الشَّهِيْدَ الْمُجْتَبٰى وَشُهَدَآءَ الْكَرْبَلَا وَالسَّعْدَ وَالسَّعِيْدَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرِيْنَ وَسَائِرَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَالْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَھْلِكِ الْکَفَرَۃَ وَالْمُشْرِکِیْنَ اَللّٰھُمَّ دَمِّرْ اَعْدَآءَ الدِّیْنِ بِحُرْمَةِ طٰهٰ یٰسِیْنَ وَلَهُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

خطبہ اُولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُهٗ خَیْرُ الْوَرٰی أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا خَطِیْبًا فَقَالَ: "اِنَّ الدُّنْیَا خُضْرَۃٌ وَّحُلْوَۃٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْهَا فَنَاظِرَۃٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ" فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖٓ أَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

Marfat.com

أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ خُصُوْصًا عَلٰی خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ أَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَأَزْوَاجِہٖ وَأَبْنَآئِہٖ وَبَنَاتِہٖ خُصُوْصًا عَلٰی سِبْطَیْہِ الشَّرِیْفَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلٰی أُمِّھِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَاءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ وَعَلٰی عَمَّیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ الْحَمْزَۃِ وَالْعَبَّاسِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ أَجْمَعِیْنَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّہٗ ھُوَ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

آپ سُنَن ونوافل پڑھنے کے بعد ختمِ خواجگان شریف پڑھاتے، ازاں بعد اِختتامی دُعا فرماتے۔ جب عُزلت نشینی اِختیار فرمائی تو پھر نمازِ جمعہ کے بعد اِجتماعی ختمِ خواجگان شریف کے دَوران باہر مَسجِد میں اَحبابِ طریقت کے درمیان کُرسی پر تشریف فرما ہو کر دُعائے خیر فرماتے اور پھر حاضرین کو سلامِ مسنون فرماتے۔

Marfat.com

اِحتیاطُ الظہر

آپ قدیم حنفی عُلماء اور اَسلاف کے طریقہ کے مطابق اِحتیاطُ الظہر اَدا فرماتے تھے- نمازِ جمعہ سے قبل چار سُنن، پھر بعد میں چار سُنَنِ ظُہر اور چار فرائضِ ظُہر اَدا فرماتے- اُس میں نیّت یوں فرماتے:" نیّت کرتا ہوں اِس آخری نمازِ ظُہر کی، جس کے وقت کو پایا، لیکن اَدا نہ کی-"

علامہ اِبن ہمام رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ: "اِذَا شَبِہَ عَلَی النَّاسِ وُجُوْدُ شَرَآئِطِ الْجُمُعَۃِ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلِّیَ اَرْبَعًا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ یَنْوِیْ بِھَآ اٰخِرَ فَرْضِ ظُھْرٍ اَدْرَکْتُ وَقْتَہٗ وَلَمْ اُءَدِّ بَعْدُ- اگر لوگوں پر جُمعہ کی شرائط کا پایا جانا مُشتبہ ہو جائے، تو اُنہیں چاہیے کہ نمازِ جمعہ کے بعد چار رَکعت پڑھیں اور اُس کی نیّت یوں کریں:" آخری فرضِ ظُہر، جس کا وقت مَیں نے پایا ہے اور اُس کو اَدا نہیں کیا، اَب اَدا کر رہا ہوں-" (1)

خواجہ مُحمد ہاشم کشمی رَحِمَہُ اللہ (المُتوفّٰی ۱۰۵٤ھ) تحریر فرماتے ہیں:" ظہـر را نیـز بعـد اَدائے جمعـہ اِحتیاطًا می گزارند-"

---

(1) ضیاء القرآن، ج: ۵، ص:۲۳۸، سورۃ الجمعۃ-

Marfat.com

حضرت شاہ عبداللہ اَبوالخیر فاروقی رَحِمَہُ اللہ (المُتوفّٰی۱۳۴۱ھ) اَپنے ایک مُخلِص کے نام تحریر فرماتے ہیں: "واضح ہو کہ شرائطِ جمعہ میں سے کوئی شرط اَگر یقیناً مفقود ہو تو جمعہ مُسقِطِ فرضِ ظُہر نہیں، فرض اَدا کرنا ضروری ہے۔ کُتُبِ معتبرۂ مذہب: ہدایہ، شرحِ وِقایہ قدوری اور کنز سے مسئلہ ظاہر ہے۔ مذہبِ حنفی اور شرائطِ مرقومہِ کُتُب کو جو لوگ معتبر جانتے ہیں، اُن کا یہی مسلک ہے اور جو لوگ اَصل مذہب اور شرائطِ مرقومہ کُتُب کو حق اور معتبر نہیں جانتے، اُن کا مسلک غیر مقلّد کی طرف مائل ہے، وہ سیدھی راہ پر نہیں۔ [1]

آپ نے اَپنے متعلّقین کو اِس بارے میں ہدایت دے رکھی تھی، جو پڑھنا چاہیں، اُنہیں روکیں نہیں اور جو نہیں پڑھتے، اُنہیں پڑھنے پر مجبور نہ کریں۔

---

[1] مقاماتِ خیر، شاہ ابوالحسن زید فاروقی ص ۲۵۲

Marfat.com

آپ کی دُعائیں

آپ دُعا مختصر اور جامع فرماتے۔ اوّل و آخر دُرود شریف پڑھتے، عموماً دُرودِ "تُنَجِّیْنَا" شروع میں پڑھتے، درمیان میں کبھی فارسی اور پنجابی اَشعار پڑھتے۔ ذیل میں چند دُعائیں ذِکر کی جاتی ہیں:

دُرودِ نجات میں یہ اَلفاظ زائد فرماتے: "وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ حَاجَاتِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔" اَللّٰهُمَّ اَحْیِنَا عَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْمُنَافِقِیْنَ وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَأَمِتْنَا عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآئِكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

حضرت شیخ فریدُ الدین عطّار رحمہُ اللہ کے مناجات والے یہ اَشعار کبھی اَپنی دُعا میں شامل فرماتے:

بادشاہا جرمِ ما را در گذار
ما گنہگاریم و تُو آمرزگار

Marfat.com

صُبح ختمات شریفہ کی دُعا کے آخر میں حسبِ ذیل دُعائیہ اَشعار کا حکم دیتے:

الٰہی بدہ شوقِ ذاتِ رَسُول
بدردِ مُحمّد مرا کن قبُول

شب و روز در عشقِ حضرت بدار
ہمہ وقت دَر وصلِ اَحمد گزار

حیاتی مماتی ہمہ وقتِ ما
عطا کُن مرا وِصالِ مُصطفٰی

چوں بُلبل گل فدایَم بُکُن
چوں پروانہ جلوہ نمایَم بُکُن

ہزاراں دُرود و ہزاراں سَلام
بروحِ مُحمّد علیہ السلام

حضرت خواجہ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ جمیع اُمّتِ مُسلمہ کی فوز و فلاح اور فتح و نُصرت کے لیے بالعُموم، سارے اَحبابِ طریقت کے لیے بالخصوص انجامِ بالخیر اور اِیمان کی سلامتی کی دُعا کا اِہتمام فرماتے اور ساتھ زائرین سے فرماتے: "مَیں آپ کے لیے دُعا کرتا ہوں، آپ میرے لیے دُعا کریں، تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔"

۷/جون ۱۹۹۶ء ختم کے موقعہ پر خواتین کو یوں دُعا کی تعلیم

Marfat.com

فرمائی: "دُعا کے دَوران اَپنی اور اپنے اَہل وعیال کی دِینی ودُنیوی حاجات کے ساتھ ساتھ اُمّتِ مُسلِمَہ کی یکجہتی اور سربلندی کے لیے دُعا کریں۔"

۱۹۹۰ء عراق کے دارُالخلافہ بغداد میں کُفّار اور اَعداءِ دِین نے اَمریکہ کی سربراہی میں مسلمانوں پر یلغار کی، تو حضرت خواجہ عالم قُدِّسَ سِرّہٗ نے نظامِ سُلطانیہ کے تحت ساری مَساجِد میں جمعۃ المُبارک کے بعد اِن اَلفاظ کے ساتھ دُعا مانگنے کا حکم دِیا: "اَے اَللہ! اُمّتِ مسلمہ پر رحم فرما، تمام مسلمانوں کو اِتّفاق واِتّحاد عطا فرما، اِنہیں قرونِ اُولیٰ کی عظمت عطا فرما۔ اِنہیں باہمی اِختلاف اور خون ریزی سے محفوظ رکھ، جو مسلمان اِسلام کے خلاف کسی سازِش میں شریک ہیں، اُنہیں سمجھ اور ہدایت نصیب فرما۔ یااَللہ تیری ذات ہمارے لیے قلعہ اور پناہ گاہ ہے، ہم پر رحم فرما" آمین۔ ایک مرتبہ دُعا میں یہ اَشعار پڑھے:

عطا کر یا الٰہی اَحمدِ مختار دا صدقہ
تے کر نظر کرم سوہنے دے یارِ غار دا صدقہ
میری آسان کر مشکل میرے دُکھ دُور کر مولیٰ
میرے مُرشِد میرے ہادی میرے غمخوار دا صدقہ

دُعا کا اِختتام دُرودِ مبارک اور سُورَۂ یُوسُف کی اِس آیتِ مبارکہ پر

Marfat.com

کرتے: فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

دُعا کے متعلق آپ نے اَپنا موقف اَپنے حُجرہ شریفہ کے باہر یوں تحریر کروا رکھا تھا:

دُعا

"جو اَحباب دُور دَراز رہتے ہیں یا کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں آسکتے، وہ بذریعہ ٹیلی فون، پیغام یا خط بندہ کو مخاطب کر سکتے ہیں۔ وہ یقین جانیں کہ بندہ دُعا میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ دُعا دُور و نزدیک برابر ہے، کیوں کہ دُعا کے راستے میں بُعدِ مکانی حائل نہیں۔ دُور دَراز کے حضرات کو یہی مشورہ دِیا جاتا ہے کہ وہ سفر کی صَعُوبت اور گراں اَخراجات کر کے آنے کی بجائے ٹیلی فون، پیغام یا خط سے کام لیں۔

دُعا کی قبولیت

آخر میں سنگیوں کو یہی مشورہ دِیا جاتا ہے کہ وہ جہاں رَہیں سلسلہ شریفہ کے اَوراد و وَظائف اور شریعتِ مطہرہ کی پوری پابندی رکھیں۔ آپ کا ہر کام اَللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے ہو۔ دُعا کی قبولیت میں رِزقِ حلال کو بڑا دخل ہے۔ بُزرگوں کے نزدیک پہلی شرط تَصْحِیْحِ نیت اور دُوسری تَصْحِیْحِ عمل، یعنی عمل اَپنے تخمین وظنّ یا اپنی ہوائے نفس کے تحت نہیں،

Marfat.com

بلکہ شریعتِ مطہرہ کے مطابق ہو- تیسری اور سب سے اَہم شرط تَصْحِیْحِ عقیدہ ہے،اِس کے لیے سَلفِ صالحین کاعقیدہ معیار ہے-

اَحباب سے دُعا کرانا

دُوسروں سے دُعا کا طالب ہونا سُنَّتِ نَبوی ہے- اَمیر المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب بارگاہِ نَبوی سے عُمرہ کی اِجازت طلب کی تو رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِجازت دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:"لَاتَنْسَنَا یَااُخَیَّ مِنْ دُعَائِکَ-"

دوسری روایت میں ہے:"اَشْرِکْنَا یَااُخَیَّ فِیْ دُعَآئِکَ-" [1]

حضرت خواجہ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ اِس مُبارک سُنَّت پر عمل بھی پیرا تھے- آپ زَائرِینِ حَرَمَینِ شرِیفَیْن سے اَپنے لیے دُعا کا فرمایا کرتے- فرماتے:"ہمیں بھی اُن مُبارک مقامات پر یاد رکھنا-"

آپ اَحباب سے اَپنے لیے اِنجامِ بخیر کی دُعا اور اَپنی اَولاد کے لیے بھی دُعا کا فرمایا کرتے اور فرماتے:"بندہ بھی آپ لوگوں کی دُعاؤں کا مُحتاج ہے، تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے-"

---

[1] اَبوداؤد، ترمذی،

Marfat.com

نمازِ عصر

عصر کی سُننِ غیر موکّدہ پر مُداومت فرماتے، سنگیان کو بھی تلقین فرماتے- آپ سُننِ حُجرہ شریفہ میں ہی ادا فرما کر جماعت کے لیے مَسجِد میں تشریف لاتے، پھر ختماتِ شریفہ میں شرکت فرماتے-یہ اجتماعی ختمات حسبِ ذیل مشائخِ عِظام کے ہوتے:

- غوثُ الثقلین حضرت شیخ عبدُ القادر گیلانی
- مُجدّدِ الفِ ثانی حضرت شیخ اَحمد فاروقی
- عروۃُ الوثقٰی حضرت خواجہ مُحمد معصوم فاروقی
- قاضی القضاۃ شیخ قاضی فتح اللہ صِدّیقی
- قبلہٗ عالم خواجہ مُحمد سُلطانِ عالم صِدّیقی رَحِمَھُمُ اللہ-

اِن ختمات شریفہ کی اَہمیّت بیان کرنے کے لیے آپ نے مسجِد میں ایک بورڈ آویزاں کروایا، جس کی تحریر یوں ہے:

"نمازِ عَصر کے بعد کے ختمات شریفہ مقبولانِ بارگاہِ الٰہی سے تعلُّق رکھتے ہیں، اُن کی اَرواحِ مُبارَکہ متوجّہ ہوتی ہیں اور فضا اُن کے اَنوار وبرَکات سے معمور ہوتی ہے- جو نمازی توجُّہ اور اِنہماک سے کام لیتے ہیں، اُن کے

Marfat.com

قُلوب اِن اَنوار سے معنوی طور پر فیض یاب ہو کر خیر کی طرف مائل رہتے ہیں- جب کہ عدمِ توجُّہ کے شکار قُلوب برکات سے محروم رہتے ہیں- اِن لمحات کی قدر پہچان کر فائدہ اُٹھانا چاہیے- اَفسوس ہے کہ خَتمات کے فوراً بعد اَکثر نمازی حضرات ٹولیوں کی شکل میں اِحاطۂ مَسجد میں محوِ گفتگو ہو کر اِن ثمرات کو ضائع کر دیتے ہیں- اِن خَتمات سے پیدا شدہ نُورانی کیف اور فضا کو کچھ وقت اَپنے قلب وذِہن میں محفوظ رَکھنا چاہیے- جِن حضرات نے جانا ہو وہ اِسی کیف میں خاموشی سے چلے جائیں اور جن اَحباب نے یہاں قیام کرنا ہو وہ اَپنے معمَولات میں خاموشی سے مصروف رہیں اور متوجِّہ الی اللہ رہیں-

دُعا کے بعد ہفتہ کے کئی دِنوں میں نماز میں شریک لوگوں میں تبرُّک تقسیم کیا جاتا [1] خَتمات شریفہ کے بعد آپ حُجرہ میں تشریف لے جاتے، دَروازہ بند فرمالیتے اور تخلیہ میں رہتے- اِس دَوران اَوراد واَذکار کے عِلاوہ اَہلِ خانہ سے بھی مغرب کی اَذان سے قبل ملاقات فرمایا کرتے-

---

[1] یہ تبرک موسم کے مطابق پھل: سیب، مالٹا، کیلا، کھجور، مٹھائی وغیرہ پر مشتمل ہوتا- بعض اوقات لوگ باہر سے چیزیں لاکر خانقاہِ فتحیہ میں تقسیم کرتے، آپ کو معلوم ہوا، تو آپ نے انہیں فرمایا کہ اگر آپ نے یہ اَشیاء تقسیم کرنی ہیں، تو خانقاہِ فتحیہ کے اِحاطہ کے باہر تقسیم کریں، ہمارے ماحول کو خراب نہ کریں-

Marfat.com

اَوراد و وظائف

حضرت سَیّدی خواجۂ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کی ساری زندگی عبادت و رِیاضت سے عبارت تھی- کتابی اَوراد کے علاوہ مِسبَحہ (تسبیح) ☆ آپ کے ہاتھ میں رہتی- آپ نے اَپنے اَوراد اِخفاء میں رکھے- یہاں آپ کے جو اَوراد و وَظائف معلوم ہو سکے، وہ قلم بند کیے جاتے ہیں:

آپ ہر روز سات مرتبہ سُورَۂ یَاسِیْنْ شریف اور گیارہ بار سُورَۂ مُزَّمّل شریف پڑھتے- ہر نماز کے بعد مخصوص سورت کی تلاوت فرماتے- فجر کے بعد سُورَۂ یَاسِیْنْ و مُزَّمّلْ ظُہر کے بعد سُورَۂ نُوح، عصر کے بعد سُورَۂ نَبَاْ مغرب کے بعد سُورَۂ وَاقِعَۃ اور عشاء کے بعد سُورَۂ الٓمٓ السَّجدَۃ و سُورَۂ مُلْك پڑھنے کا معمول تھا- ہر نماز کے بعد ایک دفعہ آیۃ الکرسی تلاوت فرماتے-

---

☆ آپ کی تسبیح سو دانوں اور دس، پچیس شماروں پر مشتمل ہوتی- تینتیس کے بعد ایک چھوٹا دانہ ہوتا، جو ذکرِ حبسِ دم کے لیے تھا- بعض سنگیوں نے فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اِکتالیس مرتبہ سُورۃُ الفاتحہ شریف پڑھنے میں تعداد کی یادداشت میں آسانی کے لیے اِکتالیس دانوں کے بعد ایک چھوٹے دانے کا اضافہ کیا- تھوڑا عرصہ یہ چلتا رہا، پھر آپ نے منع فرما دِیا اور فرمایا: تینتیس کے بعد چھوٹا دانہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ حبسِ دَم کے ذِکر میں تینتیس دفعہ "لاالہ الا اللہ" کے بعد سانس لیا کرتے تھے- یہ آپ کی یادگار ہے، اِسے باقی رکھیں-

Marfat.com

نمازِ ظہر سے قبل کتابی اَوراد شروع فرماتے- دَلَائِلُ الْخَیْرَات شریف اَوائل دَور میں پوری پڑھتے، پھر یومیہ معمول تھا- دُرودِ حاضری ودُرودِ مُستغاث شریف اور شجرہ شریفہ پڑھنے کے بعد قُرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے- قُرآنِ کریم سے آپ کو بہت شغف تھا،اِسی لیے اِس کی مِقدار بڑھاتے رہے- پہلے سوا پارہ معمول تھا، پھر پانچ (۵) پارے روزانہ تلاوت فرماتے- کچھ عرصہ منزل بہ منزل بھی معمول رہا- قرآنِ کریم کی منزلوں کی وضاحت خواجہ ہاشم کِشمی مُجدِّدی رَحِمَہُ اللّٰہ (المُتوفّٰی ۱۰۵٤ھ) اِس طرح کرتے ہیں:

"قرآنِ کریم کی سات منزلیں یا احزاب ہیں- ختمِ احزاب جو لوگوں میں معروف ہے، اس کو "فمی بشوق" کہتے ہیں- یہ "فَمُ الْقَارِیْ یَشْتَاقُ لِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَتَرْتِیْلِہٖ" کا اِختصار ہے- "ف" سے مراد سُوْرَۂ فَاتِحَہ، "م" سے مراد سُوْرَۂ مَائِدَہ "ی" سے مراد سُوْرَۂ یُوْنُس، "ب" سے مراد سُوْرَۂ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْل "ش" سے مراد سُوْرَۂ شُعَرَاء، "و" سے مراد سُوْرَۂ وَالصّٰٓفّٰت "ق" سے مراد سُوْرَۂ قٓ" ہے- حضرت مولانا شیخ یعقوب چرخی المُتوفّٰی (۸۵۱ھ) رَحِمَہُ اللّٰہ نے اِس طرح تحریر فرمایا ہے:

فاتحہ، انعام، ویونس گیر وطہ، اے ہُمام
عنکبوت آں گہ زمر پس واقعہ والسلام [1]

[1] زبدۃ المقامات، ص:۲۸۷-

Marfat.com

عرب شاعر نے ایک شعر میں اس کو نظم کیا ہے:

بَکْرٌ عُقُوْدٌ وَ یُوْنُسُ سُبْحَانَا

وَ ظُلَّۃٌ یَقْطِیْنُ قَافٌ بَانَا

" بکر " سے مراد سُوْرَۂ بَقَرَہ ہے،العقود سے مراد سُوْرَۂ مَائِدَہ اور سُوْرَۂ مَائِدَہ کا دوسرا نام العقود بھی ہے، جو اس کی پہلی آیت "یَااَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدُ" سے ماخوذ ہے-"سبحان" سے مراد سُوْرَۂ اِسْرَاء" "الظلۃ" سے مراد "سُوْرَۂ شُعَرَاء" یعنی "الشعراء"کا دوسرا نام "الظلۃ" بھی ہے اور "یقطین" سے "الصافات" ہے، "قاف" سے مراد "سُوْرَۂ قٓ" ہے-

علالت سے قبل یہ معمول تھا کہ پانچ(۵) پارے اِشراق کے بعد اور پانچ پارے ظُہر کے بعد تلاوت فرماتے- آپ کبھی بُلند آواز سے بھی کتابی اَوراد تلاوت فرماتے-عالمِ شباب میں "حِزْبُ الْبَحْر" پڑھنے کا بھی معمول رہا، پھر ترک فرمادِیا-

جب آپ کی آنکھوں میں موتیا آگیا، تو کتابی اَوراد متروک ہوگئے، قرآنِ کریم تلاوت نہ کرسکتے-اِس کا متبادل طریقہ یہ اِختیار فرمایا کہ نمازِ ظُہر کے بعد نوافل میں قرآنِ کریم سماعت فرمانا شروع کر دِیا- دَلَائِلُ الْخَیْرَات شریف بھی سنتے اور ساتھ دہراتے جاتے-پھر اِس کی جگہ دُرود تُنَجِّیْنَا کی تعداد میں اِضافہ فرما کر ہزار(۱۰۰۰) تک وِرد فرماتے- مَسجِد شریف میں جا

Marfat.com

کر باجماعت نماز اَدا کرنا اور دیگر معمولات میں فرق نہ آیا وہ اُسی طرح بر قرار رہے۔

مِسْبَحه(تسبیح) پر دُرود شریف تُنَجِّینا ۱۰۰۰ (ہزار) بار اور دُرود شریف ہزارہ ۱۱۰۰ (گیارہ صد) بار یومیہ پڑھتے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۸۰۰ بار بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ: ۱۱۰۰ مرتبہ۔

ذِکرِ اسمِ ذات "الله" پچیس ہزار ۲۵۰۰۰/یومیہ معمول تھا۔ پہلے لطائفِ سبعہ پر کرتے رہے، آخر میں آزاد معمول تھا، مگر شرائط کا اِہتمام فرماتے۔ بعض اَوقات یہ تعداد پچاس ہزار ۵۰۰۰۰ تک بھی ہو جاتی۔ ذِکرِ نفی واثبات مع حبسِ دَم اور تہلیلِ لسانی کی خاصی تعداد معمول میں شامل تھی

حسبِ ذیل ختماتِ شریفہ کا اِنفرادی طور پڑھنے کا معمول تھا:

ختم حضرت اِمامُ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، ختم خواجگان شریف۔ ختم غوثیہ۔ ختم مُجدِّدیہ، ختم معصومیہ ختم حضرت خواجہ مُحمّد خانِ عالم نقشبندی مُجدِّدی رحمۃ اللہ ہر نماز کے بعد۔

Marfat.com

تعویذ نویسی اور دَم

تعویذ لکھنے کی مشق آپ کو حضرت والدِ ماجد رَحِمَہُ اللہ نے سات برس کی عمر سے شروع کرا دی تھی- اِبتداء "یَاشَافِیْ" کے تعویذ سے کی- تعویذات عہدِ طُفولیت سے علالت تک لکھتے رہے- یہ روزانہ کے معمولات میں شامل تھا- اِشراق کے بعد آپ غالباً" ٤١ "اِکتالیس تعویذ تحریر فرماتے- اِس تعویذ کے بارے میں فرماتے: "بڑی برکت والا ہے-" نیز فرماتے: "اگر بندہ پندرہ رَوز پندریا تعویذ بلاناغہ اِستعمال کرے، تو اَللہ تعالیٰ بہت مہربانی فرماتا ہے-"

آپ کو مختلف اَمراض کے لیے اَپنے والدِ ماجد رَحِمَہُ اللہُ سے صدہا تعویذات لکھنے کی اِجازت تھی، جِس کا اِظہار آپ نے ایک دفعہ یوں فرمایا: "تمام اَمراض کے لیے ہم ایک ہی تعویذ لکھ دیتے ہیں، یہ ہماری سُستی ہے، ورنہ حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اِس سلسلہ میں بے حد مہربانی فرما رکھی ہے-"

آپ تعویذات خِدمتِ خَلق کے جذبہ کے تحت دِیا کرتے تھے، اِس پر معاوضہ ہر گز قبول نہ فرماتے یا پھر آپ کے نزدیک تعویذات دینے کا مقصد بندہ کو اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی طرف مُتوجِّہ کرنا ہوتا- اَپنے ایک مُحبّ کو یوں فرمایا:

Marfat.com

"ہم دُرویش جو تعویذات دیتے ہیں، یا وظیفہ تلقین کرتے ہیں، تو ہماری مرادرُجوع اِلی اللہ کا ایک حیلہ ہوتا ہے، وَرنہ نماز یا دَوا سب اَسباب ہیں۔"

آپ فرمایا کرتے: "سب سے بڑا تعویذ اَللہ سے رشتہ جوڑنا ہے۔"

حضرت خواجہُ عالم قُدِّسَ سِرُّہ نے اَپنے کئی مخلصین کو تعویذات تحریر کرنے کی اِجازت فرما رکھی تھی، جو یومیہ "۱۵ یا ۴۱" لکھتے تھے۔ تعویذات لکھنے کے دَوران "سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ" اور اِسی طرح کاٹنے کے دَوران بھی فَاتِحَہ شریفہ پڑھنے کا فرمایا کرتے۔

آپ تعویذات کی اِجازت مخصوص شرائط اورآداب کے ساتھ مرحمت فرماتے۔ آپ نے اَپنے ایک مُخلِص کو درجِ ذیل شرائط سے تعویذ لکھنے کی اِجازت عنایت فرمائی:

- باوضو قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ گیارہ گیارہ بار دُرود شریف اَوّل وآخر پڑھیں۔ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" عُنوان پر لکھیں۔ ۹/ خانے بنا کر ہر خانے میں "یَااللہ" لکھیں۔ یہ ایک تعویذ ہوا۔
- پہلے گیارہ دِن ہر روز گیارہ گیارہ تعویذ اِس طرز پر لکھیں۔
- پھر اِکیس دِن ہر روز اِکیس اِکیس تعویذ اِسی طرز پر لکھیں۔
- پھر اِکتالیس دِن ہر روز اِکتالیس اِکتالیس تعویذ اِسی طرز پر لکھیں
- اِسی دَوران جب آپ دیکھیں تعویذ زیادہ ہوگئے ہیں، تو آٹے کی

Marfat.com

گولیاں بنا کر اُن میں تعویذ رکھ کر گہرے پانی کے سپرد کر دیں، اِن اِکتالیس دِن کے لکھے تعویذوں کو اِسی طرح گہرے پانی کے سُپرد کرنا ہے، ہر تعویذ کے پیچھے "یَاشَافِیُ" بھی لکھیں- جب وظیفہ مکمل ہو جائے، تو اِس کے بعد آپ مُجاز ہیں کہ غرض مندوں کو تعویذ دیں-

جادو کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے، کیوں کہ کسی مُسلمان کو یہ زَیب نہیں دیتا کہ وہ دُوسرے مُسلمان کو تکلیف پہنچائے اور اِس عمل میں مُسلمان کی جان، عزت، مال اور اَولاد پر حملہ کیا جاتا ہے- اَگر جادو کے عمل میں شرکیہ اَقوال یا اَفعال شامل ہوں پھر جادو کرنا کفر ہے- اِس کی اِباحت کا اِعتقاد بھی کفر ہے- موجودہ دَور میں بہت سے لوگ اِن خرافات میں مبتلا ہیں [1]

جادو کی حقیقت سے اِنکار تو نہیں کیا جاسکتا، لیکن اَکثر لوگ توھُّمات کا شکار ہیں- بعض لوگوں نے جادو کے توڑ کے بہانے دُکانداری اختیار کر رکھی ہے اور سادہ لوح مُسلمانوں کو اَپنے اِس جال میں پھنسا لیتے ہیں، جس میں حقیقت کم اور فریب اور دھوکہ زیادہ ہوتا ہے- قرآن و سُنّت میں جادو اور نظرِ بد سے بچاؤ کے آیات اور اَدعیہ ماثورہ موجود ہیں، جو اِکسیر کا درجہ رکھتی ہیں- ہمارے شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ جادو وغیرہ کے اَثرات سے بچنے کے لیے اِنہی آیات اور اَدعیہ کے وِرد کا حکم دِیا کرتے تھے-

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تبیان القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۰۲-

Marfat.com

آپ مروجہ عصری طریقہ کے مطابق تعویذ نہیں دیتے تھے، کتاب نکالنا، فال نکالنا اور جِنّات کی تسخیر وغیرہ اُمور سے اَپنے عقیدت مندوں کو بچنے کی تلقین فرماتے۔ اِس بارے میں آپ نے اَپنا موقف یوں قلم بند کرایا:

"بندہ یہ واضح کر دینا چاہتا ہے کہ بندہ عملیات کا علم نہیں رکھتا۔ جِنّ، بھوت، سحر اور جادو وغیرہ کے بارے میں سلسلہ کے بُزرگوں نے آیات طیّبات دافع بلیّات (سی وسہ آیات) کو اِن معاملات میں شافی قرار دِیا ہے۔ اِن آیات مبارکہ کا صبح وشام وِرد بہت نافع ہے۔ یہ نسخہ یہاں سے مل سکتا ہے۔ بندۂ عاجز راحت وآسودگی کے لیے دُعا کرتا ہے یا تعویذ دیتا ہے، جو بالخُصوص "اسمِ ذات" پر مُشتمل ہیں۔ بندہ کو بُزرگوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ "بڑی برکت خُدا کے نام میں ہے، جو یقین سے اِستعمال کرے، اَللہ تعالیٰ اَپنے اِسمِ پاک کی برکت سے فائدہ دیتا ہے۔"

آپ فرمایا کرتے تھے: "مَیں نہ کتاب نکالتا ہوں، نہ قسمت معلوم کرنے کا کوئی حساب جانتا ہوں، نہ ہی کشف کا دعوی رکھتا ہوں۔ ہاں اَللہ تعالیٰ کا نام لکھ کر رکھا ہے، ضرورت مَند یہ تعویذات لے جاتے ہیں، کوئی کہتا ہے آرام آگیا ہے اور کوئی کہتا ہے آرام نہیں آیا۔" آپ کے ایک دَست گرفتہ جناب سیّد لیاقت حسین شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ساکن بنگلہ کڑتی (کوٹلی) نے

Marfat.com

اَپنی یادداشتوں میں یوں تحریر فرمایا: "عام طور پر سادات قبیلہ کے ہر فرد کو پیر صاحب کہہ کر پکارے جانے کا رِواج عام تھا- اِسی رِواج کے مطابق بندہ کو پیر صاحب کہہ کر پکارا جاتا تھا اور عقیدت مند لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں آکر کتاب دیکھنے کے لیے کہا کرتے تھے اور کتاب پر کچھ نذرانہ بھی مل جاتا تھا- عملیات کی کتاب چھپی ہوئی ہوتی ہے، سائل کتاب پر اَپنی اُنگشتِ شہادت رکھتا ہے، جس کے مطابق لکھا ہوا جواب سائل کو سُنا دیا جاتا ہے- بندہ کو تعویذ لکھنے کی اِجازت اَب سرکار کی طرف سے مل گئی اور فرمایا کہ اِتنی تعداد میں تعویذات روزانہ لکھے جائیں اور کوئی سائل کسی بھی تکلیف مثلاً نظر بد یا بچوں کے رونے کے لیے تعویذ مانگے، تو یہی تعویذات دیئے جائیں- اگر کوئی پانچ سو رُوپے نذرانہ کی پیش کش کرے، تب بھی کتاب نہ دیکھیں- اِن باتوں کو اَللہ ہی جانتا ہے اور نہ کسی دوسرے عامِل یا پیر فقیر کی تقلید میں ایسا کریں، انہیں کرنے دیں- سو رواج کے مطابق بندہ کے پاس بھی کتاب موجود تھی، جسے بوقتِ ضرورت اِستعمال کیا جاتا تھا، اِس فرمانِ پاک سے متاثر ہو کر بندہ نے مَسجد شریف جو اَبھی کچی تھی، کے صحن میں گڑھا کھود کر کتاب دَفن کر دی- نہ رَہے بانس نہ بجے بانسری کے مِصداق اِس دَھندے سے جان آزاد ہوئی-" [1]

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہ مریضوں کو خود دَم فرماتے اور اَپنے بعض

[1] آپ بیتی- سیّد لیاقت حسین شاہ- صفحہ ۲۲-

Marfat.com

مخلصین کو بھی اِس کی اِجازت فرمار کھی تھی- یہ دَم عموماً فاتحہ شریف، آیۃُالکُرسی، چہار قُل اور اوّل وآخر دُرود شریف پر مشتمل ہوتا- آپ مختلف اَمراض کے لیے دَم کا حکم دیتے- سَر دَرد کے لیے تعویذ کے علاوہ "١٩" (اُنیس) مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ" پڑھ کر دَم کرنے کا فرماتے- ایک دفعہ فرق نہ پڑے، تو دُوسری بار، پھر تیسری بار-

مریض کی شِفا کے لیے "یَاسَلَامُ" پڑھنے کا فرمایا کرتے تھے- سوا لاکھ بار ایک ہی مَجلِس میں یا ہر روز ایک ہزار بار پڑھ کر مریض کی شِفاء کے لیے دُعا کی جائے- آپ کے حکم سے خانقاہ شریف میں دَم شُدہ پانی رَکھا جاتا- دِن کو مریض لوگ یہ پانی اَپنے گھروں میں لے جاتے- یہ پانی صبح کے ختم خواجگان میں دَم کیا جاتا-

Marfat.com

تناوُلِ غذا

کھانا شروع کرنے سے قبل: "بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ" پڑھتے۔ بعض اَوقات یہ کلمات پڑھ کر کھانے پر پھونک دیتے۔ دایاں گھٹنا کھڑا اور بایاں بچھا کر کھانا تناوُل فرماتے اور اِختِتام پر سُوۡرَۃُ الۡقُرَیۡش اور اِن اَلفاظِ ماثورہ کے ساتھ ہاتھ اُٹھا کر قدرے جہراً دُعا مانگتے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

آپ اِنتہائی قلیل غذا استعمال فرماتے۔ صبح مختصر ناشتہ جو چائے (دُودھ پتی) کبھی اِس کے ساتھ رَس، باقرخانی یا کلچہ وغیرہ لے لیتے۔ کھانے میں عُموماً مخصوص سبزی مثلاً: کریلہ، توری، ٹِکو، سرسوں کا ساگ اور مکئی کی روٹی اَکثر تناوُل فرماتے۔ پراٹھے وغیرہ سے رَغبت نہ تھی۔ مغرِب کے بعد لَسّی کھانے کے ساتھ کبھی بغیر کھانے کے، صُبح لَسّی یا شکر کا شربت، گوشت کا شوربا ہفتہ میں ایک بار۔ آپ آخری بارہ (۱۲) سال مُسلسل روزے سے رہے، تو سحری میں دہی اِستعمال فرمالیتے۔ اِفطاری میں یہ معمول رہا کہ چند دَانے بادام، گری، اَخروٹ تین چار دانے، مُنَقّٰہ، پستہ چار دانے، خشخاش ایک چمچہ۔ یہ پیس کر اِستعمال فرماتے۔ آپ فریج یا برف والا پانی اِستعمال نہ

Marfat.com

فرماتے-چشمہ کا پانی عُموماً اِستعمال فرماتے-مٹی کے مٹکے یا چھوٹی گھڑی کا ٹھنڈا پانی اِستعمال فرماتے، بسا اَوقات اِسی کے ساتھ منہ لگا کر پانی نوش فرما لیتے، بعض اَوقات لوٹے کے ساتھ مُنہ لگا کر بھی پانی نوش فرما لیتے- آپ برتن بھی مٹی کے استعمال فرماتے- سالن کی پیالی یا پلیٹ اُنگلیوں سے اِس طرح صاف فرماتے، کہ وہ دُھلی ہوئی معلوم ہوتی- آپ کھانے سے قبل، درمیان یا متّصِل بعد پانی اِستعمال نہ فرمایا کرتے-

Marfat.com

لِباس

آپ کا لِباس اِنتہائی سادہ اور نفیس ہوتا۔ قیمتی لِباس بعض اَحباب پیشِ خدمت کرتے، آپ اُن کی دِل جوئی کی خاطر عُموماً پہن کر نفل وغیرہ پڑھتے، پھر اُتار کر کسی کو عِنایت فرمادیتے۔ آپ چرخے پر ہاتھ سے کاتا ہوا، کھڈی کا بُنا ہوا کھدر زیادہ اِستعمال فرماتے۔ سرِ مُبارک پر عُموماً سفید پانچ کلیوں والی یا اَوائل دَور میں مُجدِّدی (یعنی چندی والی) ٹوپی، عمامہ جو سامنے کی جانب محرابی شکل، اُوپر کھدر کی چادر اِستعمال فرماتے۔ جِسم پر کُرتا گھٹنوں تک سینے کے درمیان چاک۔ اِبتدائی دَور میں اَپنے والدِ گرامی رَحِمَہُ اللہ کی طرح فرغل اِستعمال فرمایا کرتے، بعد میں ترک فرمادِیا۔

گرمیوں میں ململ کا کُرتا اور بنگالی لُنگی یا کھدر کا تہ بند ڈَھنگ واڑ طرز کا اِستعمال فرماتے۔ سردیوں میں بنوں کے کھدر کا کُرتا، کبھی شلوار، سویٹر، واسکٹ، گرم ٹوپی، کشمیری شال، جُرابیں اور کبھی موزے بھی اِستعمال فرماتے۔ آپ لوئی سیاہ رنگ یا بادامی رنگ کی اِستعمال فرماتے۔

دَیسی جوتی، جس میں دائیں اور بائیں کا فرق نہیں ہوتا، زیادہ اِستعمال فرماتے۔ سلیپر، جس کے اَندر اُون ہو، وہ بھی اِستعمال فرمائی۔

Marfat.com

نیا لِباس زیبِ تن فرماتے تو مُبارَک باد بھی تین مرتبہ وُصول فرماتے، مُبارَک کے جواب میں الحمدللہ پھر آمین آمین کہتے- بدھ کے روز کپڑے تبدیل فرماتے اور بدھ ہی کو آپ کے کپڑے دھوئے جاتے- آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ صابن باقی خُدّامِ خانقاہ کے ہمراہ اَپنے لیے ہر مہینہ مخصوص کرا لیتے اور اُسی سے کپڑے دھوئے جاتے- کپڑے دھونے کی سب سے زیادہ سعادت آپ کے مُحبّ اُستاد ولی داد مرحوم کے حصہ میں آئی- اُن کی وفات کے بعد اُن کی اَولاد بھی یہ خدمت سرانجام دیتی رہی- اُن کی یہ خُصوصیّت تھی کہ آپ کے کپڑے ہمیشہ باوضو دھوتے اور اِس دوران دُرود شریف بھی پڑھتے رہتے-

آپ کے کُرتے کی لمبائی ۱۷ / گرہ، (ایک گز اور تقریباً دو انچ) ہوتی- آپ کے دَرزی صُوفی مُحمد فاضل مرحوم (ٹاہلیاں والا) تھے، وُہی عُموماً آپ کے کپڑے سلائی کیا کرتے تھے- یہ حضرت کرماں والے کے مرید تھے، اِن کے شیخ نے اِنہیں فرما رکھا تھا کہ دُرویشوں کے چگے سیا کرو- ہمارے شیخ حضرت خواجۂ عالم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے ساتھ خاص عقیدت و مَحبّت رکھتے تھے اور حضرت خواجۂ عالم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بھی اُن پر بہت مہربان تھے-

آپ کپڑے ہمیشہ تہ لگوا کر رکھتے- سردیوں میں چادر یا لوئی وغیرہ جو اِستعمال فرماتے، وہ دھوپ میں تہ کر دی جاتی- آپ سُفید رنگ کے عِلاوہ

Marfat.com

شُتری رنگ پسند فرماتے- کبھی ببول (کیکر) کی چھال کے رنگ سے آپ رنگا کرتے تھے- شاید یہ پسندیدگی اِس لیے بھی تھی کہ آپ کی والِدہ مُحترمہ حضرت مائی صاحبہ گلاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیہَا کے عُروسی کپڑے اِسی رنگ میں رنگے تھے-

کپڑوں کے بارے میں آپ کا موقف یہ تھا کہ کپڑے جتنے بھی قیمتی ہوں، لیکن اُن کی سلائی شریفانہ اَنداز میں ہونی چاہیے- آپ کے اِستعمال کے ملبوسات تہ کر کے اَیک کپڑے میں رکھے جاتے، جسے آپ "بستہ" فرمایا کرتے، وہ لوہے کے صُندوق میں رکھ دِیا جاتا-

Marfat.com

رَمضانُ المبارک کے معمولات

اِس مُبارَک مہینہ میں آپ کی طبیعت بہت خوش رہتی۔ سُنَّتِ نَبَوِیّہ عَلیٰ صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ کے مطابق آپ کی سخاوت اور صلہ رحمی میں اِضافہ ہو جاتا۔ مَشائخ کرام کے گھروں میں تحائف و نذرانے اِرسال فرماتے۔ حُفّاظِ کرام کی تعیُّناتی مکمل ہونے پر بہت خوشی کا اِظہار فرماتے۔ اِفطاری ہر زائر کو دینے کا حکم ہوتا۔ تین کھجوروں کی ایک پُڑیا تیار کی جاتی، جمعۃ المُبارَک کے دِن سارے نمازیوں کو ایک ایک پُڑیا دی جاتی۔ بعض دَفعہ زائرین کے سارے اَفرادِ خانہ کے لیے بھی عطا فرماتے۔

ایک سال نمازِ تراویح کے بعد آپ نے نمازیوں کو اِس طرح پیغام دِیا: "جو حضرات تراویح میں شامل ہوتے ہیں، وہ کل بروز جمعرات یکم فروری "جامعُ الفردوس" کے مہمان ہوں گے۔ دعوت ہے، نہ رسمی اِفطار پارٹی، نہ کوئی تکلُّف، محض دُرویش کی دعوتِ شیر از ہے۔ اگر کوئی کسی کے ساتھ وعدہ کی بنا پر پابند ہے، تو وہ وعدہ کا پاس کرے۔ یہ دعوت اُن مستورات کے لیے بھی، جو باآسانی اِفطاری میں شامل ہو سکتی ہیں۔"

نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم سُننے کا بہت اِہتمام فرماتے۔ پہلے ستائیسویں

Marfat.com

شب کو ختمِ قرآن کا حکم ہوتا، آخر میں اُنتیسویں شب کو ختمِ قرآن کا معمول تھا۔ شبینہ کا اِہتمام بھی مختلف مَساجِد میں کرواتے۔

۲۰۰۷ء میں ہزار سے زائد حُفّاظِ کرام نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نِظام کے تحت قرآن کریم سنایا۔ آپ بنفسِ نفیس مختلف مَساجِد میں تشریف لے جا کر چیک کرتے، جب طبیعت میں ضعف آ گیا، تو مختلف حُفّاظِ کرام کو اَپنی قیام گاہ پر بُلا کر اُن سے تراویح پڑھواتے۔ ختمِ قرآنِ کریم کی دُعا پر نمازی حضرات سے حافظ صاحب کی خدمت نقدی و پارچہ جات کی صورت میں کراتے۔ ہر سال حُفّاظِ کرام کی خدمت کے لیے کم اَز کم رقم مقرر فرماتے۔ جس حافظ صاحب کو مَسجِد کے نمازیوں کی طرف سے اِس مقرر کردہ رقم سے کم خدمت ہوتی، تو اِس کمی کو دربارِ عالیہ کی طرف سے پورا کر دِیا جاتا۔

آپ کی خانقاہ شریف میں صبح ختمِ خواجگان شریف کے بعد کلمہ شریفہ "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی تعداد دوگنا کر دی جاتی۔

سنگیانِ طریقت کو ہدایت : آپ سنگیانِ طریقت کو اَپنے اَپنے گھروں میں رمضانُ المبارک گذارنے اور قریب کی مَساجِد میں تراویح اَدا کرنے کا حکم دیتے۔ سفر سے حتّی الامکان گریز کرنے کا حکم دیتے۔ رمضان شریف کے آغاز سے قبل ہی مَسجِد "جامع الفردوس" میں ایک بورڈ آویزاں کیا جاتا۔

Marfat.com

جس میں حسبِ ذَیل ہدایات تحریر ہوتیں:

"رمضانُ المبارک کے دَوران گھر کی ضروریات کی چیزیں پہلے ہی خرید لیں اور حتّی الامکان سفر سے گُریز کریں- اگر پورا رمضان المُبارک توجُّہ کے ساتھ اَللہ تعالیٰ کی یاد میں گذارا جائے، تو سارا سال اِس کی برکت سے اچھا گذرتا ہے- اِس لیے سنگیوں کو چاہیے کہ رمضانُ المُبارک میں بلاوجہ سفر نہ اِختیار کریں- اَللہ تعالیٰ کی یاد میں یہ مہینہ گذاریں- رمضانُ المُبارک میں سحری کے وقت زیادہ اَفراد کا کھانا تیار کرنے میں دِقّت ہوتی ہے، اِس لیے رمضانُ المُبارک کے دَوران یہاں قیام سے گُریز کیا جائے-"

سنگیانِ طریقت کو کثرت سے قُرآنِ کریم کی تِلاوت کا حکم دیتے- اَحباب کو اِعتکاف بٹھانے کے لیے مَساجِد کا اِنتخاب فرماتے اور اُن کی تعیُّناتی کی فہرست تیار کی جاتی، جو باقاعدہ سُنائی جاتی- معتکفین کو پورا نظامُ الاوقات بنا کر دیتے، جس کے مطابق وہ اِعتکاف میں اِہتمام کرتے- خواص معتکفین کو معمول کے اَوراد کے عِلاوہ دَس پارے قُرآنِ مجید، دَلائلُ الخیرات مکمل، دُرودِ مُستغاث شریف تین مرتبہ اور صلوۃُ التسبیح ہر روز پڑھنے کا فرماتے اور عوام معتکفین کو اَوّل وقت: "بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ" اور ظُہر کے بعد حسبِ ذیل دُرود شریف "صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیۡبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ" لاتعداد بار پڑھنے کا حکم دیتے-

Marfat.com

عیدین

آپ نمازِ عید الفطر قدرے دیر سے اَدا فرمایا کرتے۔ اُس علاقہ کی ساری مَساجِد میں سے آپ کی مَسجِد میں سب سے زیادہ اِژدِحام ہوتا۔ دُور و نزدیک سے خَلقِ خُدا آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے کَشاں کَشاں چلی آتی۔ اَوائل دَور میں کبھی کبھی اَحباب سے مُصافحہ یا مُعانقہ فرمالیا کرتے، پھر ناسازیٔ طبع کے باعث ختمِ خواجگان شریف کے بعد دُعائے خیر اور سلامِ مسنون پر اِکتفاء فرماتے۔

نمازِ عید الاضحیٰ قربانی کے باعث جلدی اَدا فرماتے۔ اَپنی قربانی کے عِلاوہ اَپنے والِدین اور دِیگر اَجداد کی طرف سے بھی قربانی دِیا کرتے تھے۔ اِس موقعہ پر اَپنے غریب رِشتہ داروں کی طرف بھی کبھی جانور بھیجا کرتے۔ اَہلِ محلّہ اور دیگر اَحباب میں گوشت بکثرت تقسیم فرماتے۔ کبھی ایسے بھی ہوا کہ سارا گوشت تقسیم کر دِیا گیا اور خانقاہ شریفہ میں دال ہی پکّی۔ آپ نے اَحباب میں یہ تاکید فرما رکھی تھی کہ کھالیں اَپنے قرب وجوار کے مدارس اور رفاہی اِداروں میں جمع کرائیں، یہاں لانے کی زحمت نہ کریں اور گوشت بھی یہاں نہ لائیں۔ کبھی عید کے موقعہ پر جیل میں قیدیوں کے لیے بھی کھانا بھجوایا کرتے۔

Marfat.com

نفلی روزے

آپ سال میں حسبِ ذیل دِنوں میں خود روزہ رکھتے اور سنگیانِ طریقت کو تاکید فرماتے:

- شوال المکرّم چھ روزے
- یومِ عرفہ کا ایک روزہ (۹ / ذی الحجۃ الحرام)
- اَیّامِ عاشورہ (۹،۱۰ محرم الحرام)
- یومِ عید میلادِ نبوی شریف (۱۲ / ربیع الاول)
- معراجِ نبوی شریف (۲۷ رجب المرجب)
- شبِ براءت (۱۵ شعبانُ المعظم)

کئی اَحباب کو اَیّامِ بیض (ہر قمری ماہ کی ۱۳، ۱٤، ۱۵) کے روزے رکھنے کا حکم ہوتا۔ بعض کو "یکم ذی الحجۃ الحرام" سے نو (۹) تک اور "یکم محرم الحرام" سے دس (۱۰) تک کے روزوں کا حکم دیتے۔

شوالُ المکرّم کے روزوں کے بارے میں شریعتِ مطہرہ نے رُخصت دے رکھی ہے کہ متفرّق طور پر رکھے جائیں یا عید کے دوسرے دِن ہی شروع کر کے مسلسل چھ روزے رکھ لیے جائیں۔ بعض عُلماء کے

Marfat.com

نزدیک متفرّق طور پر روزے رکھنا اَفضل ہے کیوں کہ اِس میں نفس کشی کا زیادہ دخل ہے۔ لیکن حضرت خواجۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عید کے متّصل بعد دوسرے دِن ہی سے روزے رکھنا شروع فرما دیتے اور سنگیوں کو بھی یہی تلقین فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِس سلسلے میں موقف یہ تھا کہ زِندگی کا کوئی اِعتبار نہیں، نہ معلوم کس وقت بُلاوا آجائے۔ لٰہذا عبادت کی تکمیل میں دیر کرنا مناسب نہیں۔

Marfat.com

بیعت کی مشروعیت

اَللہ تعالیٰ نے اَہلِ اِیمان کو "وسیلہ" کی تاکید اِن اَلفاظ میں فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (1) "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو اور اُس کی راہ میں کوشش کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

اِس آیت مُبارکہ میں "وسیلہ" کا اِختیار کرنا ایک ضروری اَمر قرار دِیا، جب کہ "اِیمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ" کو ضروری قرار دِیا ہے۔ مُحدِّثِ شہیر حضرت شاہ عبدالعزیز دِہلوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "وسیلہ" سے مُراد "مُرشِد" ہے، جو مُرید کو تزکیہ وتصفیہ کی تعلیم سے آگاہ کرتا ہے۔

اَللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ۔ (2) ترجمہ: "جس دِن ہم ہر جماعت کو اُس کے اِمام کے ساتھ بلائیں گے۔"

مُفتی اَحمد یار خان قادری نعیمی رَحِمَہُ اللہُ اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت رَقم طراز ہیں: "معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا اِمام بنالینا چاہیے، شریعت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بیعت کرکے، تاکہ حشر نیک لوگوں کے

---

(1) المائدۃ، آیت: ۳۵ (2) الاسراء: ۷۱

Marfat.com

ساتھ ہو۔ اگر صالح اِمام (رہبر و مرشد) نہ ہو گا، تو اُس کا اِمام شیطان ہو گا۔"

بیعت اِس قدر اَہم اور ضروری ہے کہ اَللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر بیعت کا ذِکر فرمایا۔ سُوْرَۃُ الْفَتْح میں اِرشادِ ربّانی ہے: "اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔" (1) "بے شک وہ لوگ جو آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ اَللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اُن کے ہاتھوں پر اَللہ کا ہاتھ ہے۔ پس جس نے بیعت توڑی، تو اُس نے اَپنے ہی نقصان کے لیے توڑی اور جس نے وہ بیعت پوری کی، جس پر اُس نے اَللہ سے عہد کیا تھا، تو اَللہ اُسے بہت جلد اَجرِ عظیم (جنت) دے گا۔"

یہ آیتِ مُبارکہ اِس بات کا ثُبوت ہے کہ بیعت اَمرِ مشروع ہے۔ بیعتِ رِضوان کا ذِکر اِس طرح بیان فرمایا: "لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا۔" (2) "واللہ! اَللہ مومنوں سے راضی ہوا، جب وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے، لہٰذا اَللہ کو (علمِ اَزلی سے) اُن کے دِلوں کا حال معلوم تھا۔ اُس نے اُن پر دِلی سکون نازل کر دِیا اور اُنہیں قریب آنے والی (خیبر کی) فتح کا اِنعام دِیا۔" (3)

خوش نصیب ہے وہ، جس نے رہبر صادِق و کامِل سے بیعت کی سعادت

---

(1) سورۃ الفتح: ۱۰ (2) الفتح: ۱۸ (3) مولانا عبدالحکیم شرف قادری رَحِمَہُ اللہ

Marfat.com

پائی اور مقبولانِ بارگاہِ ایزدی سے شرفِ نسبت اور اُن کی معیّت و صحبت نصیب ہوئی۔ صالحین کی مجلس و معیّت بڑی اہمیّت کی حامل ہے۔

صحبتِ صالح تُرا صالح کند
صحبتِ طالح تُرا طالح کند

حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مکتوبات شریفہ میں کئی مقامات پر یہ شعر تحریر فرمایا:

آسماں سجدہ کند بہرے زمینے کہ دَر وے
یک دو کس یک دو نَفَس بہرِ خُدا نشستند

"آسمان کی رِفعتیں زمین کے اُس ٹکڑے کے لیے (تعظیمی طور پر) سر بسجود ہوتی ہیں، جس پر ایک یا دو آدمی، ایک یا دو گھڑی اَللہ کی رضا کے لیے بیٹھ جائیں۔"

اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بھی مولیٰ کریم سے صالحین کی معیّت کی دُعا مانگی۔ چنانچہ سیّدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے دُعا فرمائی: "تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔" [1] "اے اَللہ! مجھے اِسلام کی حالت میں موت دے اور صالحین کے ساتھ ملا دے۔"

شیخ عبدُالقدوس قُدِّسَ سِرُّہ فرماتے ہیں کہ اِرشادِ ربّانی ہے: "کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔" [2] "سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

یہ ایک ایسا فرمان ہے کہ بارگاہِ خُداوندی، اَللہ تعالیٰ کے دوستوں

---

[1] سُوْرَۃُ یُوْسُف: ۱۰۱ [2] سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ: ۱۱۹

Marfat.com

کی مدد اور اُس کے عارِفین کی مصاحبت کے بغیر دُشوار ہے، اگرچہ نیک اَعمال لاکھ ہی ہوں۔ (۱)

رَسُولُ اللہ ﷺ صَحابہ و صَحابیات رضی اللہ عنہم سے بیعت لیا کرتے تھے۔ یہ بیعت مختلف اُمورِ خیر کے لیے ہوتی، اَرکانِ اِسلام کی پیروی کرنے پر، کبھی جہاد میں ثابت قدمی پر، کبھی ہجرت پر، کبھی سُنّتِ نَبوی کے تمسّک پر اور بدعت سے بچنے پر، کبھی عبادات پر، کبھی مُحتاج مُہاجرین کا لوگوں سے کسی چیز کے سوال نہ کرنے پر اور انصار عورتوں سے میت پر نوحہ نہ کرنے پر بیعت ہوتی تھی۔ (۲)

خواتین سے بیعت لیتے ہوئے رَسُول اللہ ﷺ اُنہیں مَسّ نہیں کیا کرتے تھے، اُن سے صرف گفتگو کے ذریعہ بیعت لیتے اور فرماتے: "بَایَعْتُکُنَّ" سُوْرَۃُ مُمْتَحِنَۃ میں مستورات سے حسبِ ذَیل اُمور پر بیعت کا ذکر ہے: یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (۳)

- اَللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔

---

(۱) زُبدۃُ المقامات: ص: ۱۵۰ (۲) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: السنن الکبریٰ، اَبو بکر اَحمد بن حسین بیہقی رقم: ۱۸۲۷، تبیان القرآن، شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی (۳) اَلْمُمْتَحِنَۃُ: ۱۲

Marfat.com

- چوری نہیں کریں گی۔
- زنا نہیں کریں گی۔
- اَپنی اَولادوں کو قتل نہیں کریں گی۔
- اَپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے کوئی بہتان نہیں گھڑیں گی۔
- نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔

یہ بیعت فرض تھی اور موجودہ دَور میں اگر مُرشدِ کامل مُیَسَّر آجائے تو اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنا مستحسن اَمر ہے۔ جس کا مقصد شریعتِ مطہرہ کی پابندی کرنے کا عہد ہے اور مُرشِدِ کامل کی مَعِیّت وصحبت اِختیار کر کے اَپنا باطنی تزکیہ وتصفیہ اور شریعتِ مطہرہ کی شاہ راہ پر مُرید صحیح طرح نہ چل سکا تو وہ بیعت کے حقیقی فوائد وثمرات سے محروم رَہا۔

آپ کا طریقۂ بیعت

حضرت خواجۂ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول اَسلافِ کرام کے طریقہ کے مطابق تھا۔ آپ بیعت کرنے کے حریص نہ تھے۔ بیعت کے متمنی اَحباب کو جلدی سلسلہ شریفہ میں داخل نہ فرماتے، بلکہ اُن کو عاجزی کے اَنداز میں فرمایا کرتے: "زمین اہلُ اللہ سے خالی نہیں، اَپنے عِلاقہ میں کسی سے بیعت ہو جائیں، بندہ تو اَپنے انجام کی فکر میں ہے۔"

اگر وہ اِصرار کرتے، تو آتے رہنے کا حکم دیتے۔ طالِب کی اِستقامت

Marfat.com

ملاحظہ فرما کر داخلِ سلسلہ فرماتے- بیعت کی درخواست پر کبھی فرماتے:

"اَحکامِ شریعت کی پابندی اور اَسباق واَوراد پابندی سے پڑھتے رہنا ہی بیعت ہے-"

اِسی وجہ سے محبین واِرادت مندوں کی تعداد بہت تھی، جو آپ کے اَوراد واَسباق اور تفویض شدہ وظائف باقاعدگی سے پڑھتے اور وہ بیعت اگرچہ کہیں سے بھی ہوں- لیکن آپ کے دَست گرفتہ کم تھے- آپ حسبِ ذیل طریقہ سے طالبان کو داخلِ سلسلہ فرماتے:

طالب کے دونوں ہاتھ اَپنے دونوں ہاتھوں میں مصافحہ کے انداز میں لے کر حسبِ ذیل کلمات پڑھاتے- تین مرتبہ استغفار بایں اَلفاظ:

"أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ اِلَيْهِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"-

بعض کو کلمۂ توحید اور دیگر کلمات بھی پڑھاتے، کفر وشرک سے توبہ کراتے- اَزاں بعد ذِکر کا طریقہ تلقین کر کے عملی طور پر ذِکر کراتے- آنکھیں بند، زُبان تالو سے چسپاں کر کے سانس کے ساتھ لطیفۂ قلب پر "اَللہ، اَللہ" کرنے کا حکم دیتے- ہاتھ کے اِشارے سے لطیفۂ قلب کی نشان دہی فرماتے یا زُبانی فرماتے کہ اِس کا مقام بائیں پستان کے نیچے دو اُنگشت مائل

Marfat.com

یہ پہلو ہے۔ تصوّرِ شیخ کا حکم بھی دیتے اور توجُّہ سے نوازتے۔ طالب کو دَم بھی فرماتے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مُجدّدِیہ سُلطانیہ قبول کراتے۔ ذِکر کے بعد یہ شعر پڑھنے کا فرماتے اور بعض کو اَپنے قلم سے لکھ کر دیتے:

تو ہیں مقصود میرا اَتے رضا تیری اَے خُدا
عشق اَتے محبّت دِل میرے نوں مہربانی کر

چلتے پھرتے، ہر قدم اُٹھاتے اور رکھتے وقت، اُٹھتے بیٹھتے، سونے سے پہلے، جاگنے کے بعد ہر دَم مُتوجِّہ اِلی القلب رہنے کا فرماتے۔ یہاں تک کہ ذِکر عادت بن جائے۔ فرماتے: "جو شخص سوتے وقت ذِکر کرتے کرتے نیند کی آغوش میں چلا جائے اور جاگتے ہی ذِکر شروع کرلے تو اُس کی ساری رات عبادت میں لکھی جائے گی۔"

خواتین کو آپ کم بیعت فرماتے بعض مُخلِصات کے اِصرار پر اُنہیں بیعت فرماتے، تو وہ کپڑے کے ذریعے ہوتی۔ درمیان میں پردہ ہوتا، کپڑے کا ایک سِرا، آپ کے ہاتھ میں ہوتا، دوسرا مستورات کے ہاتھ میں عُمومی طور پر پردے کے لیے چارپائی اِستعمال کی جاتی، کپڑے کو چارپائی کے اُوپر سے گُذار کر اُن کے ہاتھ دِیا جاتا، خُلفائے کرام کے لیے بھی یہی ہدایت تھی۔

حضرت شیخ قُدِّسَ سِرّہ بیعت کے لیے کبھی اپنا سفیر مقرر فرمایا کرتے، جسے اَپنا کپڑا اعنایت کرتے، جس کا ایک سرا سفیر کے ہاتھ ہوتا اور

Marfat.com

دوسرا سرا طالب کے ہاتھ ہوتا اور تلقین فرمودہ کلمات پڑھائے جاتے- یہ غائبانہ بیعت ہوتی- آپ نے اَپنے ایک سفیر کی جانب یوں تحریر فرمایا:

"بیعت اَصل میں ایک عہد نامہ ہے، جو مُرشِد سے اِس بات کے متعلّق کیا جاتا ہے کہ اَحکامِ شریعت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں ہو گی- بیعت کی از خود کوئی اہمیّت نہیں، جب تک اَحکامِ شریعت کی کامِل اِتّباع نہ کی جائے اور مُرشِد کی ہدایات پر عمل نہ کیا جائے- بیعت اَصل میں شریعت کی شاہ راہ پر ڈالنے کا ذریعہ ہے، لہٰذا غائبانہ بیعت کے بعد آپ اُن کی راہ نمائی کرتے رہیں- باوضو ہو کر اُنہیں چار کلمے، ورنہ تین کلمے پڑھائیں- کفر و شرک اور گناہوں سے توبہ کرائیں اور اِس اَمر کا اِقرار کرائیں کہ سلسلہ نقشبندیہ مُجدِّدیہ، سُلطانیہ کی بیعت اَللہ کے حکم سے منظور کی- پھر گیارہ بار دُرود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک دیں اور چہرے پر پھیر دیں-"

Marfat.com

ذِکر

فضائل-اَقسام-تعداد

دارَین کی فوز وفلاح اور تزکیہ وتصفیہ قلب "ذِکرِ اِلٰہی" کی کثرت میں مضمر ہے- اِسی لیے اَللہ تعالیٰ اَپنے بندوں کو "کثرتِ ذِکر" کا حکم دیتا ہے:"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا- (1) ترجمہ: "اے اِیمان والو! اَللہ کا ذِکر کثرت کے ساتھ کرو-"

ذِکرُاللہ کی کثرت ہی اِنسان کو دُنیا، نفس اور شیطان کے فتنوں سے بچاتی ہے اور قُربِ اِلٰہی سے شاد کام کرتی ہے اور اِنسان عذابِ اِلٰہی سے رُستگاری حاصل کرلیتا ہے- حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:"اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَصِقَالَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ، قَالُوْا: وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ قَالَ: وَلَوْاَنْ یَّضْرِبَ بِسَیْفِکَ حَتّٰی یَنْقَطِعَ"- (2) "کوئی بھی عمل "ذِکرُاللہ" کے مقابلہ میں اَللہ کے عذاب سے نجات دینے والا نہیں

(1) الاحزاب:۴۱ (2) شعب الایمان للبیہقی، للامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی (۳۸۴...۴۵۸ھ) ج:۱، رقم:۵۲۲، (مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، السنۃ:۱۴۱۰ھ، ۱۹۹۰ء)

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ فرمایا: وہ بھی نہیں، اگرچہ مجاہد اِس قدر تلوار چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔"

حضرت اَبُوالدَّرْدَاء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت رَسُولِ اَعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاهَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِهَا لِدَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا رِقَابَهُمْ وَیَضْرِبُوْنَ رِقَابَکُمْ ذِکْرُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ۔" [1]

"کیا میں تمہیں بہترین اَعمال کی خبر نہ دوں، جو تمہارے مالک کے نزدیک بہتر، پاکیزہ تر، سب سے اَرفع واَعلیٰ اور تمہارے (دَرجات میں، جو تمہارے لیے) سونا، چاندی راہِ خُدا میں خرچ کرنے، دُشمن سے جنگ کرنے، اُن کی گردن مارنے اور خود جامِ شہادت نوش کرنے سے بھی اَفضل ہے؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: "اَللہ کا ذِکر۔"

اِنہی اِرشادات کی بناء پر عُلماء وصُوفیاء نے بالاتفاق "ذِکرُ اللہ" کو تمام عبادات اور جُملہ اَعمالِ شرعیہ سے اَفضل قرار دِیا ہے۔ اَللہ تعالیٰ نے اِس حقیقت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ۔" [2]

"بلاشبہ اَللہ تعالیٰ کا ذِکر ہر چیز سے بڑا ہے۔"

---

[1] مسند الامام احمد بن حنبل ابی عبد اللہ الشیبانی ۱۶۴... ۲۴۱ھ، ج:۷، رقم:۲۶۹۷۷ دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۱ء۔

[2] العنکبوت:۴۵

Marfat.com

حضرت اَبُو اللّیث سمرقندی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: "ذِکرُ اللہ میں پانچ خصوصیات ہیں:

- اِس میں اَللہ تعالیٰ کی رَضا و خوشنودی ہے۔
- اِس سے طاعت و عبادت کی حرص زیادہ ہوتی ہے۔
- جب تک بندہ ذکرُ اللہ میں مشغول رہے، شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔
- ذِکرُ اللہ سے اِنسان کے دِل میں رِقّت اور گداز پیدا ہوتا ہے۔
- ذِکر کی برکت سے آدمی گناہوں سے رُکا رہتا ہے۔ [1]

اَللہ تعالیٰ ذاکرین کا تذکرہ کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

"اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ۔" [2]

"وہ لوگ جو اَللہ کا ذِکر کرتے ہیں، کھڑے، بیٹھے اور کروٹوں کے بل"

اِنسان تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا، تو اِس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ ہر وقت اَللہ کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اور ذِکرِ دائمی، قلبی ذِکر کے بغیر محال ہے

بیادِ خُدا باش ہر دَم حُضور
حُضوریٔ خُدا از لِقا خُوش تر است

اللہ کی یاد میں ہر وقت حاضر رہ، اللہ کی بارگاہ میں حاضری ملاقات سے بہتر ہے۔

---

[1] بُستان العارفین،

[2] آل عمران: ۱۹۱

Marfat.com

ذِکر کُن ذِکر تاں تُرا جاں ست

پاکیٔ دِل زِ ذِکرِ رحمان ست

ذاکِرین کے متعلّق سُورۃُ النُّور میں اِرشاد فرمایا: "رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ۔" ❶ "ایسے لوگ ہیں، جن کو خرید وفروخت بھی اَللہ کے ذِکر سے غافل نہیں کرتی۔"

وہ دُنیاوی مشاغل میں رہ کر بھی اَللہ کے ذِکر میں مشغول ہوتے ہیں گویا وہ "دَست باکار، دِل بایار" "ہتھ کار وَل، دِل یار وَل" کا نُمونہ ہوتے ہیں۔

اَللہ کریم نے ذاکِرین کے لیے بے شمار اِنعامات تیار کر رکھے ہیں، اِرشاد فرمایا: اَلذّٰكِرِيۡنَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا ❷

"اللہ کا بکثرت ذِکر کرنے والے مرد اور عورتیں، اَللہ تعالٰی نے اُن کے لیے بخشش ومغفرت اور بہت بڑا' اجر تیار کر رکھا ہے۔"

اَقسامِ ذِکر

مَشائخ کرام کے نزدیک "ذِکر" کی بُنیادی طور پر دو اَقسام ہیں:

١ اِثباتِ مُجرّد اَللہ

٢ نفی واِثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

ہر سلسلۂ طریقت کا طریقہ جُداگانہ ہے۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

---

❶ النور:٣٧ ❷ الاحزاب:٣٥

Marfat.com

مُجدِّدیہ کے مَشائخِ کرام اِثباتِ مُجرّد میں اِس طرح ذِکر تلقین فرماتے ہیں:

"ہونٹ اور آنکھیں بند کرلے، زُبان تالو سے لگالے، تاکہ حرکت نہ کرے۔ پھر قلب کی طرف مُتوجِّہ ہوکر اِسمِ جلالت "اَللہ" کا تصور کرے۔ جو سانس باہر آئے، اُس کے ساتھ بھی اِسمِ ذات "اَللہ" کا خیال کرے اور جو سانس اَندر جائے، اُس کے ساتھ بھی یہی ذِکر کرے۔ دَورانِ ذِکر قلب کی طرف توجُّہ جمائے رکھے۔ سالِک اَپنے دِل سے جُملہ وَساوِسِ دُنیوی کو دُور کر کے سانس کے ساتھ اِسمِ ذات کی ضرب لطیفۂ قلب پر لگاتا رہے۔ اِس دَوران تصوُّرِ شیخ بھی رکھے، جو بہت سود مند ہے۔ وُقوفِ قلبی ذِکر کے موٴثر ہونے کے لیے شرط ہے اور وُقوفِ قلبی کا مفہوم یہ ہے کہ طالب اَپنی توجُّہ دِل کی طرف رکھے اور دِل کی توجُّہ اَللہ تعالیٰ کی طرف، تاکہ گوشت کا یہ لوتھڑا ذِکر کے مفہوم سے غافل نہ رَہے، بلکہ وہ بھی لطیفۂ قلب کے ساتھ "اَللہ، اَللہ" بولنے لگے۔ وُقوفِ قلبی کے بغیر ذِکر نتیجہ خیز نہیں ہوتا۔

مَشائخ کرام اِس ذِکر پر مداومت کا اِس حد تک حکم دیتے ہیں کہ ذِکر کا ملکہ پیدا ہوجائے۔ ہمارے شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ اِس ذِکر کو ہر نماز کے بعد دو نفل کی مقدار اور سفر یا جلدی کی صورت میں پیاس کی حالت میں ایک پیالہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی پینے کی مقدار میں ذِکر کرنے کا حکم دیتے اور تسبیح پر پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) ذِکر اِس طرح کہ ہر دانے پر دَرجِ بالا اَنداز میں "اَللہ" کہے

Marfat.com

اور ہر سو کے بعد یہ بازگشت بڑی عاجزی کے ساتھ بارگاہِ ایزدی میں لگائے:

توہیں مقصود میرا اَتے رضا تیری اَے خُدا

عشق اَتے محبّت دِل میرے نوں مہربانی کر

یا

مقصودِ مَن توئی و رَضائے تُو یاخُدا

عِرفانِ عِشقِ خویش عطاکُن دِل مَرا

یا

یَاۤ اِلٰهِیْ أَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاكَ مَطْلُوْبِیْ

أَعْطِنِیْ مَحَبَّةَ ذَاتِكَ وَمَعْرِفَةَ صِفَاتِكَ

قبلۂ عالم سیّدی خواجہ محمد سُلطانِ عالم صِدّیقی مُجدّدی قُدّس سِرّہٗ سالکین کو کامل اِنہماک اور فِکری یکسوئی کی خاطر اِن اَلفاظ میں نیّت کرنے کا حکم دیتے: "میں مُتوجّہ ہوں قلب کی طرف اور قلب مُتوجّہ ہے اَللہ کی طرف، اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے فیض میرے لطیفۂ قلب میں آرہاہے اور میرا لطیفۂ قلب مَحبّت کے ساتھ "اَللہ، اَللہ" کررہاہے۔"

Marfat.com

پاسِ اَنفاس

ہر وقت ولمحہ، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے ذِکر کو اَپنی عادت بنالینا وضو ہو یانہ ہو، کوئی سانس بغیر اِسمِ پاک "اَللہ" کے خالی نہ جائے -اِس کو مَشائخِ کرام "پاسِ اَنفاس" کہتے ہیں، یعنی سانس کی حِفاظت ونگرانی کے ساتھ ذِکر کرنا، جب ہر سانس کی آمدورفت کے ساتھ اِسمِ ذات "اَللہ" کی عادت پختہ ہو جائے گی، توسالِک کا دِل صاف اور مُزکّٰی ہو کر ذاکر بن جائے گا اور اُس کا شُمار ذاکرین میں ہو جائے گا- یہاں تک کہ اُس کا شُغل اور وَظیفۂ حیات ہی ذِکرِ الٰہی بن جائے گا اور اُس کے دِینی ودُنیوی کام سنور جائیں گے-

اگر تُو پاس داری پاسِ اَنفاس
بہ سُلطانی رَسانیدَت ازیں پاس

لطائفِ سبعہ

ہمارے مُرشِد ومُربّی حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہ لطیفۂ قلب کے بعد دِیگر لطائف پر ذِکر تلقین فرمایا کرتے تھے، وہ صرف خیال سے ہی ہوتا- لطائف حسبِ ذیل ہیں:

۱- قلب ۲- رُوح ۳- سِرّ ۴- خفی ۵- اَخفٰی ۶- نفس اور ۷- قالبیہ

قلب کا مقام بائیں پِستان کے نیچے دو اُنگشت کے فاصلہ پر مائل بہ پہلو ہے

Marfat.com

رُوح کا مقام دائیں پستان سے نیچے دو اُنگشت کے فاصلہ پر مائل بہ پہلو ہے۔ سِرّ کا مقام بائیں پستان کے برابر قلب اور وسطِ سینہ کی طرف ہے ۔خفی، دائیں طرف پِستان سے اوپر اور اَخفٰی کا مقام وسطِ سینہ ہے، نفس کا مقام پیشانی ہے اور قالبیہ جسے سُلطانُ الاَذکار بھی کہتے ہیں، وَسطِ سر اِس کا مقام ہے

آپ ہر طالب کی اِستعداد کے موافق لطائف پر بالترتیب ذِکر تلقین فرماتے۔اِبتداء میں سانس کے ساتھ تسبیح پر ذِکر ایک ہزار سے شروع کراتے، ہر رَوز ایک ہزار بڑھاتے ہوئے پانچ ہزار تک۔پھر کچھ عرصہ اِسی پر مواظبت کا حکم دیتے۔پھر حسبِ اِستعداد یہ مِقدار بڑھاتے جاتے، یہاں تک کہ پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) قلب پر پورا کراتے۔پھر بعض کو قلب پر ہی تلقین فرماتے اور بعض کو لطائفِ خمسہ پر پچیس ہزار(۲۵۰۰۰) خیال سے مکمل کرنے کو فرماتے اور بعض کو لطائفِ سبعہ پر ذِکر تلقین فرماتے۔اِس کی ترتیب یوں ہوتی: قلب اور نفس پر:۵۰۰۰،۵۰۰۰مرتبہ اور دِیگر لطائف پر ۳۰۰۰،۳۰۰۰مرتبہ کر کے پچیس ہزار مکمل کرنے کو فرماتے۔ذِکر کے دَوران یکسوئی کے لیے منہ پر چادر ڈالنے کو بھی فرماتے۔ ہر سو کے بعد شعر:

توہیں مقصود میرا اَتے رضا تیری اَے خُدا
عشق اَتے محبّت دِل میرے نوں مہربانی کر

پڑھنے کو فرماتے۔

Marfat.com

نفی و اِثبات

یہ ذِکر سلسلہ نقشبندیہ میں دو طرح سے مُروَّج ہے:

- حَبسِ دَم کے ساتھ۔
- تہلیلِ لسانی کے ساتھ۔

حَبسِ دَم کے ساتھ ذِکرِ نفی واِثبات کے لیے طالب دو زانو یا چار زانو بیٹھے، قلب کی طرف متوجّہ ہو کر منہ بند کر کے سانس کو اَپنی ناف کے نیچے رَوکے، کلمہ "لا" کو ناف سے اُوپر کھینچتا ہوا وسطِ پیشانی تک پہنچائے اور کلمہ "اِلٰہَ" کو دائیں جانب کندھے کے برابر اُتار کر "اِلَّا اللہُ" کو زَور سے قلبِ صنوبری پر ضرب لگائے اور اِس کا اَثر لطائفِ خَمسہ پر ہو اور حرارت سارے اَعضاء میں پہنچے "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ" سانس لیتے ہوئے زُبانِ خیال سے کہے۔طاق عدد کے ساتھ یہ ذِکر کیا جائے۔اِس رِعایت کو "وُقوفِ عَدَدِی" کہتے ہیں۔اِس ذِکر شریف میں اِخفاء کی پوری کوشش کرے، یہاں تک کہ پاس بیٹھے ہوئے شخص کو معلوم نہ ہو کہ تم کس چیز میں مشغول ہو۔اِس ذِکر شریف میں معنٰی کا خیال رکھا جائے۔"لَا" نہیں، "اِلٰہَ" کوئی معبود "اِلَّا اللہُ" مگر تو اَللہ۔

جو ہو "لا" کی جارُوب سے راہ صاف
رَسائی ہو "اِلَّا اللہُ" کے اِیوان تک

Marfat.com

ذِکر کے دوران کمالِ حُضور اور عاجزی و اِنکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں یوں اِلتجا کرتا ہے:

تو ہیں مقصود میرا اَتے رضا تیری اَے خدا
عشق اَتے محبّت دِل میرے نوں مہربانی کر

اِس ذِکر شریف کے فوائد میں سے ہے کہ اِس سے قلب میں حرارت، ذوق وشوق اور گُداز پیدا ہوتا ہے اور وَساوِس وخطرات دُور ہوتے ہیں۔

تہلیلِ لسانی

یعنی زبان سے کلمہ مبارکہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہنا، اِس میں سانس نہیں روکا جاتا، اَلبتہ معنیٰ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اِس کا چلتے پھرتے، لیٹے، بیٹھے، باوضو یا بے وضو، ہر وَقت وِرد کیا جاسکتا ہے۔ اگر وِرد وضو کے ساتھ ہو تو اَفضل ہے۔ اِس کی کم سے کم تعداد '۱۱۰۰ (گیارہ صد) ہے اور زیادہ '۵۰۰۰ (پانچ ہزار) ہے۔ حضراتِ مَشائخ فرماتے ہیں: "اگر سالِک اِس سے بھی بڑھائے، تو بڑا فائدہ اُٹھائے گا۔"

اِس کلمہ طیّبہ کے بے شُمار فضائل ہیں۔ حضرت شیخ زید فارُوقی مُجدّدی دِہلوی رَحِمَہُ اللّٰہ (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء) اپنی کتاب اَلْخَیْرُالْمَزِیْدُ میں نقل فرماتے ہیں:

Marfat.com

عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ وَ مَدَّهَا بِالتَّعْظِيْمِ غُفِرَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ ذَنْبٍ مِّنَ الْكَبَآئِرِ۔ قِيْلَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ هٰذِهِ الذُّنُوْبُ۔ قَالَ غُفِرَ لَهٗ مِنْ ذُنُوْبِ اَبَوَيْهِ وَاَهْلِهٖ وَجِيْرَانِهٖ۔ [1]

بعض صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے روایت ہے کہ: "جس نے خالص دِل سے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا اور تعظیم سے "لا" کی مدّ کھینچی، تو اُس کے چار ہزار کبیرہ گُناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں۔ عرض کی گئی: اگر اُس کے اِتنے گُناہ نہ ہوں تو؟ فرمایا: اُس کے وَالِدین، گھر والوں اور ہمسایوں کے گُناہ بخش دِیے جاتے ہیں۔"

---

[1] الخیر المزید، شاہ ابوالحسن زید فاروقی (قلمی) ص: ۲۰۳

Marfat.com

اَحبابِ طریقت کو
معمولاتِ طریقت کی تلقین

حضرت سیّدی المرشِد عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ ہر شخص کو اُس کی اِستعداد کے موافق اَوراد و وَظائف کم وبیش تلقین فرمایا کرتے۔ تلقین کے بعد وَقتاً فوقتاً دریافت فرماتے رہتے کہ اَسباق پر مواظبت کر رہے ہیں یا نہیں؟ بہت سارے سنگیوں سے یوں بھی ہوتا کہ جس دِن سُستی یاناغہ کیا ہوتا، اُسی روز دریافت فرمالیتے۔ آپ عُموماً سُلوکِ مُجدّدی طے کراتے اور بعض کو آبائی سلاسل قادریہ وغیرہ کے اَسباق وسلوک طے کراتے۔ [1]

آپ سالکین کو تلقین فرمودہ اَوراد پر مواظبت کی تاکید فرماتے، اِستقامت والے شخص کو زیادہ شفقت اور توجُّہات سے نوازتے۔

بیعت کے بعد پہلا سبق قلب پر اِسمِ مُبارَک "اَللّٰه" کی مشق کا حکم دیتے، ہر نماز کے بعد دو نفل کی مِقدار میں اور جلدی یاسفر وغیرہ کی صورت میں

[1] سُلوک طے کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اِنسان اَخلاقِ حمیدہ اور اَوصافِ شریفہ اپنے اَندر پیدا کرلے۔ اِنہیں تصوُّف کی اِصطلاح میں "مقاماتِ عشرہ" کہاجاتا ہے۔ حضرت شاہ اَبوسعید فاروقی رَحِمَہُ اللّٰہ تحریر فرماتے ہیں: "سُلوک کا مقصد دَس مشہور مقامات کو حاصل کرنا ہوتا ہے، وہ یہ ہیں: "توبہ، اِنابت، زُہد، رِیاضت، وَرَع، قناعت، توکُّل، تسلیم، صبر اور رضا۔" یہ سب اِسی کے ضمن میں طے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

ایک پیالہ پانی پینے کی مقدار میں ذِکر کا حکم دیتے۔ اِس ذِکر میں اَپنے ہادی و مُرشِد کی صورت قلب میں رکھنے کی تلقین فرماتے۔ اِتنی کثرت سے یہ ذِکر کیا جائے کہ اِنسان کی عادت بن جائے۔ اِس میں وُضو شرط نہیں ہوتی۔

فجر کے بعد سُوْرَۂ یٰسِیْن، سُوْرَۂ مُزَّمِّل اور رات سُوْرَۂ مُلْک لازمی اَوراد میں تھا۔ بعض کو سُوْرَۂ یٰسِیْن سات مرتبہ اور سُوْرَۂ یٰسِیْن کے اِختتام پر فجر کی اَذان پڑھنے کا حکم دیتے اور بعض کو مُبِیْنُوْں پر یاسین پڑھنے کا حکم ہوتا، پھر اِس کا ثواب مَشائخ نقشبندیہ مُجدِّدیہ سُلطانیہ کی اَرواح کو پہنچائے۔ مُبِیْنُوْں پر یاسین شریف پڑھنے کا طریقہ یوں فرماتے: "اَوّل و آخر یک صد و یک (۱۰۱) بار دُرود شریف، بعدہ سُوْرَۂ یٰسِیْن شریف اِس طرح شروع کریں: یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِرَآءَ تِکَ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ مُبِیْنِ اَوّل پر پہنچ کر لفظ "مُبِیْن" کا گیارہ بار تکرار کرے، بعدہٗ "یَاعَزِیْزُ" گیارہ بار ایک دَم میں پڑھے، بعدہٗ اَذان پڑھے، اِس کے بعد: یَامُحَلِّلَ الْمُشْکِلَاتِ حَلِّلْ مُشْکِلَاتِنَا کُلَّھَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تمام حاجاتِ ماپیش ما بیار۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ أَغِثْنِیْ وَأَمْدِدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ بعدہٗ شروع سے سُوْرَۂ یٰسِیْن شریف پڑھے، ہر ایک مُبِیْن پر اِسی طرح تکرار کرے اور شروع سے پڑھتا جائے، آیتِ مُبارکہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" ۵ / یا ۷/یا ۹ یا ۱۱/بار پڑھے۔ ختم کر کے آیتِ مبارکہ: "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

Marfat.com

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھے۔

ایک مُحِبّ کو اَپنے قلم سے یوں تحریر فرما کر دِیا: "صبح سُوْرَۂ یٰسِیْن شریف سات مرتبہ ہر مرتبہ سُورت کے خاتمہ پر صُبح کی اَذان کہنی ہے۔ دُرود شریف گیارہ صد مرتبہ صبح۔ سی وسہ آیات صبح وشام۔ شجرہ شریفہ ایک مرتبہ روزانہ۔ یہ وظائف سُورج طلوع ہونے سے پہلے ختم کریں، اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو سُوْرَۂ یٰسِیْن شریف ظہر کے وقت پڑھ لیں۔

کتابی وظائف میں قرآنِ کریم، دَلَائِلُ الْخَیْرَات، دُرود حاضری و مُسْتَغَاث، اَلْحِزْبُ الْاَعْظَم، اَوْرَادِ فَتْحِیَّہْ، سی وسہ آیات، مُسَبَّعَاتِ عَشَرَہ اور دُرودِ کِبْرِیْتِ اَحْمَر حسبِ اِستعداد تلقین فرمایا کرتے۔ کبھی کسی کو حِزْبُ الْبَحْر بھی پڑھنے کو دیتے، لیکن بہت کم۔

آپ ہر سنگی کو اُس کی مصروفیات اور ذوق وشوق کے مطابق اَوراد تلقین فرماتے۔ ایک مُخلص کو اَپنے قلم سے اِس طرح تحریر فرمایا:

بعدِ نمازِ تہجد ذِکر شریف ۲۵۰۰ مرتبہ۔ بعد نمازِ فجر سُوْرَۂ یٰسِیْن شریف ۷/مرتبہ۔ بعد نمازِ اِشراق دَلَائِلُ الْخَیْرَات شریف مکمل۔ دُرودِ مُسْتَغَاث شریف ۵ مرتبہ۔ اِس کے بعد قیلولہ کرنا۔ ظُہر کے بعد قرآنِ مجید تین پارے۔ اِس کے بعد دُرودِ مُسْتَغَاث شریف ۵ مرتبہ۔ بعد نمازِ عصر

Marfat.com

ختم شریف حضرت مُجدِّدِ الفِ ثانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ- بعد نمازِ مغرب سُوْرَۃُ مُزّمّل شریف گیارہ مرتبہ، اوّل و آخر دُرود شریف گیارہ مرتبہ- ختمِ پیرانِ پیر شیخ بغدادی رَحِمَہُ اللہُ-بعد نمازِ عشاء دُرودِ خِضری ۱۰۰ مرتبہ، دُرودِ مُستَغَاث شریف ایک مرتبہ-

اَلغرض آپ ہر طالب کو اُس کی اِستعداد اور مصروفیات کے مطابق کم و بیش اَوراد و وظائف تلقین فرماتے-نوافل میں تہجد ۲، ۴، یا آٹھ رکعت پڑھنے کو بتاتے، رات دیر ہو جائے تو رات کو ہی پڑھ کر سونے کا فرماتے یا مغلوبُ النَّوم بھی رات کو پڑھ لے-اَگر کسی وجہ سے صبح بیدار نہ ہو سکے، تو اِشراق کے بعد پڑھنے کا فرماتے- اِشراق ۴/رکعت، اَوّابین ۲/ یا ۶/رَکعت اور صَلاۃُ التَّسبِیْح ہر جمعۃ المبارک کو پڑھنے کا حکم دیتے- بعض سنگیانِ طریقت کو یومیہ نمازِ تسبیح پڑھنے کا حکم بھی تھا-

آپ حج و عُمرہ کے زائرین کو وہاں کا پورا نظامُ الاوقات بنا کر دیتے، تاکہ وہاں کی برکات سے بھرپور فیض یاب ہو سکیں- بذریعہ مکتوب اَپنے ایک مُحِبّ کو یوں وَظائف تلقین فرمائے: "اگر مولیٰ عزّوجلّ مہربانی فرمائے اور حاضری مکّہ مکرّمہ کی نصیب ہو تو روزانہ ہر نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف اور ایک ہزار مرتبہ کلمہ شریف "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" ہر سو کے بعد "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اور مدینہ طیّبہ پہنچ کر دُرود شریف ہر

Marfat.com

نماز کے بعد پانچ ہزار مرتبہ یومیہ پڑھنا- بعد میں گیارہ صد مرتبہ دُرود شریف روزانہ معمول رکھیں -ساتھ ہی سُورَۂ یاسِیٓن شریف اور مُزّمّل شریف دَلَائِلُ الْخَیْرَات کی ایک منزل (حزب) اور قرآنِ مجید ایک پاؤ روزانہ جاری رکھیں-"

حضرت سیّدی المرشِد قُدِّسَ سِرّہٗ اپنے مُسترشِدین کو تلقین فرمودہ اَوراد ووظائف پر دَوام و ہمیشگی اور مقررہ وقت پر ہی پڑھنے پر زور دیتے اور فرماتے: "اَوراد ووظائف وقت پر پڑھنے چاہئیں، لوگ جمع کر لیتے ہیں، یہ اَچھا نہیں، ہر روز کا وظیفہ وقت پر پڑھنا ضروری ہے اور یہ بہت مُشکِل کام ہے-اگر کسی کی ڈیوٹی ہو کہ روزانہ وقت پر اُس درخت کو اُنگلی لگا دِیا کرے، یہ کام بھی مُشکِل ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق شامِل حال رہے، تو مُشکِل نہیں- اَپنے معمولات میں کمی ہو تو خطرہ سے خالی نہیں- کوشش کر کے اِس کا تدارُک ضروری ہے، وَرنہ پہلی جگہ چلا جائے گا، جہاں سے اِبتداء ہوئی-"

آپ اِستغفار کی کثرت کا حکم دیتے، عصر سے مغرب کے دوران اِس صیغہ سے لاتعداد بار اِستغفار کرنے کا حکم فرماتے: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ بعض کو فارغ اَوقات میں تسبیح (مِسبحہ) پر اِس انداز سے اِستغفار پڑھنے کا فرماتے کہ تیز تیز ہر دانہ پر اُنگلی پھیرتے ہوئے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" پڑھتا جائے اور سو (۱۰۰) کے پورے ہونے پر رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے-

Marfat.com

سفر میں معمولات

حضرت شیخ قُدِّسَ سرُّہ نے بہت طویل سفر فرمائے- آپ کے سفر کسی خاص حِکمت کے ساتھ ہوتے، کبھی تبلیغِ دین کی خاطر، کبھی رِیاضت و مُجاہدہ کے لیے اور کبھی سنگیانِ طریقت کی دِل جوئی کے لیے- جوانی میں زیادہ تر سفر پیدل یا گھڑ سواری کرتے- گھوڑے کی سواری سے آپ کو بہت دِلچسپی تھی- آپ کے ہاں اَکثر اَعلیٰ نسل کے اَسپ موجود رہتے- ٹانگے، بس یا پالکی اور کشتی میں بھی سفر کیا- جب دُور دَراز علاقوں میں سفر شروع کیے، تو موٹر کار زیرِ اِستعمال رہی- آپ کی حیاتِ فانی کا اَکثر حصّہ سفروں میں گذرا- جب سفر سے واپس لوٹتے، تو اَحبابِ طریقت کو سفر کے حالات بیان فرمایا کرتے تھے- یہاں آپ کے سفر کی کیفیات و معمولات درج کیے جاتے ہیں:

- سفر پر رَوانگی سے قبل والدہ محترمہ حضرت مائی صاحبہ کلاں رَحِمَہَااللہ کی خِدمت میں حاضر ہوتے، قدم بوسی فرماتے اور اِذن طلب کر کے عازِمِ سفر ہوتے یا کبھی کسی خادِم کے ذریعہ اِجازت طلب فرمالیتے- بوقتِ رُخصت الوداع کرنے والے اَحباب سے کبھی مصافحہ کرتے، کبھی مسنون سلام پر اِکتفا کرتے، فرمایا کرتے: " آیۃُ الکُرسی تین بار پڑھ کر دَم کریں اور اَللہ کے سُپرد کریں-

Marfat.com

• ایک دفعہ حضرت سیّدی الشیخ نَوَّرَاللّٰہُ تُرْبَتَہٗ کے رُخصت ہونے کے مُبارک لحظات اِس عاجز کے ذہن میں محفوظ ہیں اور تسکین کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ حضرت شیخ رَحِمَہُ اللّٰہ گاڑی میں تشریف فرما تھے، حضرت سیّدی الوالد طَابَ اللّٰہُ ثَرَاہُ آپ کے پاس بڑے اَدب واِحترام سے دَست بستہ کھڑے تھے۔ آپ کے پیچھے سنگیانِ طریقت کا جمِّ غفیر تھا۔ حضرت شیخ دیر تک آپ سے محوِ گفتگو رہے، کئی ہدایات دیں اور رُخصت ہوئے۔

• سفر کے آغاز سے قبل رُفقائے سفر میں کسی کو منزلِ مقصود کا علم نہ ہوتا آپ محض ہاتھ کے اِشارہ سے نشان دہی کرتے اور منزل پر پہنچ کر ہاتھ کے اِشارے سے رُک جانے کا فرماتے۔ کبھی فرماتے "مہار ہتھ بلوچاں دے۔"

• دورانِ سفر راستہ میں جہاں مقابر' ومزارات دیکھتے، وہاں ہاتھ اُٹھا کر یا اُٹھائے بغیر فاتحہ خوانی کرتے، یہی حکم سنگیانِ طریقت کو بھی ہوتا۔

• اِثناءِ سفر کبھی تو گفتگو فرماتے اور کبھی سکوت ہوتا اور آپ ذِکر وفکر میں مشغول رہتے۔

• کھانا ہمراہ رکھتے، جہاں ضرورت محسوس ہوتی، رُفقائے سفر کے ہمراہ تناوُل فرمالیتے۔ ہوٹل کا کھانا پسند نہ فرماتے اور اَحبابِ طریقت کو بھی حتّی الامکان ہوٹل کے کھانے سے گُریز کی تاکید فرماتے۔

• دورانِ سفر آپ سُنَنِ غیر مؤکّدہ بھی ترک نہ فرماتے۔ سُنَنِ زَوائد کا

Marfat.com

بھی اِہتمام فرماتے- کبھی بوقتِ زوال رُک کر قیلولہ فرماتے، پھر ظہر کی نماز کا وقت داخل ہوتے ہی طہارت سے فارغ ہو کر نماز اَدا کر کے اَپنی منزل کی طرف کوچ فرماتے-

- اَپنے ساتھ طُلَبا، عُلماء اور فقراء کو بٹھا لیتے-
- دورانِ سفر مُستَحِقّین کی مالی مُعاونت فرماتے، مزارات کے باہر مُتَسوِّلین کو بھی عنایت کا حکم دیتے-
- اَحباب کے ہاں کہیں تشریف لے جاتے، تو عُموماً تین شرائط عائد فرماتے، اَگر یہ قبول ہوں تو قیام فرماتے:

۱ ہم گھر کی بجائے قریب مَسجِد میں قیام کریں گے- ۲ گھر میں جو ماحضر ہو گا، وہی ہم کھائیں گے، ہمارے لیے خُصوصی اِہتمام نہ کیا جائے-

۳ لوگوں کو ہمارا تعارُف نہ کرایا جائے- بالفرض ہمارے متعلق کوئی دَریافت کرے، تو کہہ دیں کہ ہمارے مہمان ہیں-

- جب معذوری کے باعث وضو نہ کر سکتے تھے، اُس وقت تیمّم والا پتھر بھی ہمراہ ہوا کرتا-
- سفر کے دوران کبھی خود اِمامت فرماتے اور کبھی کسی دُوسرے سنگی کی اِقتِداء میں اَدا فرماتے-
- آپ اَپنے جوتے خود اُٹھاتے تھے- حاجی عبد الشکور خالد صاحب (لاہور والوں) نے جوتے اُٹھانے کی کوشش کی تو فرمایا: "بابو جی! سنگی جوتے اُٹھانے کے لیے نہیں ہوتے-"

Marfat.com

مزاراتِ شریفہ پر حاضری

حضرت خواجہ عالم رَحمۃُاللہِ عَلَیہ بہت سارے مزارات پر تشریف لے جاتے رہے، وہاں دیر تک مراقب رہتے۔ آپ اَپنے متعلّقین کو مزارات پر حاضری کے آداب سکھایا کرتے کہ قدمین کی طرف سے باادب طریقہ سے جائیں، پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے صاحبِ مزار کے چہرہ کے سامنے سلام پیش کر کے بیٹھ جائیں اور اِیصالِ ثواب کریں۔ حضرت اِمامِ ربّانی شیخ مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِسَ سِرُّہ نے فاتحہ خوانی کے دو طریقے بیان فرمائے ہیں: پہلا طریقہ یہ ہے کہ فاتحہ خوانی کے بعد اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صاحبِ مزار بُزرگ کے وَسیلہ سے دُعا مانگی جائے کہ: "مولیٰ کریم! اِن کے وسیلہ سے ہماری مشکِلات آسان فرمادے۔"

دُوسرا طریقہ یہ ہے کہ "صاحبِ مزار بُزرگ کی بارگاہ میں عرض کرے کہ آپ اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول ہیں، آپ ہماری حاجات و مشکِلات اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کریں اور ہمارے حق میں دُعا فرمائیں۔"

حضرت شیخ قُدِسَ سِرُّہ بعض مخصوص اَحباب کو فرماتے کہ یہ تصوُّر کریں کہ صاحبِ مزار کے مُبارک سینے سے فیض میرے دِل میں آرہا ہے۔

Marfat.com

اِن سفروں میں عُمومی طور پر آپ کے دَیرینہ خادم اور وفاشعار مُحِبّ حافظ فضلِ کریم صاحب ہمراہ ہوتے تھے۔اَب اُن کی یادداشت کے مطابق یہ تفصیل قلم بند کی گئی ہے۔

سرہند شریف

- حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی رَحِمَہُ اللہُ
- حضرت خواجہ مُحمد صادِق فاروقی رَحِمَہُ اللہُ
- خواجہ مُحمد سعید فاروقی رَحِمَہُ اللہُ
- خواجہ مُحمد معصوم فاروقی رَحِمَہُ اللہُ
- خواجہ سیف الدّین فاروقی رَحِمَہُ اللہُ
- خواجہ مُحمد زبیر فاروقی مُجدّدی رَحِمَہُ اللہُ

دہلی

- حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رَحِمَہُ اللہُ
- حضرت شاہ غُلام علی دِہلوی رَحِمَہُ اللہُ
- حضرت شاہ اَبوسعید مُجدّدی رَحِمَہُ اللہُ
- حضرت شاہ اَبوالخیر فاروقی رَحِمَہُ اللہُ

چُورہ شریف

- خواجہ نور محمد چوراہی رَحِمَہُ اللہُ

Marfat.com

- خواجہ فقیر محمد چوراہی رَحِمَہُ اللہُ

باولی شریف

- حضرت خواجہ مُحمد خانِ عالم نقشبندی مُجدّدی رَحِمَہُ اللہُ
- خواجہ مُحمد بخش نقشبندی مُجدّدی رَحِمَہُ اللہُ

گڑھا سیّداں شریف

- پیر سیّد مُحمد نیک عالم شاہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

بفہ شریف

- حضرت حاجی مُحمد فاروقی بفوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

لاہور

حضرت علی بن عُثمان ہجویری غزنوی معروف بہ داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (اَلْمُتَوَفّٰی:٤٦٥ھ)-بارہا مرتبہ یہاں حاضری دی-ایک دفعہ مسلسل اِکتالیس (۴۱) روز قصور سے پیدل بھی حاضری دینے کے لیے آتے رہے-اُس دوران وہاں کسی سنگی سے ملاقات نہ فرماتے تھے-

یہاں حاضری کا اَکثر معمول مبارک یہ تھا کہ سرھانے کی طرف تشریف فرما ہوتے-

- خواجہ مُحمد طاہر بندگی نقشبندی مُجدّدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (اَلْمُتَوَفّٰی: ۱۰۳ھ)

خلیفہ حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہ-اَندرون قبرستان میانی شریف

- حضرت سعدی لاہوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

Marfat.com

- حضرت پیر مکّی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ
- شاہ عِنایت قادری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ
- حضرت میاں مُحمد عُمر چمکنی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے اَعزہ واَقارب کے مزارات

شرقپور شریف

- حضرت میاں شیر مُحمد نقشبندی مُجدّدی شرقپوری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

ککّے زئی

- نوگزے دو مزار مُلتان روڈ

قصور

- خواجہ غُلام مُحیُ الدّین دائمُ الحُضوری قصوری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد

حُجرہ شریف کی زیارت بھی کی جہاں حضرت دائمُ الحُضوری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کو سرورِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہِ عالیہ میں حُضوری ہوا کرتی۔

- حضرت بُلّھے شاہ صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

گُجرات

- حضرت شاہ دولہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

بڑیلہ شریف

- اَنبیائے کرام عَلَیہِمُ السَّلام کے مزارات

Marfat.com

سیالکوٹ

- مَسجد شریف شاہ کمال رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ میں کئی دفعہ حاضری ہوئی۔
- حضرت اِمام علی الحق شہید رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ

اُسی قبرستان میں ایک نوگزے مزار شریف پر حاضری دی۔

وزیر آباد

- نوگزہ مزار شریف جی ٹی روڈ (تھانے کے پاس ریلوے پل کے ساتھ) لاہور سے آتے جاتے بارہا مرتبہ حاضری ہوتی رہی۔

نارووال

- حضرت غوث ولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ۔ دَھبلی والا میں تشریف فرما تھے، تو سحری کے وقت اِس قدیم مزار کی طرف تشریف لے گئے، وہاں کچھ وقت ٹھہرے اوراَذان کے وقت وہاں سے واپس آگئے۔

راولپنڈی

- پیر سیّد مہر علی گیلانی گولڑوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ
- چوڑ نوگزہ مزار شریف

یہ قدیم قبر مُبارک آبادی سے گزر کر آگے ہے۔بارہا مرتبہ حضرت شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ وہاں تشریف لے جاتے رہے۔ رَاوَل پنڈی قیام کے دَوران

Marfat.com

صدر مَسجِد حاجی اَحمد جان سے پیدل جایا کرتے تھے۔ [1]

آپ یہاں اَحبابِ طریقت کو اَکثر حاضری کے لیے اور کبھی غِلاف دے کر بھی بھیجتے رہے۔اُس مزار شریف کے قریب ایک چھوٹی سی مَسجِد ہے وہاں بھی قیام فرماتے۔

سوات

- حضرت پیر بابا رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (یہاں کئی دفعہ حاضری دی)

مینگورہ، سَیّدو شریف

- اَخوند خواجہ عبد الغفور رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مُرشِد قاضی سُلطان محمود قادری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (اَعوان شریف) کے مزار پر کئی دفعہ حاضری ہوئی۔
- ڈیر میں اُچ صاحبزادگان حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خلیفہ۔وہاں پر حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کُرتہ مُبارَک بھی موجود ہے، جو شہادت کے وقت آپ کے زیبِ تن تھا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے، تو وہ جُبّہ بھی پہنا تھا، تو آپ کے جسم کے مطابق تھا۔ وہاں حضرت مُجدِّد عَلَیْہِ الرَّحمَۃ کی ٹوپی مُبارَکہ اور دیگر کثیر تبرّکات موجود ہیں۔

ملتان

- شاہِ نقشبند رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ
- حضرت خواجہ بہاءُالدین زکریا مُلتانی رَحِمَہُ اللہ

---

[1] اِس قیام کے دوران آپ نے سارے سفر پیدل طے فرمائے۔

Marfat.com

اُچ شریف

- ساداتِ کرام کے مزارات

شاہ کوٹ

- سیّد مُراد علی شاہ رَحِمَہُ اللہُ المعروف شاہ بادشاہ نولکھاہزاری

جہلم

- حضرت سلمان پارس رَحِمَہُ اللہُ
- حضرت پیر شہاب الدین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ
- علّامہ قاضی عبد السُّبحان کھلابٹی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جادہ جی ٹی روڈ

جلال پور شریف

- سیّد حیدر شاہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ
- کھیوڑہ کی طرف ایک مشہور بزرگ کے مزار شریف پر حاضری۔

پشاور

- حضرت خواجہ مُحمد یحیٰ نقشبندی المعروف جی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ
- حضرت میاں مُحمد عُمر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ چمکنی
- پشاور ریلوے اسٹیشن کے قریب حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اَعِزّہ واَقارب کی قبور پر وہاں پاس ایک جگہ جہاں تالاب کی سی شکل تھی، شاید وہاں کوئی قبرستان ہو گا۔ آپ اَکیلے وہاں تشریف لے گئے اور

Marfat.com

رونے لگے، روتے ہوئے آواز مُبارک بھی بلند ہو رہی تھی- پھر اُس پورے دِن آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری رہے-

- خواجہ عبدالغفور صاحب رَحمَةُ اللهِ عَلَيه
- خواجہ جنید بابا رَحمَةُ اللهِ عَلَيه
- پشاور شہر کے قریب نو گزے مزار شریف
- کوہاٹ حاجی بہادر رَحمَةُ اللهِ عَلَيه کے خلیفہ کے مزار پر براستہ
- چورہ شریف

مظفر آباد

- حضرت سائیں سہیلی سرکار رَحمَةُ اللهِ عَلَيه

پاکپتن شریف

- حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رَحمَةُ اللهِ عَلَيه
- حضرت پیر مکّی رَحمَةُ اللهِ عَلَيه

کوٹ مِٹھن

- خواجہ غُلام فرید رَحمَةُ اللهِ عَلَيه

Marfat.com

ختماتِ شریفہ

مَشائخِ کرام کے محبّین نے اَپنے شیوخِ کرام کے اِیصالِ ثواب کے لیے مخصوص آیاتِ بیّنات منتخب کر رکھی ہیں، جو مقرر تعداد میں پڑھ کر اُن کی اَرواح کو اِیصالِ ثواب کیا جاتا ہے، اُن کو ختم کا نام دِیا جاتا ہے- ہر سلسلہ کے اَپنے مختلف ختمات ہیں- سلسلہ نقشبندیہ کا سب سے اہم ختم" ختمِ خواجگان شریف" ہے-یہ ختم شریف سلسلہ شریفہ کے ساتھ مَشائخ کرام کی جانب منسوب ہے، جن کے اَسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

- حضرت بایزید بسطامی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ-
- حضرت خواجہ اَبوالحسن خرقانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ-
- حضرت خواجہ اَبو منصور ماتُریدی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ-
- حضرت خواجہ اَحمد یَسوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ-
- حضرت خواجہ اَبویوسف ہمدانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ-
- حضرت خواجہ عبدالخالق غُجدوانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ-
- حضرت خواجہ بہاءُالدین نقشبند بُخاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ-

اِس ختم شریف کی بے شُمار برکات ہیں- اِس پر مداومت سے جملہ

Marfat.com

مقاصدِ دِینی ودُنیوی حل ہوتے ہیں اور فیضانِ باطنی کے حصول کے لیے مجرّب ہے۔ ہر ختم کے الگ فیوض وبرکات ہیں۔ سیّدی المرشد قدِّسَ سِرّہٗ فرمایا کرتے: "ختمات پڑھنے سے ذِکر میں دَوام اور رُسوخ پیدا ہوتا ہے۔"

ذَیل میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مُجدِّدیہ کے حضرات کے ختمات قارئین کے اِفادۂ عام کے لیے پیش کیے جارہے ہیں:

ختم شریف پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اِبتداء میں ایک مرتبہ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ شریف، تین مرتبہ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، تین مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر صاحبِ ختم کو اِیصالِ ثواب کیا جائے، پھر وہ ختم شریف شروع کیا جائے۔ مکمل کرنے کے بعد دوبارہ حسبِ سابق اُن کے اَرواح کو اِیصالِ ثواب کرنے کے بعد اُن کے توسُّط سے اَپنی دِینی، دُنیوی حاجات اَللّٰہ کے حُضور پیش کی جائیں۔ مَشائخ کرام تاکید فرماتے ہیں "اِس دُعا میں جُملہ مسلمانانِ عالَم کے لیے اِیمان کی سلامتی، دونوں جہان میں عافیت، اَمن واَمان اور گناہوں کی مغفرت کی دُعا کی جائے۔

ختم حضرت سیّد المرسلین سرورِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

وِصال مبارک: ۱۲/ ربیع الاول شریف ۱۱/ ہجری، المدفن: المدینۃ المنورۃ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ

Marfat.com

السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ (۳۱۳مرتبہ)

ختمِ خواجگان شریف علیہم الرّضوان

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ :	۷	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار
سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ:	۷۹	بار
سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص:	۱۰۰۰	بار
سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ:	۷	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار
اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ:	۱۰۰	بار
اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ:	۱۰۰	بار
اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ:	۱۰۰	بار
اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ:	۱۰۰	بار
اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ:	۱۰۰	بار
اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض:	۱۰۰	بار

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ:	۱۰۰	بار
اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ:	۱۰۰	بار
اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ:	۱۰۰	بار

ملاحظہ: سُورتوں اور دُرود شریف کے بعد بعض مشائخ کرام نے کچھ کلمات زائد فرمائے ہیں، حضور خواجہ عالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خانقاہِ سُلطانیہ کے اجتماعی ختم میں جمعرات کے روز اِس ترتیب سے پڑھنے کو فرما رکھا تھا [1]

اِس کی ترتیب یوں ہے:

سُبْحَانَ اللہِ	۱۰۰	بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	۱۰۰	بار
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ	۱۰۰	بار
اَللہُ اَکْبَرُ	۱۰۰	بار
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا		
بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ	۱۰۰	بار
حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ		
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ	۱۰۰	بار

[1] یہ ختم شریف نقشبندیہ مُجدّدیہ سلسلہ عالیہ زُبیریہ باولی شریف کے مَشائخ کرام کی طرف سے عطیہ ہے۔

Marfat.com

شَیْئًا لِلّٰہِ چوں گدائے مُستمند

المدد خواہم زِ شاہِ نقشبند ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا أَمَانَ الْخَائِفِیْنَ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ: ١٠٠ بار

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ: ١٠٠ بار

دُعائے ختم خواجگان شریف •

اَللّٰھُمَّ أَوْصِلْ ثَوَابَ الْخَتْمِ الْمُبَارَکِ اِلٰی رُوْحِ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلٰی اَرْوَاحِ خَوَاجْگَان نقشبند رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ- وَ افْتَحْ لَنَا بِحُرْمَتِھِمْ لَدَیْکَ وَ جَاھِھِمْ

Marfat.com

عِنْدَكَ اَبْوَابَ الْفُتُوحَاتِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَارْزُقْنَا الْإِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالْاِجْتِنَابَ عَنِ الْبِدْعَةِ الْغَيْرِ الْمَرْضِيَّةِ- (1)

امام الطریقہ

شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رَحِمَہُ اللہُ

اَلْمُتَوَفّٰی: ربیع الثانی- اَلْمَدْفُوْن: بغداد شریف

دُرود شریف:	۱۰۰	بار
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ:	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

اِمامُ الطریقہ

حضرت سیّد بہاءُ الدِّین نقشبند بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

اَلْمُتَوَفّٰی: ۱۳۸۹ء/۷۹۱ھ اَلْمَدْفُوْن: قصرِ عارفاں بخارا شریف

دُرود شریف:	۱۰۰	بار
يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ أَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ:	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

(1) یہ دُعا قُطبِ دَوراں حضرت پیر نیک عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیاض میں تحریر فرمائی-

Marfat.com

مؤیدُالدّین الرضی

حضرت خواجہ باقی باللہ رَحِمَہُ اللّٰہُ

اَلْمُتَوَفّٰی:۲۵/جُمادیٰ الثّانیہ ۱۰۱۴ھ اَلْمَدْفُوْن: دہلی

دُرود شریف:	۱۰۰	مرتبہ
یَابَاقِیْ أَنْتَ الْبَاقِیْ:	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

امامِ ربّانی مُجدّدِ الفِ ثانی سیّدی احمد فاروقی رَحمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ

اَلْمُتَوَفّٰی:۲۸/صفر المظفر ۱۰۳۴ھ/۶دسمبر ۱۶۲۴ء، المدفون: سرھند شریف

دُرود شریف:	۱۰۰مرتبہ
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ	۵۰۰مرتبہ
دُرود شریف:	۱۰۰مرتبہ

Marfat.com

قیّومِ زمان

خواجہ محمد معصوم فاروقی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

اَلْمُتَوَفّٰی:۹/ربیع الاوّل:۱۰۷۹ھ، اَلْمَدْفُوْن: سرہند شریف

دُرود شریف:	۱۰۰	مرتبہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ		
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ:	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

عارف باللہ

حضرت عبد اللہ شاہ غُلام علی دِہلوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

اَلْمُتَوَفّٰی:۲۲/صفر المظفر ۱۲۴۰ھ، اَلْمَدْفُوْن: خانقاہِ شاہ ابوالخیر دِہلی

دُرود شریف:	۱۰۰	بار
یَا اللہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ		
وَصَلَّی اللہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ:	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

Marfat.com

حضرت شاہ احمد سعید فاروقی مہاجر مدنی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ

اَلمُتَوَفّٰی: ۲/ربیع الاوّل ۱۲۷۷ھ اَلمَدفُون:: بقیع شریف مدینہ منورہ

دُرود شریف:	۱۰۰ بار
سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ:	۳۰۰ بار
دُرود شریف:	۱۰۰ بار

حضرت شاہ محمّد عُمر فاروقی مُجدّدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ

اَلمُتَوَفّٰی: ۲/ محرم الحرام ۱۲۹۸ھ اَلمَدفُون: رام پور (انڈیا)

دُرود شریف:	۱۰۰ بار
لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ	
وَلَہُ الحَمدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَيئٍ قَدِیرٌ	۳۰۰ بار
دُرود شریف:	۱۰۰ بار

Marfat.com

قُطبِ دَوراں حضرت سیّد نیک عالم کاظمی اَللّٰہی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

اَلمُتَوَفّٰی: ۲۳/ ربیع الاوّل، ۱۳۱۹ھ، ۱۱/ جولائی ۱۹۰۱ء، بروز جمعرات

اَلمَدفُون:	سنگھوٹ میر پور
دُرود شریف:	۱۰۰ بار
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ:	۵۰۰ بار
دُرود شریف:	۱۰۰ بار

حضرت خواجہ حافظ مُحمّد حیات نقشبندی مُجدِّدی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

اَلمُتَوَفّٰی: ۳/ ربیع الاوّل ۱۳۳۵ھ، ۲۹/ دسمبر ۱۹۱۶ء بروز جمعۃ المبارک

اَلمَدفُون:	ڈھنگروٹ شریف
سُورۃ الفاتحہ شریف با بسم اللہ:	۷ بار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَیَاتِ الْقُلُوْبِ

وَشِفَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ: ۱۰۰ بار

حَسْبِیَ اللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ

وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ: ۵۰۰ بار

دُرود شریف مذکورہ: ۱۰۰ بار

Marfat.com

حضرت خواجہ محمّد خانِ عالم نقشبندی مُجدّدی رحمۃُ اللہِ علیہ

اَلْمُتَوَفّٰی: ۳/ ذی الحجۃ الحرام ۱۲۸۸ھ، ۱۳/ فروری ۱۸۷۳ء

المدفون: باولی شریف

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ:	ایک	بار
اٰیۃُ الْکُرْسِی:	ایک	بار
سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص:	۱۵	بار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّاۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ ۷ بار

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدّیقی شطاری رحمۃُ اللہِ علیہ

اَلْمُتَوَفّٰی: ۸/ شعبان المعظّم ۱۰۸۸ھ، اَلْمَدْفُوْن: خانقاہِ فتحیہ کوٹلی آزاد کشمیر

دُرود شریف:	۱۰۰	بار
نَصْرٌ مِّنَ اللہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ:	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

Marfat.com

قبلۂ عالم خواجہ محمّد سلطانِ عالم نقشبندی مجدِّدی

رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ

اَلْمُتَوَفّٰی: ۹/ مئی ۱۹۳۴ء، ۲۳/ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ

اَلْمَدْفُوْن: خانقاہِ سلطانیہ جہلم

دُرود شریف:	۱۰۰	بار
سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم:	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

خواجۂ عالم سیّدی قاضی محمّد صادِق نقشبندی مجدِّدی

رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ

اَلْمُتَوَفّٰی: ۳/ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ، ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات

اَلْمَدْفُوْن: خانقاہِ فتحیہ گلہار- کوٹلی

دُرود شریف:	۱۰۰	بار
فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ:	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

Marfat.com

عارف باللہ سیّدی خواجہ مُحمّد عبدُالواحِد صِدّیقی مُجدِّدی المعروف حاجی پیر صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ

اَلْمُتَوَفّٰی: ۲۲/اپریل ۲۰۱۳ء/۱۱/جُمادی الثّانیہ ۱۴۳۴ھ

اَلْمَدْفُوْن: خانقاہِ سلطانیہ۔ جہلم

دُرود شریف:	۱۰۰	بار
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ	۵۰۰	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار

اصحابِ کہف

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ	۷	بار
دُرود شریف	۱۰۰	بار
سُوْرَۃُ الْکَھْف:	۷	بار
الٰھی بحرمۃِ یَمْلِیْخَا:	۴۱	بار
مَکْسَلْمِیْنَا:	۴۱	بار
کَشْفُوطَطْ:	۴۱	بار
اِذْرَفَطْیُوْنُسْ	۴۱	بار
وَتَبْیُوْنُسْ:	۴۱	بار

Marfat.com

کَشَافَطِیُونُس	۴۱	بار
یُوَانِسْ بُوس:	۴۱	بار
وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْرُوَعَلَی اللہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَآئِرٌ:	۴۱	بار
سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ	۷	بار
دُرود شریف:	۱۰۰	بار
یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ:	۱۰۰	بار

ترکیب: یہ ختم مُبارک بدھ یا جمعہ کو سات آدمی مل کر پڑھیں اور حسبِ ذَیل اَشیاء اِس میں اِستعمال کی جائیں گی۔

چاول یا آٹا:	۴	سیر
گوشت:	۳	سیر
روغن زرد:	نیم	سیر
لہسن:	ڈیڑھ	پاؤ
مِرچ:	ایک	چھٹانک

یہ ختم کسی بھی حاجت کے لیے پڑھنا مفید ہے۔

Marfat.com

تقریبات

حضرت خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرّہٗ اُن جلسوں اور محافِل کے خلاف تھے، جن میں شریعتِ مطہرہ کی پابندی نہ کی جائے-رات گئے تک اُن میں رَہے اور صبح نمازِ فجر کی ہوش نہ رہے-ایک مُستحبّ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے فرائض کے جانے کا خدشہ ہو، تو اُن محافِل میں نہ جانا بہتر ہے-اِن خدشات کے پیشِ نظر آپنے نظامِ سُلطانیہ کی مَساجِد و مدارس کے لیے یہ تحریر قلم بند کرائی:

مَحافلِ مِیلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دربارِ عالیہ کی مَساجِد

مساجِد نماز پڑھنے، ذِکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآنِ مجید، تسبیح و تہلیل اور علومِ شرعیہ جیسے اُمور اَدا کرنے کی جگہ ہے-شارِع عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِن ہی اُمور کے ساتھ مَساجِد کو مُزیّن فرمایا اور اُمّت کو بھی یہی دَرس دِیا-اِسی نہج پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خُلفائے راشدین، صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن، اَئمہ ہُدیٰ اور وارِثانِ اَنبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر دَور میں مَساجِد کے تقدُّس و تحفُّظ کے لیے مصروفِ عمل رہے-مُرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ

Marfat.com

مَساجِد کے مقاصد اور ماحول تبدیل ہوتے جارہے ہیں-بحمد اللہ تعالیٰ دَربارِ عالیہ کے نظام سے وابستہ مَساجِد کے ماحول کو ایسے اَثرات سے محفوظ رکھنے کی پوری پوری کوشش کی جاتی ہے-اِن مَساجِد میں نمازِ پنجگانہ، ذِکر و فِکر اور جامع مَساجِد میں خطبہ مسنونہ کے علاوہ خطیب صاحب کا مختصر عقائد واَعمال کے متعلق بیان اور طلبہ کی دَرس و تدریس، ایسے مَشاغِل جاری ہیں- مُروّجہ اَندازِ نعت خوانی اور واعِظانہ مجالس ہمارے سادہ نظام کے ساتھ مُطابقت نہیں رکھتے، بلکہ کئی پہلو سے ہمارے نظام کو متاثر بھی کرتے ہیں- بہتر یہی ہے کہ ہمارے نظام کو اَسلاف کے اَندازِ فکر پر چلنے دِیا جائے-اُن کا طریق اِخلاص اور اَخلاق تھا اور ضرورت بھی اِسی کی ہے-اِسی پہلو کو مدِّنظر رکھتے ہوئے دَربارِ عالیہ کی طرف سے زیادہ زور اِسی پر دِیا جاتا ہے، تاکہ اِس کی وجہ سے اُمّت کو بھولا ہوا سبق دوبارہ تازہ ہو جائے، نہ معلوم کن زاویوں سے کچھ عرصہ سے تحریک ہو رہی ہے کہ ہماری مَساجِد میں بھی جذبہ مسابقت کے تحت مُروّجہ اَنداز کی تقاریب بڑھتی جارہی ہیں-اِس میں شک نہیں کہ مِیلادُ النبی ﷺ کی محافِل کا اِنعِقاد فرمانِ قرآن پر عمل کرنا ہے، چوں کہ اَللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اَپنے رَبّ کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو-" حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری سے بڑھ کر مؤمنین کے لیے کون سی نعمت ہو سکتی ہے-خود ربِّ کائنات نے اِس نعمتِ عُظمیٰ کا اِحسان جتاتے ہوئے فرمایا:

Marfat.com

"یقیناً اَللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر بڑا اِحسان فرمایا ہے کہ اُن میں ایک ایسے رسُول کو بھیجا، جو اُن ہی میں سے ہے-" اَللہ تعالیٰ کی اِس نعمتِ عُظمیٰ کے حُصول پر شکریہ کے کئی اَنداز ہیں- ایک اَنداز اَللہ رَبُّ العزّت کے ہاں شکرانے کے طور پر سجدہ رَیزی کی جائے، عجز وانکساری کی جائے اور اَپنی جانوں پر کی ہوئی ہلاکت کی آپ کے وسیلہ جلیلہ سے مُعافی مانگی جائے، دُرود شریف کی کثرت کی جائے، نفس نفس اَپنی نیازمندی کا ثُبوت دِیا جائے، اِس دِن رَوزے کا اِہتمام کیا جائے، دَلَائِلُ الْخَیْرَات شریف مکمل پڑھی جائے، مَساجِد میں سوالاکھ دُرود شریف پڑھا جائے، اَئمہ کرام اَپنے ماحول میں حُضور ﷺ کی سیرتِ پاک کا تذکرہ کریں اور تبرُّک تقسیم کیا جائے- ہمارے بُزرگوں نے اِسی اَنداز کو اَپنایا اور پسند کیا-

دُوسرا' طریقہ جلسے جُلوسوں کا اِنعقاد اور دِیگر اَنواع واَقسام کے اِظہارِ محبّت- اِگر کسی اَنجمن یا اِنتِظامیہ نے اَیسا پروگرام ترتیب دے رکھا ہو، تو اُس میں مشروط طریقے سے شمولیّت کی اِجازت ہوتی ہے، کوئی کام اَوامر و نہی کے خلاف نہ ہو- نماز باجماعت کا اِہتمام رہے اور رات اِتنی دیر تک نہ جاگا جائے، جِس سے نمازِ فجر کی اَدائیگی میں خلل واقع ہو جائے- شیخ عبدالحق مُحدِّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ: "اَگر شب بیداری نمازِ فجر میں مخل ہو، تو اُس کا ترک اَولیٰ ہے- سیِّدُنا عُمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

"مجھے فجر کی نماز باجماعت پڑھنا زیادہ محبوب ہے، بہ نسبت اِس کے کہ تمام شب عبادت کروں-" مشاہدہ میں آیا ہے کہ مَساجِد میں وقفہ وقفہ سے سارا سال محافِل میلادُ النبی ﷺ کی تقاریب مُنعقَد ہوتی رہتی ہیں، جس سے تعلیمی نِظام متاثر ہوتا ہے- دَربارِ عالیہ کی اَکثر مَساجِد میں دَرس و تدریس کا نظام جاری ہے اور اِس کے لیے جِس پُر سکون ماحول اور توجُّہ کی ضرورت ہوتی ہے، وہ چند دِن تقریب سے پہلے اور چند دِن بعد تک مفقود ہوتی ہے اور طلبہ کو دوبارہ اِس نہج پر لانے میں کئی دِن دَرکار ہوتے ہیں- بندہ اَپنے نظام کی حد تک یہی مشورہ دے گا کہ وہ نظام، جو اَسلاف سے چلا آرہا ہے، اِسے کسی دوسرے طریقے میں بدل کر دَرس و تدریس اور نظامِ صَلوٰۃ کو متاثر نہ کیا جائے- طلباء اور اَئمہ کرام اَپنے فرائضِ منصبی پر پوری پوری توجُّہ دینے کا موقع اور ماحول بحال رکھیں اور سرکار ﷺ کے حُضور خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ وہ ہے، جو اَللہ رَبُّ العزّت نے اِرشاد فرمایا- اَللہ تعالیٰ کو اَپنے محبوب ﷺ سے اِنتہائی مَحبّت ہے، چناں چہ اُس نے خود بھی جابجا قرآنِ مجید اور کُتبِ سابقہ میں آپ کی تعریف فرمائی- نیز اَپنی مخلوق یعنی ملائکہ اور اِنسانوں کو بھی حکم دِیا کہ تم بھی میرے محبوب کی تعریف کرو- اِس حکم کے تحت اِنسانوں کے لیے حُضور ﷺ پر دُرود پڑھنا ضروری ٹھہرا اور آپ ہی کے ذَریعے نسلِ اِنسانی کی ہدایت کا راستہ ملا، جس

Marfat.com

میں اِنسانیت کی فلاح وبقا ہے۔

حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دربارِ نبوّت میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں آپ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنا چاہتا ہوں، میں کتنا وقت آپ پر دُرود بھیجنے کے لیے خاص کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس قدر کہ تمہارا جی چاہے۔ میں نے عرض کی: چوتھائی وقت۔ پھر آپ نے فرمایا: جس قدر تمہارا جی چاہے، اگر زِیادہ وقت مقرر کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا وقت۔ فرمایا: جس قدر تمہارا جی چاہے، اگر زیادہ وقت مقرر کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دو تہائی وقت مقرر کرلوں۔ آپ نے فرمایا: جس قدر تمہارا جی چاہے، اگر زیادہ وقت مقرر کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ پھر میں نے عرض کی کہ میں تمام وقت ہی آپ پر دُرودِ پاک کے لیے مقرر کردیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو ایسا کرے گا، تو اِس کے ذَریعے تمہارے سارے کام سنور جائیں گے اور تمہارے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (1)

دُرودِ شریف کی اَہمیّت کے پیشِ نظر طالبوں کو کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ عُلمائے کرام کے خطابات کو سُننا بھی اگرچہ ایک مستحسن عمل ہے مگر اُن خطابات اور پروگراموں کو مَساجِد

(1) ترمذی شریف، ج۴، رقم: ۲۴۵۷

Marfat.com

تک محدود کرنے سے دَربارِ عالیہ کے لیے چند اِنتظامی اور تدریسی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں، اِس لیے بہتر ہے کہ اِس تحریک کا رُخ کھلی جلسہ گاہوں کی طرف پھیر دِیا جائے اور خواہش مند حضرات وہاں اِستفادہ کریں- اُمید ہے کہ اِس تحریک کے مُحرِّک اور کارکُن حضرات دَربارِ عالیہ کی مَساجِد کی بجائے آئندہ کھلی جگہ اِنتِظام فرمائیں گے، تاکہ اُن کے جذبۂ شوق کی تسکین کے ساتھ مَساجِد کے معمولات بھی متاثر نہ ہوں-

آپ سال کے دوران کئی تقریبات منعقد کراتے، جو منکرات سے خالی اور سادگی کا مُرقّع ہوتیں، اُن کا مقصد مَشائخِ کرام کی اَرواح کو اِیصالِ ثواب اور دِین کی ترویج و تبلیغ ہوتا- اِن تقریبات کا مختصر تعارُف پیش کیا جاتا ہے:

عُرسِ مُبارک

سب سے اَہم اور بڑی تقریب آپ کے والد و مُرشِد قبلۂ عالم خواجہ مُحمّد سُلطانِ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کی تاریخِ وِصال پر اِنعِقاد پذیر ہوتی ہے، اِس میں جملہ مَشائخِ سلسلہ کو اَیصالِ ثواب کیا جاتا ہے- یہ تقریب اَحبابِ طریقت میں "عُرس مُبارَک" کے نام سے معروف ہے- یہ مُبارَک محفل ۲۳ / محرمُ الحرام خانقاہِ سلطانیہ جھیچیاں شریف میں ہوا کرتی، جس میں تلاوت ونعت کے بعد مختلف عُلمائے رَبّانیّین رات کو خطابات کرتے، اُن میں سے نمایاں نام مولانا مُحمد عُمر اِچھروی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا ہے- مولانا موصوف کے

Marfat.com

اِنتقال کے بعد خطابات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

۱۸ / جون ۱۹۶۷ء کو منگلا جھیل کے باعث حضرت قبلۂ عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تابوت مُبارک جہلم "جامع مَسجِد سُلطانی" کے پہلو میں شمالی جانِب منتقل کیا گیا، تو عُرس مُبارک کی تقریب اُس وقت سے اَب تک یہاں ہی منعقد ہوتی ہے۔ حضرت خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ اِس کی بنفسِ نفیس نِگرانی فرماتے۔ اَگر خانقاہ شریف میں موجود نہ ہوتے، تو بھی کچھ روز قبل تشریف لے آتے۔ اِس دوران آپ کبھی اَچانک "لنگر خانہ" میں تشریف لے جاتے، وَہاں کھانا پکانے کی ساری تفصیلات دَریافت فرماتے۔ کبھی سنگیوں کے ہمراہ دَستر خوان پر کھانا تناوُل فرماتے، تاکہ مکمل نظم ونسق کا جائزہ لیا جاسکے۔ کبھی بوقتِ تہجد خود اَپنا کوزہ اُٹھائے لنگر خانہ میں تشریف لے جاتے اور وَہیں وُضو کرتے، کارکُنان کی حوصلہ اَفزائی فرماتے۔ خُدّام کے ذریعہ مختلف مقامات کے حالات دَریافت فرماتے رہتے۔ یہ تقریب قمری حساب سے ۲۳ / محرم الحرام کو ہوتی اور دُعا کا وقت بین الظہر والعصر ہوتا۔ یہ تاریخ مختلف موسموں میں آتی رہتی تھی۔ سنگیانِ طریقت کی سہولت کی خاطر عیسوی تاریخ ۹ / مئی مقرر فرمائی اور دُعا کا وقت صبح دس بجے مقرر فرمادِیا۔ تقریب کا دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ ہوتا ہے، حسبِ اِرشاد صاحبِ عُرس کے مختصر اَحوال اور زائرین کو ہدایات آپ کے خلیفہ مولانا محمد نذیر نقشبندی

Marfat.com

مُجدّدی رَحمۃُ اللہ دِیا کرتے- ختماتِ شریفہ مَشائخِ نقشبندیہ مُجدّدیہ سُلطانیہ حضرت خواجہٴ عالم قُدّسَ سِرُّہ خود پڑھاتے رہے- آپ کی عدم موجودگی میں آپ کے خَلفِ اَکبر سیّدی الوالِد حاجی پیر قُدّسَ سِرُّہ پڑھاتے- تلاوتِ قرآنِ مجید کی جاتی، سی حرفی شریفہ (حضرت پیر سیّد نیک عالم شاہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) کے چند اَشعار پڑھے جاتے اور آخر میں دُعائے خیر ہوتی-

۱۹۹۰ء میں آنکھوں کے آپریشن کے باعث ٹیکسلا مشن ہسپتال میں زیرِ علاج تھے، تو اِس وجہ سے آپ عُرس کی اِس تقریب میں شامل نہ ہوسکے- تو آپ نے وہاں سے "مکتوب بنامِ سنگیانِ طریقت" قلم بند کرایا، جو اِس موقع پر پڑھ کر سنایا گیا- اِس کے بعد مستقل یہ معمول رہا کہ آپ خانقاہِ فَتحیّہ (کوٹلی) سے اَپنے والد گرامی کی حیات و سیرت کے کسی ایک گوشہ پر تحریر قلم بند کروا دیتے، جو حاضرین کو پڑھ کر سنا دی جاتی- یہ مقالہ مُنیر حسین مُجدّدی صاحب تحریر کرتے، پھر حسبِ فرمان اُستاذ مُفتی مُحمد علیمُ الدّین مُجدّدی زِید مَجدُہٗ تحریر کرتے رہے ہیں-

۸/ شعبانُ المعظّم کی تقریبِ سعید

شیخ قاضی فتح اللہ صِدّیقی رَحمۃُ اللہ صِدّیقیانِ میرپور کے جَدِّ اَعلیٰ اور میرپور شہر کے مؤسّسین میں شامل ہیں- آپ میرپور کے قاضی القضاۃ تھے- آپ کا وِصال دِہلی کے سفر کے دوران دارسَنبھالکہ کے پاس ہوا-

Marfat.com

تابوت وہاں سے میر پور لا کر دفن کیا گیا- یہاں مزار مُبارک مرجعِ خواص وعوام تھا- منگلا جھیل کی وجہ سے نفعِ خلائق کے باعث "جامع الفردوس" گلہار کے پہلو میں ۱۹۸۰ء میں دفن کیا گیا، جہاں خواص وعوام فیض یاب ہورہے ہیں- ۸/ شعبان ہر سال آپ کے اِیصالِ ثواب کے لیے اِہتمام ہوتا ہے- نظامِ سُلطانیہ کے ائمہ و مُدرِّسین یا مخصوص سنگیانِ طریقت کو اِس مُبارَک محفل میں شرکت کی اِجازت ہوتی ہے- حضرت قاضی عَلَیْہِ الرَّحْمَة کے حالاتِ زِندگی بیان کیے جاتے ہیں، جو حضرت خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہ قلم بند کرواتے تھے، ختمات شریفہ پڑھے جاتے ہیں اور دُعائے خیر ہوتی ہے-

۱۰/ جنوری

حضرت خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہ کی والدہ ماجدہ عارفۂ کشمیر حضرت مائی صاحبہ رَحِمَہَا اللہُ کا وصال ۱۰/ جنوری ۱۹۸۵ء بمطابق ۱۷/ ربیع الثّانی ۱٤۰۵ھ خانقاہِ سُلطانیہ جہلم میں ہوا- اِس دِن کی مناسبت سے یہاں اِیصالِ ثواب کی تقریب کا اِہتمام کیا جاتا، جو خواتین کے لیے مخصوص ہوتا-

۱۹۹۱ء میں اِس تقریب کو حضرت خواجہء عالم رَحِمَہُ اللہُ نے ۹/ مئی کے پروگرام میں ضم کرنے کا حکم صادر فرماتے ہوئے یوں تحریر کروایا:

"آئندہ سال سے قبلہ مائی صاحبہ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہَا کا سالانہ ختم شریف مُلتوی کیا جاتا ہے، ۹/ مئی کا ختم شریف ہی جُملہ ختمات کے لیے کفایت کرے

Marfat.com

گا- اِسی ختم شریف کے موقع پر سب بُزرگوں کی اَرواح کو اِیصالِ ثواب کیا جائے گا-"

آپ کی تاریخِ وِصال میں دونوں مراکز میں مختصر دُعا کا اِہتمام ہوتا ہے-

۲۳ / محرمُ الحرام

حضرت قبلہء عالم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہجری تاریخ وِصال ہے- اِس دِن بھی آپ کے دونوں مراکز میں مختصر دُعا کا اِہتمام ہوتا ہے-

۲۸ / صفرالمظفّر

یہ سلسلہَ عالیہ نقشبندیہ مُجدِّدیہ کے سرخیل حضرت سیّدی اِمام اَحمد مُجدِّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہ السّامی کا یومِ وصال ہے- اِس دِن نظامِ سُلطانیہ کے مَدارِس اور آپ کے دونوں مراکز میں مختصر دُعا نمازِ فجر یا عصر کے بعد ہوتی ہے- اِس دُعا سے قبل عُموماً موجود سنگیانِ طریقت کو سُورَۂ یاسِیٓن شریف ۷ (سات) بار پڑھنے کا حکم ہوتا- نمازِ فجر یا نمازِ عصر کے ختمات شریفہ پڑھنے کے بعد دُعا ہوتی ہے-

۲۳ / جنوری

۲۳ / جنوری ۱۹۹۳ء عارفہَ وقت حضرت مائی صاحبہ رَحِمَھَا اللہُ، والدہ ماجدہ شیخ محمّد زاہد البِکری حَفِظَہُ اللہُ کا یومِ وصال ہے- اِس دِن کو خانقاہِ فتحیہ میں دُعائے خیر کا اِہتمام ہوتا ہے اور اِس تقریب میں صرف خواتین

Marfat.com

شرکت کر سکتی ہیں- دِن دَس بجے دُعا کا اِہتمام ہوتا ہے-

۷ / اگست

٦، ۷/اگست ۱۹۹۷ء کی درمیانی شب ۲۳/ربیع الاول رابعہُ دوراں حضرت مائی صاحبہ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْھَا والدہ ماجدہ حضرت حاجی پیر رَحمَۃُ اللهُ کا یومِ وصال ہے- اگست کی تاریخ "خانقاہِ سُلطانیہ" عصر کے بعد حضرت خواجہ عالم قُدِّسَ سِرُّہ کے حکم کے مطابق قرب وجوار کے مدارِس کے طلباء وسنگیانِ طریقت جمع ہو کر کلمہ طیّبہ اور قرآنِ کریم پڑھتے ہیں اور دُعائے خیر ہوتی ہے- خانقاہِ فتحیہ میں بھی حضرت خواجہ عالم رَحِمَہُ اللهُ عصر کے بعد دُعا کا اِہتمام کرواتے اور ہجری تاریخ ۲۳/ربیع الاوّل کو حضرت سیّدی الوالد قُدِّسَ سِرُّہ ختمِ بخاری شریف کا اِہتمام کرواتے -

حُفّاظِ کرام کی تعیُّناتی

شعبانُ المعظّم کے آخری ہفتہ میں ایک دِن مقرر کیا جاتا، جس میں حُفّاظِ کرام کی تعیُّناتی کا اِعلان کیا جاتا- اوّلاً حُفّاظِ کرام کو قرآنِ کریم سُنانے کے متعلق ہدایات دی جاتیں اور اُس کے بعد حُفّاظِ کرام کے ناموں کا اِعلان کیا جاتا کہ فُلاں حافِظ صاحب فُلاں مَسجد میں قرآنِ کریم سُنائیں گے- اِبتداء

Marfat.com

میں حضرت خواجہ عالم قُدِّسَ سِرُّہ حُفّاظِ کرام کی تعیُّناتی کی فہرست خود تحریر فرمایا کرتے تھے- جب ضُعف غالب آگیا تو آپ خود بولتے اور عُمومی طور پر پروفیسر اَکبر داد صاحب تحریر کرتے جاتے- اِعلان سے قبل کسی کو اَپنی تعیُّناتی کا علم نہ ہوتا- فہرست کی تکمیل تک رات گئے اِس کام میں مشغول رہتے اور دروازہ مُقفّل رہتا-

مولود شریف

۱۲/ ربیع الاول شریف کے مقدس ومبارک دِن حضور فخر موجودات سیدی ومولای رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کے تقدس کی خاطر سنگیان طریقت کو روزہ رکھنے کا حکم ہوتا، دلائل الخیرات کے عاملین کو پوری دلائل الخیرات شریف کے وِرد کا حکم ہوتا- خانقاہِ سُلطانیہ اور دیگر مدارس میں سوا لاکھ دُرود شریف خضری پڑھنے کا حکم ہوتا- احباب کی راہنمائی کے لیے ہر سال تختہ سیاہ پر میلاد شریف کے متعلق تحریر کرواتے- ۱۱/ ستمبر ۱۹۹۱ء کو یوں تحریر کروایا:

صاحبِ تفسیر رُوح البیان آیہ کریمہ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ" کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"مِیلاد شریف کرنا بھی حُضور علیہ السلام کی تعظیم ہے، جب کہ وہ مُنکَرات سے خالی ہو-"

Marfat.com

حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں: "اچھی آواز کے ساتھ قرآن کریم، قصائد، نعت شریف اور فضائل بیان کرنے میں کیا مضائقہ ہے؟"

شاہ ولی اللہ رَحِمَہُ اللہ مُحَدِّثِ دہلوی فرماتے ہیں: "میں مکّہ مُعظّمہ میں میلاد شریف کے روز حُضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مولِدِ مُبارک میں تھا۔ اُس وقت لوگ آپ پر دُرود شریف پڑھتے تھے۔ آپ علیہ السلام کی وِلادت کا ذِکر کرتے تھے، وہ معجزات بیان کرتے، جو آپ کی وِلادتِ مُبارکہ کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے اُس مَجلِس میں اَنوار وبرکات دیکھیں۔"

اِمام جلالُ الدّین سیوطی رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں: "ہمارے لیے حُضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ شریفہ پر شُکر کا اِظہار کرنا مستحب ہے۔"

۱۲/ربیع الاوّل کو روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرنا ہمارے بُزرگوں کا معمول ہے۔ اگر ہوسکے تو اِس روز مَسجِد میں سوالاکھ دُرود شریف پڑھنے کا اِہتمام کریں۔ دِیگر سنگی کم اَز کم گیارہ سو (۱۱۰۰) بار دُرود شریف خضری پڑھیں، دلائل شریف پڑھنے والے سنگی اِس دِن ساری دلائل شریف پڑھیں اور دِن کو روزہ رکھیں۔

۱۹۹۲ء میں یوں تحریر کروایا: "میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دِن روزہ رکھنا چاہیے، جو سنگی دَلَائِلُ الْخَیْرات شریف پڑھتے ہیں وہ اِس دِن پوری دلائل

Marfat.com

شریف پڑھیں۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کریں، کلمہ طیّبہ کا وِرد کریں اور کثرت سے دُرود شریف پڑھیں، حُضور قبلہ عالم رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یہی معمول تھا۔

یومِ عاشوراء

۱۰/ محرم الحرام کو شہدائے کربلا کے لیے سوا لاکھ کلمہ طیّبہ پڑھ کر اُن کی اَرواحِ مقدّسہ کو اِیصالِ ثواب کیا جاتا ہے اور روزہ کا اِہتمام بھی ہوتا ہے۔

Marfat.com

متفرّق یادداشت

سیّدی المرشد حضرت خواجۂ عالم قُدِّس سِرّہٗ کے معمولات اِنتہائی مُنضبط تھے، جو معمول شروع فرماتے اُس پر ہمیشگی کرتے۔ اِسی طرح آپ کے حُجرہ مُبارکہ میں ہر چیز ترتیب کے ساتھ پڑی ہوتی، حتّٰی کہ آپ تعویذات والے کاغذات جب کسی مُحبّ کو رکھنے کے لیے دیتے تو فرماتے: "اِس اَنداز سے رکھنے ہیں۔" کسی سے کِتاب کا مطالعہ فرما کر الماری میں رکھنے کے لیے دیتے تو بتاتے کہ اَیسے رکھنی ہے۔ فرماتے: "کِتاب صحیح طرز پر نہ رکھی گئی ہو تو میرے سر کو درد ہو جاتا ہے۔" آپ اَپنے اَحباب کو چھوٹے چھوٹے آداب اور سلیقہ سے آشنا کرتے، وہ دِینی ہوں یا دُنیوی۔ آپ کسی چیز کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔ کپڑوں سے بچی ہوئی کترین بھی محفوظ رکھواتے، جب زیادہ ہو جاتیں تو اُن سے رسی بنواتے۔

آپ موجودہ دور کی خرافات، بدعات اور رسمی چیزوں سے گُریزاں رہتے اور اپنے احباب کو اُن سے بچنے کی تلقین فرماتے۔

۹/ مئی ۱۹۹۲ء کو عرس مبارک کے موقع پر سنگیان طریقت کے نام یہ پیغام فرمایا کہ:

Marfat.com

چند سالوں سے معمول بنتا جارہا ہے کہ چند سنگی عید کے موقع پر اس بندہ عاجز کو عید کارڈ بھیجتے ہیں- بندہ کو اُن کی عقیدت کا احترام ہے مگر بندہ اُن کو یہی مشورہ ہے کہ عید کارڈ بھیجنے کا سلسلہ بند کر دیا جائے عید کارڈ کی بجائے دو نفل پڑھ کر بندہ کی دُنیوی اور اُخروی فوز و فلاح کے دُعا کی کریں- یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید کارڈ سے زیادہ پسندیدہ ہے اور شریعت کے قریب ہے-

۸/اگست ۲۰۰۶ء کا واقعہ ہے، جب آپ صاحبِ فراش تھے، وِیل چیئر پر جمعۃ المبارک کی دُعا کے لیے باہر تشریف لائے- آپ کے ہمراہ پروفیسر اَکبر داد صاحب تھے- آپ نے فرمایا:"بعض اَوقات بجلی کی چمک محسوس ہوتی ہے، شاید فوٹو لی جاتی ہے- آپ اِعلان کریں: ایک بُزرگ فرماتے تھے کہ پیر اور مُرید کے باہمی تعلُّق کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مُرید پیر کی گُفتگو اور شکل دِل پر نقش کرتا ہے- یہ ظاہری اِہتمام غیر ضروری ہے-"

آپ کی مُبارک زِندگی اِنتہائی مصروف تھی، اللہ ﷻ نے آپ کے اَوقات میں بہت برکت عطا فرمارکھی تھی کثیر اَوراد و وظائف پڑھنے کے باوجود خَلقِ خُدا کی دِل جوئی کرتے، اُن کے مَصائب و مَسائل سُنتے اور اُن کی راہنُمائی کرتے- آپ کی فِکر عبادت تھی کیوں کہ آپ کی فِکر و سوچ خَلقِ خُدا کی اِصلاح و فلاح کے لیے وقف تھی- کبھی تعمیرِ مَسجِد کا خیال، کبھی مَدارِس کی

Marfat.com

سوچ، کبھی سِتم رسیدہ مخلوق کا غم- اِن سب باتوں کے باوجود آپ کا ہر سانس یادِ باری تعالیٰ میں جاری رہتا-

آپ لاعلاج مریضوں کا علاج فرماتے- دیسی اَدویہ کا خود اِنتخاب فرماتے یا پھر تعویذ اور دَم شدہ پانی کے اِستعمال کا حکم دیتے- بہت سارے مریضوں کو اپنے لختِ جگر حضرت حاجی پیر صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف رُجوع کا حکم دیتے اور فرماتے: "یہ خود حکیم ہیں اور حکماء کے ساتھ اِن کا رابِطہ رہتا ہے، وہ آپ کو بہتر مشورہ دیں گے-"

مصائب و مُشکِلات میں گھرے لوگ آپ کی چوکھٹ پر حاضر ہوتے، آپ اُنہیں رُجوع الی اللہ کا حکم دیتے- آپ کی توجُّہاتِ شریفہ سے اَللہ تعالیٰ اُن کی مُشکِلات حل فرما دیتا اور پریشانیاں دُور فرما دیتا- پریشان حال خلقِ خُدا کی آپ خوب دِل جوئی فرماتے، وہ آپ کے پاس حاضر ہو کر اَپنے غم بھول جاتے، اِطمینانِ قلب پاتے- اَپنے مُحبّین و مُخلِصین کے دِینی و دُنیوی حالات دریافت فرماتے، اُن کے والدین کے متعلق دریافت کرتے، اَگر وہ زندہ ہوتے تو اُن کی خدمت کا فرماتے- لوگ اَپنی مُشکِلات و مصائب کے حل کے لیے مختلف ذرائع سے رابِطہ کرتے، بعض قاصِدین کے ذریعہ اور بعض خطوط دور دراز علاقوں سے تحریر کرتے- آپ وہ سماعت فرما کر اُن کے جوابات تحریر کراتے-

Marfat.com

آپ بلند درجہ کے میزبان تھے- مہمانوں کی آمد سے بہت مسرور ہوتے، مہمان کے آتے ہی خادِمین کو حکم تھا کہ چائے کے وقت چائے اور کھانے کے وقت کھانا پیش کیا جائے اور رہائش کے لیے کمرہ کی چابی اُنہیں دی جائے- اَکثر کو تین راتیں ٹھہراتے، بعض کو پانچ نمازیں پڑھ کر جانے کا فرماتے، بعض کو طویل عرصہ بھی ٹھہراتے اَور فرماتے: "یہاں بندہ غیبت وغیرہ سے بچا رہتا ہے، اَللہ کو یاد کرنے کا موقع نصیب ہوتا ہے-"

آپ جانے والے سنگیوں کو الوِداع فرمانے کے لیے ایک مقررہ حد تک تشریف لے جاتے، وہاں جاکر ملاقات فرماتے اور تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر پیچھے سے پھونک دیتے- یہ معمول صحت کی بحالی تک رہا، پھر یہ ذِمّہ داری کسی سنگی کو سونپ دیتے، وہ اِسی طرح رُخصت کرتے اور اَللہ کے سُپرد کرتے- بعض اَوقات یوں بھی ہوتا کہ کوئی سنگی رُخصت ہوجاتا تو بعد میں فرماتے: "وہ چلے گئے ہیں معلوم نہیں اُنہیں کسی نے رُخصت کرتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھ کر پھونکا یا نہیں-" پھر کسی سنگی کو فرماتے: آپ جائیں بر آمدہ میں کھڑے ہوکر اُن کی طرف متوجّہ ہوکر آیۃ الکرسی پڑھ کر پھونک آئیں-

بوقتِ رُخصت ہدایا و تحائف اور تبرکات عطا فرماتے- کئی ایک کو راستہ میں کھانے لیے کھانا ہمراہ دیتے، جو پراٹھا، سوکھی روٹی، اَنڈہ اور اَچار پر مشتمل ہوتا-

Marfat.com

آپ کی خانقاہ شریفہ میں قیام کرنے والے بعض عارِفین واہلِ باطن اَپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں کہ: "یہاں سیڑھیوں سے اُوپر اَنوار و تجلّیات کی بارِش ہوتی ہے-"

بعض ایک یا دو راتیں قیام کرنے کے بعد کہتے: "ہمارا جو کام تین ماہ میں ہونا تھا، ایک دو، دِنوں میں ہوگیا-" اَلغرض جو بھی ہمارے شیخ حُضور خواجۂ عالم رَحِمَہُ اللہُ کی خدمتِ عالیہ میں عقیدت و محبّت سے حاضر ہوتا، وہ اَپنی اِستعداد کے مطابق اَپنا حصّہ پاتا-

آپ کے دو شوق تھے: ۱- گھوڑ ارکھنا- ۲ -تعمیراتِ مَساجِد-

یہ دونوں شوق عین سُنّتِ نَبَوِیہ علیٰ صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ کے موافق تھے- حضرت انس رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ بیان کرتے ہیں کہ: "لَمْ یَکُنْ شَیْءٌ أَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَیْلِ-" [1] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عورتوں کے بعد گھوڑے پسندیدہ تھے-"

تعمیرات کا شوق پورا کرنے کے لیے آپ نے مختلف دُور دراز عِلاقوں میں جا کر کئی عمارات دیکھیں اور پھر مَساجِد تعمیر کروائیں- مَسجد تعمیر کرنے میں آپ بنفسِ نفیس شریک ہوتے، ساتھ موجود سنگیانِ طریقت بھی حصّہ لیتے- دُور سے پتھر لائے جاتے، پتھر لانے کے دوران دُنیوی گفتگو

---

[1] موسوعۃ احادیث الشمائل النبویہ، ج:۱، ص:۹۶۱-

Marfat.com

سے پرہیز کی تاکید ہوتی اور سُوْرَۂ یاسِیْن شریف کی تلاوت کا حکم ہوتا۔ جن اَحباب کو یاسین شریف حفظ نہ ہوتی، وہ کلمہ طیّبہ کا وِرد کرتے رہتے۔

ہجرت فرما کر جب ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اَحمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منوّرہ میں نزولِ اِجلال فرمایا تو سب سے پہلے قُبا شریف مَسجِد ہی تعمیر فرمائی تھی، جو اِسلام کی سب سے پہلی مَسجِد قرار پائی۔ اِس کی تعمیر میں حُضورِ اَنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَپنے صَحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ خود حصّہ لیتے اور شوق بڑھانے کے لیے رجزیہ اَشعار بھی پڑھتے تھے۔

آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آپ کے حُجرہ مُبارکہ میں کُتب کی خاصّی تعداد موجود رہتی۔ مختلف رسائل و مُجلّات آپ کے نام آتے۔ آپ کے ذوقِ مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ اَوائل دَور میں رات دیر تک مطالعہ میں محو رہتے

آپ اِرشاد فرمایا کرتے تھے کہ: "کِتاب اوّل سے آخر تک پڑھنی چاہیے، جہاں تک پڑھی ہو، وہاں نشانی رکھ لو اور دوسرے دِن وہیں سے آگے شروع کرو۔"

جب ضعف کا غلبہ ہو گیا، تو یہ ذوق اِس طرح پورا کرتے کہ نئی کِتاب کسی صاحبِ علم کو مطالعہ کے لیے دیتے اور فرماتے: "اِس کا خُلاصہ مجھے سُنا دینا۔" آپ اِس کا خُلاصہ سماعت فرما لیتے۔ مختلف موضوعات کی بہت ساری کُتب آپ نے بالاستیعاب بھی سماعت فرمائیں۔

Marfat.com

زائرین کی راہ نُمائی کے لیے تختہ سیاہ(black board) پر ہر ہفتہ میں مختلف اَحادیث ِمُبارکہ یا مَشائخِ کرام کے اِرشادات وملفوظات ومعمولات تحریر کرواتے۔ یہ خدمت عُموماً پروفیسر اَکبر داد صاحب انجام دیتے، جِن کا اِنتخاب آپ خود فرماتے، اِس کا مجموعہ "اَلْبَلَاغُ الْمُبِیْن" کے نام سے طبع ہوچکا ہے۔

سُنّتِ نَبَویہ اور مَشائخِ کرام کے نہج پر آپ نے خُطوط کے ذریعہ دعوت وتبلیغ کا طریقہ کا اِختیار فرمایا۔ اَللہ کی مخلوق اَندرون وبیرونِ ملک سے اَپنی مشکِلات ومصائب اور مختلف سوالات لکھ کر اِرسال کرتے اور آپ اَوائل دَور میں خود اُن کے جوابات تحریر فرماتے رہے، بعد میں کسی خادِم کے ذریعہ تحریر کرواتے۔ قلمی خُطوط وتحریرات جو محفوظ رہ سکیں، اُن کا ایک مجموعہ "مکاتیب وتحریرات" کے نام سے اِس عاجز نے مرتّب کیا اور دوسرے خُطوط "مکاتیب الفردوس" کے نام سے پروفیسر اَکبر داد صاحب نے ترتیب دیے، جِن کی دو جلدیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

مَدارِسِ سُلطانیہ سے جو طلباء قرآنِ کریم حِفظ کرکے آتے، آپ اُن کی حوصلہ اَفزائی فرماتے۔ عُموماً نقدی، رومال وغیرہ اور کتاب "حافظِ قرآن امامُ الانبیاء ﷺ کی نظر میں" [1] عنایت فرماتے، غریب ویتیم طلباء کی

---

[1] مؤلفہ مولانا محمد کریم سلطانی فیصل آباد۔

Marfat.com

کفالت فرماتے- علم حاصل کرنے میں اُن کی حوصلہ اَفزائی فرماتے، بڑی بڑی جامعات اور دِینی مدارِس میں داخِل کرواتے-

ہر سال پروفیسر اَکبر داد صاحب کی قیادت میں بہت سارے لوگوں کا قافلہ حج و عُمرہ کے لیے روانہ فرماتے، جِن میں زیادہ تعداد حُفّاظ و عُلماء کی ہوتی- بڑے اِہتمام کے ساتھ اُن کو الوداع فرماتے، اُن کے ساتھ مُعانقہ و مُصافحہ فرماتے- بعض دفعہ اُن کو رخصت کرتے ہوئے نعرہ ہائے تکبیر و رِسالت بلند کیے جاتے- کسی کا معمولی سا اِحسان بھی یاد رکھتے اور اُس کے بدلے میں مختلف مواقع پر عطیات و تحائف سے نوازتے رہتے- حج یا عُمرہ کے لیے اُسے بھیج دیتے- اَوائل دَور میں جِن خاندانوں نے آپ کے خاندان کے ساتھ نیکی کی، آپ نے اُنہیں ہمیشہ یاد رکھا اور اَپنی نجی و عُمومی مجالس میں اُن کی نیکی کا ذِکر فرماتے رہتے- جس نے آپ کی معمولی سی خدمت بھی کی، آپ نے اُسے اَپنی زِندگی میں ہی کئی گُنا اِضافہ کے ساتھ اِس کا بدلہ دِیا-

دُنیا کی بے ثُباتی کے جملے اَکثر آپ کی مُبارَک زبان پر رہتے، خُدا جانے کل کیا ہو گا- موت سے پہلے ہر کوئی خطرہ میں ہے- کوئی تعریف یا کرامت بیان کرتا، تو فرماتے: "میں تو اپنے انجام کی فکر میں بیٹھا ہوں، بعض ایسے لوگ گذرے ہیں، جِن کی اِبتداء اَچھی گذری لیکن انجام صحیح نہ ہوا- اور بعض کی اِبتداء تو اچھی نہ تھی، لیکن آخر حُسنِ خاتمہ ہوا-" آپ حد درجہ

Marfat.com

متواضع اور منکسر المزاج تھے- باکمال ہونے کے باوجود کسی کمال کو اپنی طرف منسوب نہیں ہونے دِیا- فرماتے:"یہ سب حُضور قبلۂ عالم رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه کی برکت سے ہے، یا اپنی والِدہ ماجِدہ مائی صاحبہ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡهَا کی دُعا کا نتیجہ فرماتے- "دیدِ قصورِ احوال" کا اِس درجہ آپ پر غلبہ تھا کہ اگر کسی سنگی سے کوئی قصور یا غلطی سرزد ہو جاتی، تو اپنی شامتِ اَعمال تصوُّر کرتے-

سُنّتِ نبویہ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے موافق تسبیح فاطمہ صرف دائیں ہاتھ پر مکمل فرماتے- حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللهُ عَنۡهُمَا فرماتے ہیں کہ:"میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دائیں ہاتھ کی اُنگلیوں پر تسبیح پڑھتے دیکھا ہے-"[1] جب کبھی اپنا پس خوردہ کسی کو عنایت فرمانا ہوتا تو دائیں طرف بیٹھے شخص کو عنایت فرماتے-اِس ضمن میں کبھی اُسوۂ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ذِکر بھی فرماتے- اَذان واقامت میں شہادتِ ثانیہ پر تقبیلِ اِبہامین فرماتے، اِس کے جواز پر حضرت امامِ ربانی مُجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہ کا عمل ذِکر فرماتے- ساتھ اِس کا حوالہ جواہرِ مُجدّدیہ سے دیتے، صفحہ نمبر اور سطر نمبر بھی بتاتے اور حضرت شاہ ولی اللہ دِہلوی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه کا اِرشاد بیان فرماتے کہ: "شہادتِ ثانیہ پر اُنگوٹھے چومنے والے کی نظر کمزور نہیں ہوتی-" خود اُن کو ضُعفِ بصر کا عارضہ لاحق ہو گیا، اِس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا:"میں اِس پر مواظبت نہیں رکھ سکا-"

[1] شمائل ترمذی، حصن حصین

Marfat.com

اَحبابِ طریقت شادی سے متعلق تاریخ دریافت کرتے تو اِسلامی مہینہ کی (۵،۷،۹،۱۱،۱۵،۲۱،۲۵،۲۷،۲۹) تاریخوں میں سے کوئی ایک اور دِنوں میں جمعۃ المبارَک، اِتوار اور پیر فرماتے۔ ۳، ۱۳، ۲۳، ۸، ۱۸، ۲۸ سے منع فرماتے۔اَسباق اور تعمیری کاموں کی اِبتداء کے لیے بُدھ کا دِن فرماتے۔تواریخ کے مقرر کرنے کے بارے میں آپ فرمایا کرتے کہ: یہ حِساب دانوں کے نزدیک بہتر ہے اور حضرت مُجدِّد الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کا فرمان بیان کرتے کہ: "سرورِ دو عالَم ﷺ کی وِلادت کے بعد دِنوں کی نُحوست اُٹھالی گئی ہے۔" حدیثِ مُبارَک ہے: اَلْاَیَّامُ اَیَّامُ اللہِ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللہِ

عصا ہاتھ میں رکھنا سُنّت ہے۔ حُضورِ انور ﷺ دستِ اَقدس میں عصا رکھتے۔ اِسی سُنّت کے اِحیاء کے لیے آپ عُلماء و مَشائخ کو اَندرون وبیرون ممالک عصا ہدایا کی صورت میں بھیجتے رہتے۔ آپ تین طرح کے عصا تیار کرواتے۔خطبہ والا عصا، جو قدِ آدم تک ہوتا ہے۔ہاتھ میں رکھنے والا عصا، جو تین (۳) فُٹ اور مراقبہ والا عصا جو تقریباً ۱۸ / انچ ہوتا۔ایک مرتبہ ہندوستان دِہلی کی کئی مَساجِد میں خُطبہ والے عصا اِرسال فرمائے۔

Marfat.com

تحائف ـــــ وہدایا کے مَصارف ـــــ

آپ کے محبین اندرون وبیرونِ ملک پھیلے ہوئے تھے، وہ قیمتی تحائف پیشِ خدمت کرتے، آپ اُن کو عُلماء ومَشائخ، طلباء اور دیگر ضرورت مندوں میں حسبِ مراتب تقسیم فرمادیتے یا دوسرا مَصرف یہ ہوتا کہ کسی مُحبّ کے توسُّط سے وہ فروخت کرواکر حاصل شدہ رُقوم مَساجِد ومدارِس کی مّد میں جمع کروادیتے۔ دِن بھر اگر کوئی نقدی کی صورت میں نذرانہ پیش کرتا تو وہ عصر کی نماز سے قبل مامور خادِم اُسے لے کر کسی خاص مّد میں جمع کرلیتا۔ گویا حضرت خواجۂ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ کا اِس اُسوۂ نبوی پر عمل ہوتا کہ "آقائے دوجہاں ﷺ رات ہونے سے قبل آئی ہوئی نقدی ضرورت مندوں میں تقسیم فرمادیتے۔" رات آپ کو اگر نقدی کی ضرورت ہوتی تو کسی خادِم سے اُدھار لے کر پوری فرماتے اور دُوسرے دِن اُس کو واپس لوٹادی جاتی۔ آپ کا معمول تھا نقدی وغیرہ جیب میں نہ رکھتے، جو خادِم نذرانہ وغیرہ پیش کرتے، آپ اُس کو ہاتھ میں نہ لیتے، بلکہ وہ پاس پڑی تھیلی میں رَکھ دی جاتی۔

آپ عُرس مُبارک کے موقع پر اَپنے خیالات تحریر کرواکر حاضرین و زائرین تک پہنچاتے۔ ۹/ مئی ۱۹۹۲ء نذرانوں کے بارے میں اَپنا موقف

Marfat.com

بیان فرمایا، جو یہاں نقل کیا جاتا ہے:

- "مناسب رہے گا کہ نذرانوں کے بارے میں دربارِ عالیہ کا موقف بیان کر دِیا جائے- نذرانے پیش کرنا رواج کی حیثیت اِختیار کر گیا ہے اور بعض سنگی اِس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ نذرانہ پیش نہ کرنا سوئے اَدب میں شامل ہے- سنگیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ طریقت میں خُلوص کا سِکّہ چلتا ہے- اِس دربارِ عالیہ کی نگاہ میں جو جتنا دِین میں راسخ ہے اُتنا ہی اُس کا زیادہ رُسوخ ہے، اِس لیے آپ کی طرف سے اَصل نذرانہ بُزرگوں کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے- آپ کی عقیدت اور محبّت کا معیار آپ کا عمل ہے، نہ کہ چند مادّی سِکّے- آپ محبّت اور عقیدت کی سوغات لے کر دُور دراز سے خرچ کر کے آتے ہیں، یہی سب سے بڑا نذرانہ ہے- آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ جو نذرانے پیش کرتے ہیں، اُنہیں مَساجِد اور دیگر رفاہی کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے- اِس لیے نذرانوں کے بارے میں سنگیوں کو یہی مشورہ دِیا جاتا ہے کہ وہ نذرانوں پر خرچ کی جانے والی رُقوم اَپنے اَپنے عِلاقوں کی مَساجِد اور دَرس گاہوں کی ضروریات پر خرچ کریں- لنگر کا اِہتمام تو اَللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کی آمد سے بہت پہلے ہو چکا ہوتا ہے- اِس کا اِنحصار اَللہ تعالیٰ کی رُبوبیّت پر ہے- بندہ کے نزدیک نذرانوں میں کچھ کمزور پہلو بھی ہیں- مثلاً یہ بھی ممکن ہے کہ آج کا صاحبِ اِستِطاعت کل نذرانہ پیش کرنے

Marfat.com

کی حیثیت میں نہ ہو اور اِس بناء پر حاضری سے کترائے اور شیخ کی صحبت سے محروم ہو جائے- جب کہ سُلوک میں صحبت کو کلیدی حیثیت حاصِل ہے- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غریب سنگی جو نذرانے کی اِستطاعت نہیں رکھتا اور اگر رکھتا ہے تو بہت کم- وہ کسی غلط فہمی میں شکار ہو کر اپنی عقیدت کو داغ دار کر دے- یہ کمزوری اُس کی رُوحانی نشوونما میں رُکاوٹ کا باعث ہو گی- لہٰذا سنگیوں کو یہی مشورہ ہے کہ وہ نذرانوں کو اہمیّت نہ دیں اور اُنہیں وجہِ اِختصاص نہ سمجھیں، بلکہ شیخ کی تعلیمات پر توجُّہ دیں، جو سُلوک کا اَصل مقصد ہے-"

- خانقاہ شریف میں اَپنے حُجرہ کے باہر نذرانے کے متعلق ایک بورڈ پر یوں تحریر کرایا: " اِس بندہ عاجز کا "نذرونیاز" کے سلسلہ میں مسلک واضح ہے، بندہ اَندرون ملک یا بیرون ملک بلاواسطہ نذر و نیاز کی کبھی خواہش ظاہر نہیں کرتا- بندہ نذر و نیاز اور تحائف کو وجہِ اِمتیاز نہیں بناتا- یہاں آنے والا ہر شخص بندہ کے لیے یکساں قابلِ اِحترام ہے اور یکساں توجُّہ کا مستحق ہے- نذر و نیاز مطلق وجہِ اِختصاص نہیں-زائرین کی آگاہی کے لیے گُزارِش ہے کہ اَندرون ملک یا بیرون ملک اگر کوئی صاحب بندہ کی نسبت سے چندہ طلب کرے تو اُسے درست نہ جانیں-اُن کا ایسا کرنا بندہ کے مسلک سے متصادِم ہے اور یہ اُن کا اَپنا فعل ہے-

Marfat.com

نصائحِ مُبارَکہ

مَشائخ کرام کی مُبارَک زُبان سے نکلے ہوئے کلمات قرآن وسُنّت سے ماخوذ اور اُن کی زِندگی کے تجرّبات کا نچوڑ ہوتے ہیں، اُن کی نصائح گُم گُشتگان راہِ ہدایت کے لیے کیمیاء اثر ہوتی ہیں- حضرت خواجہ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ اَپنی محافِل ومجالسِ مُبارَکہ میں مَعارفِ اِلٰہیّہ بیان فرمایا کرتے اور بڑے سادہ اور دِل نشین اَنداز میں پند ونصائح فرماتے- سامعین جب اِس مُبارَک مجلِس سے اُٹھتے تو حسبِ اِستعداد اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتے- اب اِن مجالس کی نعمت سے اگرچہ ہم محروم ہوچکے ہیں، لیکن آپ کی پند ونصائح کا کچھ ذخیرہ ہمارے پاس محفوظ ہے، جو ہمارے لیے قیمتی سرمایہ ہے- یہ بیمار دلوں کے لیے شفا ہے- قارئین کے اِفادہ کے لیے حضرت خواجۂ عالم نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ کے ملفوظاتِ طیّبات اور وصایا مُبارَکہ سے مختصر اِقتباسات پیش کیے جارہے ہیں:

- اِنسانی زندگی کے مقصد کا حُصول شریعتِ مطہرہ کی پابندی میں پنہاں ہے- صَحابہ کرام اِس کی جیتی جاگتی عملی تصویر تھے، اُنھوں نے اِس انقِلابی پروگرام پر عمل کیاتو سب کچھ اَللہ کے راستہ میں لُٹا دِیا اور خود اپنے مال ودولت اور وسائل سے بقدرِ ضرورت اِستفادہ کیا-

Marfat.com

- نماز کی پابندی کرو، قُرآنِ مجید کی تلاوت کرواور دُرود شریف کی کثرت کرو۔ کسی اُفتاد کے وقت اُس کے حُضور دوگانہ اَدا کرو، اَللہ تعالیٰ کی رحمت کو حرکت میں لانے کے لیے ہمیشہ تواضُع اور اِنکساری کے ساتھ اُس کی طرف متوجّہ رہواور کشائش تک صبر کادامن تھامے رکھو۔

- ہر چیز کی اَپنی اَپنی تاثیر ہوتی ہے، نیک لوگوں کے پاس جانے سے نیکی کی توفیق ہوتی ہے۔

- بُزرگوں کانام لیناباعثِ برکت ہے اور اُنہیں اِیصالِ ثواب کرنا بھی خیر وبرکت کا سبب ہے۔

- اگر ہماری مَساجِد میں قائم مدارِس سے درسِ قرآن سن کرلوگ عمل نہ کریں گے تو یہ فائدہ تو ہو گا کہ یہ حجر و شجر ہماری گواہی دیں گے کہ اِنہوں نے تبلیغ کافریضہ اَدا کر دِیا ہے۔

- جس طرح بھی کوئی اَللہ تعالیٰ کانام لے اچھا ہے کبھی نہ کبھی وہ وقت آجاتا ہے، جب وہ قُبولیت کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص پتھروں سے جھولی بھر کر پھینکنا شروع کرے، تو کوئی نہ کوئی پتھر نشانے پر لگ ہی جاتا ہے۔

- موت سے قبل ہر شخص کو خطرہ ہے کسی کی پیشانی پر کچھ لکھا نہیں ہوتا، اَللہ کے حُضور دُعا کرنی چاہیئے کہ خاتِمہ بِالخیر ہو۔

Marfat.com

- نیکی کا اَثر فوری نہیں ہوتا، جیسے آج بارش ہو تو آج ہی سبزہ نہیں اُگ آتا، مگر بُرائی کا اثر فوری طور پر ہوتا ہے، جیسے کوئی آگ کو چھوئے تو فوراً جَل جاتا ہے۔اِس لیے بُری مجلِس سے پرہیز ضروری ہے۔
- سب اَوراد اور وظائف کا خُلاصہ یہ ہے کہ انجام بِالخیر ہو۔
- عاجزی تمام اَعمال سے افضل ہے کیوں کہ عاجزی کا ثمر بعض اَوقات عمل سے بڑھ جاتا ہے۔ ساری عمر نیک عمل کرنے والا وہیں رہے اور کوئی عاجزی واِنکساری کی وجہ سے قُبولیّت کا درجہ حاصل کرلے۔
- اَگر خراَب دانہ (منکا) تسبیح (سُبحہ) میں پرویا ہوا ہو تو دوسرے اچھے دانوں کے ساتھ وہ بھی پھر جاتا ہے۔
- وظیفہ پڑھنے کے دوران گُفتگو سے پرہیز کریں، اَپنے دُنیَوی مسائل اور اُخروی فِکر پیشِ نظر رکھیں۔
- والِدین کی خوب خدمت کرو۔ والِدین اَولاد کو دُعائیں دیتے ہیں مگر اَولاد کو مزید دُعائیں حاصل کرنے کے مختلف طریقے اِختیار کرنے چاہئیں۔
- اُس شخص سے بُرا کون ہو سکتا ہے، جو دوسروں کے بارے میں بُرا سوچتا ہے۔
- اَولاد کی سعادت وشقاوت کا بڑا اِنحصار والِدین کی خوشی اور ناخوشی میں ہے۔خوش قسمت اَولاد اپنے والِدین کا اِحترام دِل وجان سے کرتی ہے

Marfat.com

- معمولات میں اِستقامت بہت بڑی نعمت ہے۔
- اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف تواضُع واِنکساری کا سِکّہ چلتا ہے، عمل پر کیا مان، عمل کی دولت بھی اُس کی توفیق سے ملتی ہے۔
- قبروں کو محفوظ کرنا ایک حد تک ضروری ہے تا کہ شناخت باقی رہے۔ مگر قبروں کو زرِ کثیر خرچ کر کے پختہ کرنے سے مُردوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ مُردوں کو فائدہ اِس بات سے پہنچتا ہے کہ اَولاد صالح ہو، دِین کی پابند ہو، صدقات وخیرات کے ذریعہ اُن کی اَرواح کو ثواب پہنچایا جائے۔ اَولاد کے نیک اَعمال کا اُنہیں ثواب پہنچتا ہے۔
- بندہ وہی اَچھا ہے جس کو رِزقِ حلال نصیب ہو، اَپنی نگاہ کی حفاظت جانتا ہو اور نماز کی پابندی کرتا ہو۔
- اَللہ تعالیٰ کی غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ کسی ستم رسیدہ اور مظلوم کا مذاق اُڑایا جائے۔ ہو سکتا ہے اُس کی نِجات ہو جائے اور وبال اُس شخص پر آن پڑے۔
- وِلایت موروثی چیز نہیں کہ خود بخود باپ سے بیٹے کو منتقل ہو جائے، اِس کا اِنحصار عبادت، ریاضت، مجاہدہ، زہد اور تقویٰ پر ہے۔ رِزقِ حلال کو اِس میں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اَللہ تعالیٰ کی اَمانت ہے یوں ہی اَولاد کو منتقل نہیں ہو جاتی۔

Marfat.com

- دُنیا دارُ الاسباب ہے کسی کام کے ہونے کی صورت میں نظر سبب پر نہیں، بلکہ مسبّب پر رہنی چاہیے۔
- جِس جگہ اَللہ تعالیٰ کے کسی مقبول بندے نے کچھ عرصہ قیام کیا ہو، اُس کے جانے بعد بھی وہاں فیض و برکات موجود رہتے ہیں۔
- قلب کے بیدار ہونے سے مراد یہ نہیں کہ وہ حرکت کرنے لگے بلکہ مراد یہ ہے کہ اِنسان کا قلب رذائل سے غافل ہو کر فضائل سے پُر ہو جائے
- ایک مُحبّ کو تحریر فرمایا: "بقدرِ ضرورتِ زِندگی گذارنے کے لیے روزگار مُضر نہیں۔ ہاں اَلبتہ اپنے معمولات میں کمی واقع ہو تو خطرے سے خالی نہیں، کوشش کر کے اِس کا تدارُک ضروری ہے، ورنہ غفلت سے پھر پہلی جگہ چلا جائے گا، جہاں سے اِبتداء ہوئی تھی۔ بد عقیدہ لوگوں سے علیحدگی اِختیار کرنی چاہیے، کھانے میں اِحتیاط ضروری ہے۔ دُرویشی یہ ہے کہ دوسروں کو اپنے سے بہتر خیال کیا جائے، عیب جوئی اور خود بینی مہلک چیزیں ہیں۔ مولیٰ عزّ و جلّ اِس حقیر بے نواء اور آپ جملہ یارانِ طریقت کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام مع الاکرام۔"
- خُلفائے کرام کو فرمایا کرتے کہ: "اَپنے بُزرگوں کے طریقہ پر سختی سے کاربند رہیں، ہمارے طریقہ کے مطابق عمل کریں، ہمارے نظام میں کوئی تبدیلی نہ کریں، اِسی اَنداز سے دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیں، اِشاعتِ

Marfat.com

سلسلہ اور ترویجِ سُلوک میں کوشش کریں، اِتّباعِ سُنّت کی شاہراہ سے سرِ مو اِنحراف نہ کریں، بدعات سے اِحتراز کریں۔"

• ہماری خوشی اِس میں ہے کہ سنگیانِ طریقت نماز باجماعت اَدا کریں اور اَللہ کی یاد میں مشغول رہیں۔

• میں سنگیانِ طریقت کے اِیمان کی سلامتی اور اِیمان پر خاتِمہ کی دُعا کرتا ہوں اور اُن سے اَپنے لیے بھی اِسی دُعا کا متمنی ہوں کیوں کہ بہت سارے اَیسے لوگ گذرے ہیں، جِن کی اِبتداء اچھی تھی لیکن اِختِتام صحیح نہ ہوا اور کئی ایسے گذرے ہیں، جِن کی اِبتدائی زِندگی تو درست نہ تھی، آخر اِیمان پر خاتمہ ہوا۔

• آپ نے اپنی مجالس میں اَحباب کو بارہا تاکیداً فرمایا حتّٰی کہ بطورِ وصیّت تحریر بھی کروایا کہ:" ہمارے بعد ہمارے اَخلاف کو اَگر ہمارے طریقہ کے مطابق پائیں تو اُن کے پاس اَپنی اِصلاح کے لیے آئیں، بصورتِ دیگر اِن کے پاس نہ آئیں، جہاں ہمارا طریقہ پائیں، وہاں رُجوع کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو وہ میرے مُجرم ہوں گے اور اُن سے باز پُرس ہو گی۔

• برادرانِ سلسلہ کے ساتھ حُسنِ سلوک، اَخلاق، مُروّت اور تواضُع سے پیش آئیں، عجز و اِنکساری، اُخوّت اور مساوات کا سُلوک روا رکھیں، ترفّع اور تعلّی سے اِجتِناب کریں۔

Marfat.com

اِصطلاحات

- بیعت: اِس کا معنی عہد کرنا اور اِس پر قائم رہنا۔ اِصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ شیخِ اِرشاد کے ہاتھوں میں بطورِ مصافحہ ہاتھ دے کر پچھلے گناہوں سے توبہ اور آئندہ بچنے کا اِقرار کر کے تجدیدِ ایمان و عمل کا عہد کرے۔
- سُلوک: حقّ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے قرب کی طلب۔
- قلبِ صنوبری: بائیں چھاتی کے نیچے دو اُنگل کے فاصلہ پر مائل بہ پہلو سینہ کے اَندر گوشت کے ریشوں کا ایک عضو ہے، جس کا چوڑا سرا اوپر پتلا سرا نیچے کو ہوتا ہے۔ گویا اُلٹا لٹکا ہے اور شکل میں صنوبر کے پھل کی طرح گاؤدم ہوتا ہے۔ یہ لطیفۂ قلب کا مقام ہے۔
- ذاکر: وہ شخص ہے جو یادِ حق میں مشغول رہے۔
- لطائف: لطیفہ کی جمع ہے۔ اِنسان دو قوتوں عالَمِ خلق اور عالَمِ امر کے اَجزاء سے مُرکَّب ہے، ہر جزو کو لطیفہ کہتے ہیں۔ کل دس لطائف ہیں پانچ عالَمِ خلق کے اور پانچ عالَمِ امر کے ہیں۔
- مراقبہ: سالک کا آنکھ بند کر کے حضرت مُبدیٔ فیّاض کی طرف سے کسی لطیفہ پر وُرودِ فیض کا منتظر ہو۔

Marfat.com

- فتح باب: ذِکر شریف کے اثر سے غفلت کی تاریکی قلب سے جب دُور ہو جاتی ہے تو سالک کو ایک نورانی منارہ سا چشمِ بصیرت میں محسوس ہوتا ہے۔ حضرات نقشبندیہ اسے "فتحِ باب" کہتے ہیں۔ کیوں کہ اَب اِس مقام سے گویا وُصول اِلی اللہ کا دریچہ کھل گیا۔
- وارِدات: قلب پر فیضانِ اِلٰہی کا وارِد ہونا، اِسی کو عدم اور وُجودِ عدم بھی کہتے ہیں۔
- جمعیّت: قلب کی وہ حالت ہے کہ اُس میں وسوسہ کی جگہ نہ رہے۔
- حضور: وہ حالت ہے کہ قلب ہر وقت حضرت حق سُبحَانَہٗ وَتعَالیٰ کی طرف متوجِّہ رہے۔
- فنا: وہ حالت ہے کہ آگاہی و حُضور ہمیشہ برابر رہے اور کوئی چیز اِس میں خلل اَنداز نہ ہو سکے اور اپنے وجود کا بھی ہوش نہ رہے۔
- بقا: سالک کے اُس مقام کو کہتے ہیں کہ جب وہ اپنے وجود کی نفی کرکے اپنے آپ کو ذاتِ حق سُبحَانَہٗ کے ساتھ باقی سمجھے۔ یعنی ماسوائے اَللہ کو معدِن۔
- تہذیبِ لطائف: اِس سے مراد یہ ہے کہ لطائف اپنے سابقہ احوال و کوائف کو پہنچ کر اپنی نورانیت جو قالبِ مادی کے لگاؤ سے ماند پڑ گئی ہے، دوبارہ حاصل کرلیں اور کارخانۂ باطن روشن ہو جائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا من اضاء قلوب العارفین بشوق
لقائک و نور افئدتہم وضمائرھم بطول بقائک
مثل ما حمدت بہ نفسک و اضعاف ما حمدہ
الحامدون و مجدک بہ المجدون و کبرک بہ الکبرون
وھللک بہ المھللون و سبحک بہ المسبحون و قد

خزائن فتحیۃ الاسرار کے قلمی نسخے کا پہلا صفحہ

Marfat.com

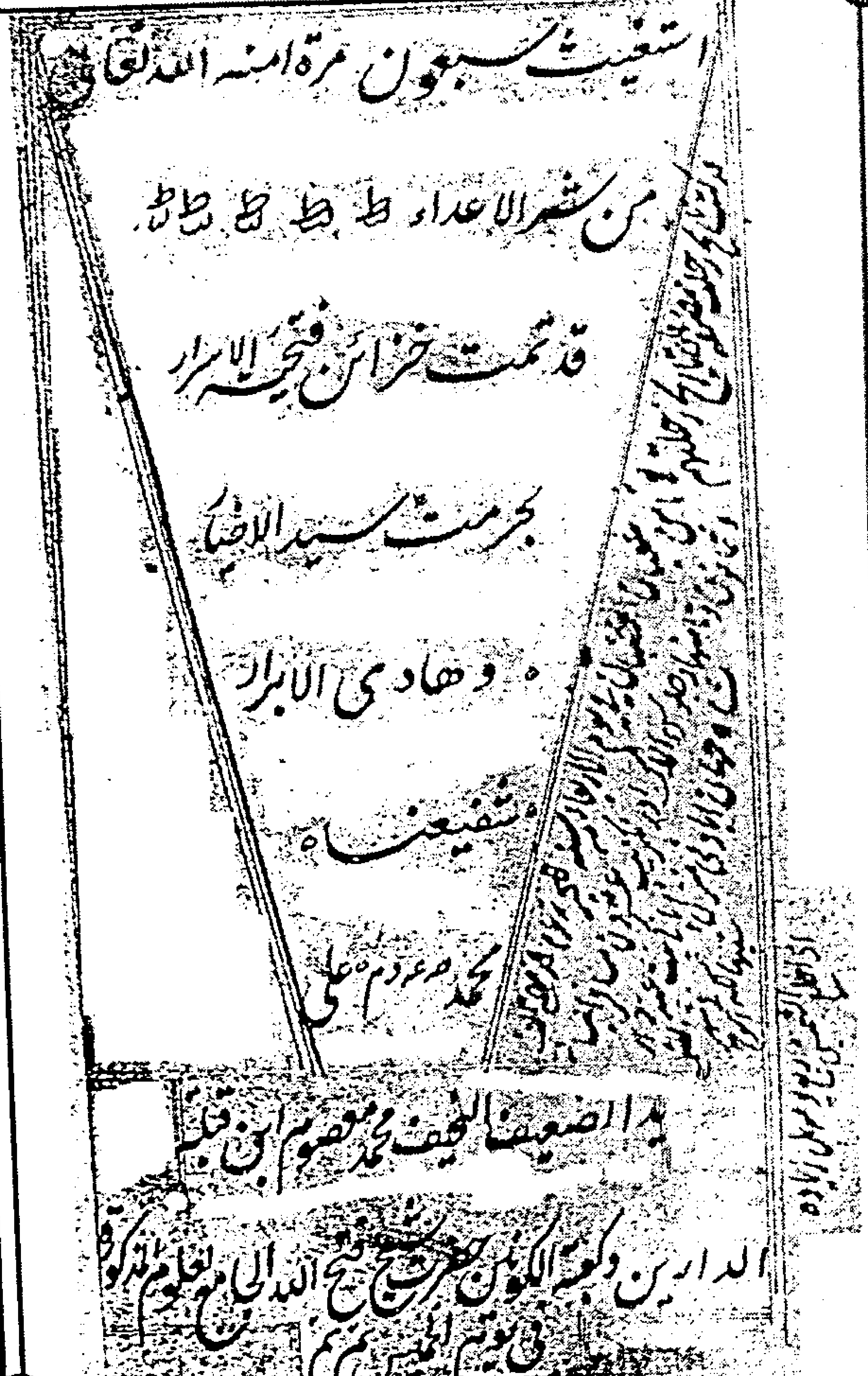
استغیث سبعون مرۃ امنہ اللہ تعالیٰ

من شر الاعداء

قد تمت خزائن فتحیۃ الاسرار

بحرمت سید الاخیار

وھادی الابرار

شفیعنا

محمد صلعم علی

بید الضعیف النحیف محمد معصوم ابن قبلۃ

الدارین وکعبۃ الکونین حضرت شیخ اللہ الجی مع لعلوم المذکورہ

فی یوم الخمیس تم تم

خزائن فتحیۃ الاسرار کے قلمی نسخے کا آخری صفحہ

Marfat.com

وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

خَزَآئِنُ فَتْحِیَۃِ الْاَسْرَارْ

تالیف

حضرت شیخ المشائخ خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی

قاضی القضاۃ علاقہ میرپور و جدِّ اعلیٰ صدیقیانِ میرپور

المتوفی سنہ ۱۰۸۸ھ قدست اسرارنا بسرہ النوری

ترجمہ اردو

بن مولانا خواجہ دین نقشبندی مجددی

سگ دربار عالیہ مجددیہ سلطانیہ مُحَمَّد عَلِیْمُ الدِّیْن عفی عنہ

خزائن فتحیۃ الاسرار کے قلمی نسخے کا ترجمہ

بقلم استاذ العلماء مفتی محمد علیم الدین صاحب مدظلہ العالی

Marfat.com

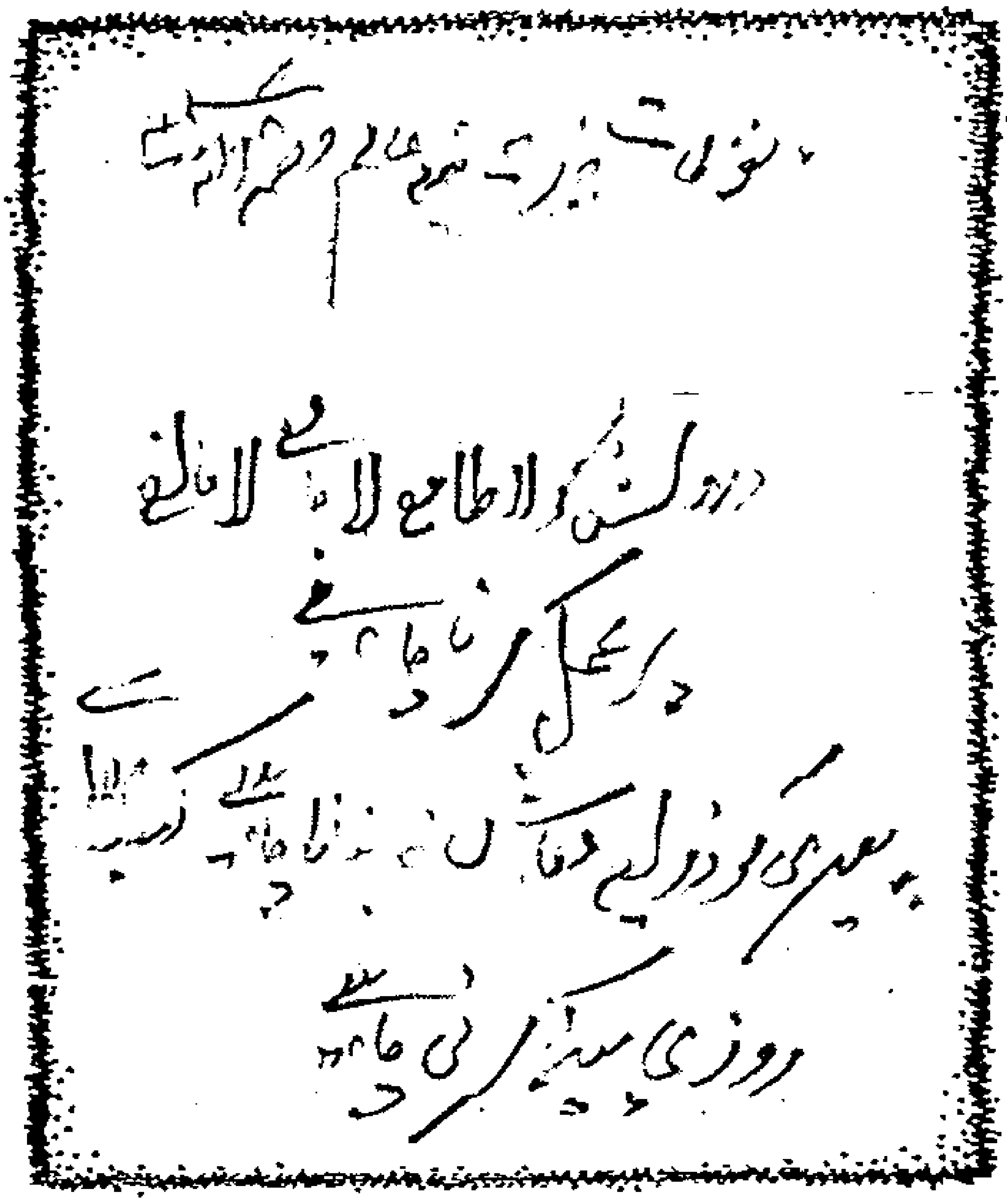

ملفوظ مبارک حضرت قبلہ ء عالم خواجہ محمد سلطان عالم چچوی رحمہ اللہ
تحریر بدست اقدس حضرت خواجہ ء عالم خواجہ قاضی محمد صادق رحمہ اللہ

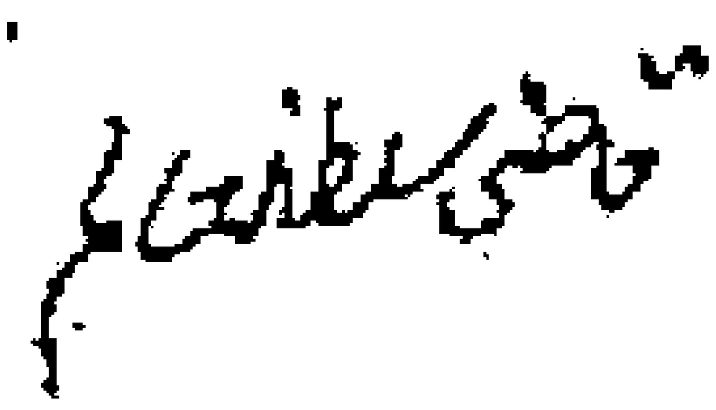

دستخط مبارک حضرت قبلہ ء عالم خواجہ محمد سلطان عالم چچوی رحمہ اللہ

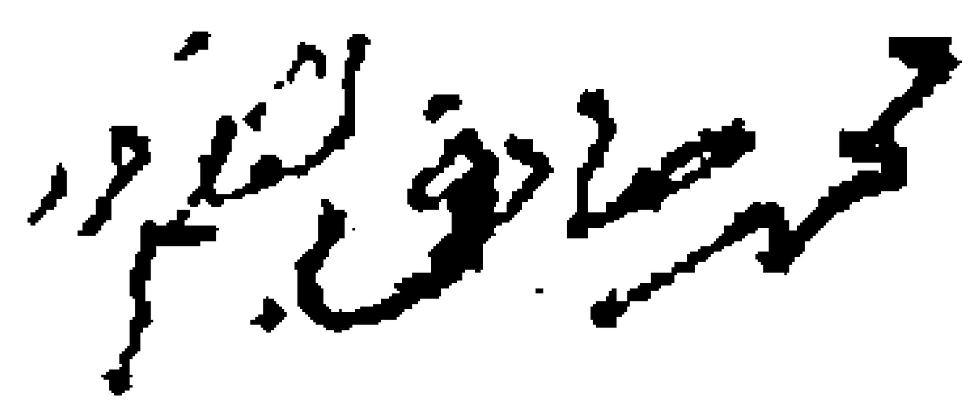

آخری دستخط مبارک حضرت خواجہ ء عالم خواجہ قاضی محمد صادق رحمہ اللہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی

سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

برحمتک یا ارحم الرّاحمین

فوض امرک الی اللہ

فانہ مدبر الامور

نمقہ محمد عبدالواحد

۱۶ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ

جامعہ سلطانیہ

۱۹ فروری ۱۹۸۴ء

جہلم

تحریر بدست اقدس حضرت حاجی پیر صاحب رحمہ اللہ

Marfat.com

فہرستِ مضامین

اِفتتاحیہ	۱
اِنتساب	۲
کلماتِ مؤلّف	۴
تاثُرات	۱۱
اِبتدائیہ	۱۶
نُقوشِ حیات	۱۹
سِلسِلۂ نَسب	۲۸
سَلاسلِ طریقت	۳۱
عقیدہ کی اَہمیّت	۴۴
اِتّباعِ نبوی ﷺ کی اَہمیّت	۴۹
وُضو کی کیفیت	۵۲
نماز کی اَہمیّت	۵۴
نماز کی اَدائیگی کی کیفیت	۵۸
نیند	۶۳
سحر خیزی	۶۵
نمازِ فجر	۷۰

Marfat.com

مجلسِ عُمومی	۷۳
قَیلولہ	۷۸
نمازِ ظُہر	۷۹
اِمامَت وخِطابَت	۸۰
خطباتِ جمعۃ المبارک	۸۱
اِحتیاطُ الظُّہر	۸۴
آپ کی دُعائیں	۸۶
احباب سے دعا کرانا	۹۰
نمازِ عَصر	۹۱
اَوراد، ووَظائف	۹۳
تعویذ نَویسی اور دَم	۹۷
تَناوُلِ غذا	۱۰۳
لِباس	۱۰۵
رَمضانُ المُبارَک میں معمولات	۱۰۸
سَنگیانِ طَریقت کو ہدایت	۱۰۹
عیدین	۱۱۱
نفلی روزے	۱۱۲

Marfat.com

بیعت کی مشروعیت	۱۱۴
آپ کا طریقۂ بیعت	۱۱۸
ذِکر، فضائل، اَقسام، تعداد	۱۲۲
اَقسامِ ذِکر	۱۲۵
پاسِ اَنفاس	۱۲۸
لطائفِ سبعہ	۱۲۸
نفی و اِثبات	۱۳۰
تہلیلِ لسانی	۱۳۱
اَحبابِ طریقت کو معمولاتِ طریقت کی تلقین	۱۳۳
سفر کے معمولات	۱۳۸
مزارات پر حاضری	۱۴۱
خَتماتِ شریفہ	۱۴۹
تقریبات	۱۶۳
متفرّق معمولات	۱۷۷
تحائف و ہدایا کے مصارف	۱۸۷
نصائحِ مبارکہ	۱۹۰
اصطلاحات	۱۹۶

Marfat.com

مشاغلِ زبدۃ الزہاد سرہٗ

۱۴ھ۳۷

قیومِ زماں، خواجۂ عالم

قاضی محمد صادق

نقشبندی مجددی صدیقی

قدس سرہٗ

کے معمولاتِ خیر

محمد بدر الاسلام صدیقی

خانقاہِ سلطانیہ گلشنِ عظیم جہلم

297.5
36 م
160

Marfat.com